ناظم کتابخانہ عالیہ ریاست رام پور سے
ہندوستان پریس رام پور میں چھپوا کر شائع کی

گالیاں دینا اور گالیوں کے گیت گانا: ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۷، ۱۵۳، ۱۵۷
مکھہ میڈنا: ۱۳۷، ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۴۸، ۲۲۱
نوروز کا جشن: ۷۵، ۷۶، ۸۳، ۹۳، ۱۱۷، ۱۲۶
سج دھج کر تخت پر بیٹھنا: ۱۲۴
سج دھج کر ماہ آباد دینا ۱۰۱، ۱۱۱
نوروز کے رنگ کے مطابق کپڑے پہننا: ۱۰۱

نثار:
ہیروں کی ۱۱۹
پیران پیر کی: ۱۶۷، ۱۷۰

رنگ رنگ کے پھول اور ستارے اور
لال رنگ کی مہندی کا دولہا کی گلی
کی طرح ہونا: ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۱۷۰،
...وں کا گانا، رقاصوں کا ناچنا: ۳۱،
۳۶، ۱۲۳، ۱۶۲، ۱۶۵، ۱۶۸
مبارکباد دینا: ۱۶۲
مہندی کا لال جوڑا ہونا: ۱۶۸
مہندی کا [illegible] ۳۸
[illegible] بہار سے مچا: ۳۶، ۱۲۳، ۱۶۸

دولہے کی مہندی:
رنگ برنگ کا ہونا: ۱۰۲
چراغاں ہونا: ۱۱۰
مبارکباد دینا: ۱۱۱
منگل گانا اور ساز بجانا: ۱۰۲

بیاہ کی مہندی:
آرایش کا ساتھ ہونا: ۱۲۳
روشنی رنگ رنگ کی ہونا: ۱۱۹، ۱۲۲
سمدھیوں کا راستہ روک کر کھڑا ہونا: ۱۱۰،
۱۱۳
گانا بجانا اور مبارکباد دینا: ۱۰۸، ۱۱۹
مہندی رچانا: ۱۰۸
مہندی دیکھ کر مٹھی بھر بھر کے دان
دینا: ۱۱۵

دولہے کی شادی:
دولہن کا سہرا باندھنا: ۹۰
مہندی کا آنا: ۱۰۲، ۱۱۰
محل میں روشنی کا ہونا: ۱۱۰
منگل گاکر مبارکباد دینا: ۱۰۳

ہولی: ۱۳۲—۱۶۰، ۲۲۱
پھاگ سنانا: ۱۳۰
پھاگ گانا: ۱۳۷، ۱۵۵، ۱۵۷
پھاگ کھیلنا: ۱۳۸، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۹،
۱۵۲، ۱۵۶، ۱۵۷
پھاگ مچانا: ۱۵۰
پھاگ اڑانا: ۱۳۲، ۱۳۳
پھولوں کی گیندیں مارنا: ۱۳۳، ۱۳۷،
۱۵۵، ۱۵۷
عبیر، گلال وغیرہ چھڑکنا: ۱۳۲،
۱۳۵، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۶،
۱۴۸-۱۵۷، ۱۶۰
نیل یا کیسر رنگ کی پچکاریاں چلانا:
۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۱،
۱۴۳، ۱۴۵، ۱۵۲، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۰
گانا، بجانا، ناچنا: ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۸،
۱۴۰، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۵۳، ۱۵۴
۱۵۶

سال گرہ :
منگل گانا ، بجانا : ۱۰۳
مبارکباد دینا : ۹۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۱۰، ۱۱۱،
۱۱۹
نچھاور کرنا : ۱۰۳

سرستی کا پوجن : ۱۰۳، ۱۲۰، ۱۲۳

سمدھن :
پڑا کھلانا : ۵۵
پھولوں کی چھڑیوں سے سمدھن کا
راستہ روک لینا : ۱۱۳
پھولوں کی گیندیں مارنا : ۵۳
سر پر سہرا پھرانا : ۵۷
شربت پلانا : ۵۷، ۵۸
عطر ملنا : ۵۷
ہار پہنانا : ۵۶

شب برات :
آتشبازی چھوڑنا اور اس کا تماشہ دیکھنا :
۱۰۶، ۱۰۹، ۱۲۱
مبارکباد دینا : ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۹، ۱۱۵،
۱۱۶
ناچ گانا ہونا : ۱۰۶، ۱۲۱

عرس (پیر دستگیر کا) : ۲۳، ۳۱، ۳۸

عید :
مبارکباد دینا : ۷۶، ۷۷، ۸۰، ۸۱، ۸۳،
۸۵
مبارکی کے وقت روزہ نماز کی مقبولیت
کا ذکر کرنا : ۷۶، ۷۷، ۸۰، ۸۱، ۸۳

دھن وارنا : ۱۵

گوردھن پوجنا : ۸۱، ۱۱۳

منگل چار گانا : ۹۵، ۹۷، ۱۰۲، ۱۰۳،
۱۱۲، ۱۹۲

مہدی :
پیر کی [illegible] : ۲۳، ۲۷، ۳۰، ۳۱، ۳۶،
۳۸، ۶۱، ۶۶، ۱۴۳، ۱۶۲، ۱۶۵،
۱۶۷، ۱۷۰
آتشبازی چھوڑنا : ۲۷، ۳۱، ۳۶، ۱۶۳
[illegible] : ۱۶۲، ۱۶۳
[illegible] کے [illegible] کی پوشش
[illegible]
[illegible] : ۱۲۳
چراغاں ہونا : ۲۳، ۲۷، ۳۰، ۳۱، ۳۶،
۳۸، ۶۸، ۶۶، ۱۶۳، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۷۰
[illegible] : ۱۶۲

سنگار کر کے پیلے کپڑے پہننا : ۱۴۳ ،
۱۴۶ ، ۱۵۸
گانا بجانا } ۹۹ ، ۱۵۸
مبارکباد دینا }

بکرید :
اونٹ کی قربانی کرنا : ۷۷ ، ۷۹ ، ۸۲ ، ۸۸
بناو سنگار کر کے رنگ رنگ کے کپڑے
پہننا : ۷۹ ، ۸۳
گانا بجانا : ۱۲۴
مبارکباد دینا : ۷۶ ، ۷۹ ، ۸۳ ، ۸۵ ،
۸۸ ، ۹۰ ، ۱۲۴
نذریں پیش کرنا : ۸۶

جلوس کا جشن :
تخت پر بیٹھ کر نذریں لینا : ۸۳ ، ۸۷
جلوس کی مبارکباد دینا : ۷۸ ، ۸۱-۸۳ ،
۱۰۳ ، ۱۲۶
جلوس کے چاند کی مبارکباد دینا : ۱۰۲
ہیرا ، موتی ، لال نچھاور کرنا : ۸۲

چھٹی :
بچے کی بلائیں لینا : ۱۲۲
زچہ اور بچے کو تارے دکھانا : ۱۱۲
مبارکباد دینا : ۱۱۴

منگل گانا : ۹۵ ، ۱۱۲
ناچنا : ۱۱۲
ننھیال سے چھوچک میں پالنا اور کھچڑی
وغیرہ آنا : ۹۵
نوبت بجنا : ۹۵

دوالی :
روشنی کرنا : ۱۰۵
سرستی کے پوجن کو زردی کے کپڑے
پہن ، سولہ سنگار کر ، تلک اور مہندی
لگا ، پوری ، کچوری اور سموسے
کے تھال بھر کے ناچتے ، گاتے ، بجاتے
جانا : ۱۰۴ ، ۱۲۰
کھیل کود مچانا : ۷۵ ، ۱۰۰
کھیلوں ، بتاسوں سے چروے بھرنا :
۱۰۰
گانا ، بجانا ، ناچنا : ۷۵ ، ۱۰۴ ، ۱۲۰
مبارکباد دینا : ۹۵
ہار بنانا : ۱۰

رات جگانا :
اللہ میاں کی رات جگانا : ۱۱۹
منگل گا کے رات جگانا : ۱۰۴

ساچق ـ مہندی

چنگ : ۸۷ ، ۱۳۳
دائرہ : ۸۷ ، ۱۳۳ ، ۱۴۴ ، ۱۴۶ ، ۱۴۷
دف : ۱۳۳ ، ۱۴۰ ، ۱۴۴ ، ۱۴۶ ، ۱۴۷ ، ۱۵۴ ،
۱۵۶
دمامے : ۸۷ ، ۱۱۷
ڈھولک ، ڈھولکی : ۸۷ ، ۱۳۳ ، ۱۴۴
رباب : ۸۷ ، ۱۱۷ ، ۱۲۱ ، ۱۳۳
سارنگی : ۸۷ ، ۱۱۷
ستار : ۸۷
سرنائی : ۸۸ ، ۱۷۷
سرود : ۳۸
طنبورا : ۸۷ ، ۱۱۷ ، ۱۲۱
قانون : ۸۷
کٹ تار کھٹ تار
کرنائی : ۸۸ ، ۱۱۷
کرہ : ۸۷
کھٹ تار ، ۸۸ ، ۱۱۷ ، ۱۵۶
کھٹ جری : ۸۸
گھونگرو ۱۳۲
مردنگ : ۸۸ ، ۹۲ ، ۱۰۲ ، ۱۱۷ ، ۱۲۰ ، ۱۳۳ ،
۱۴۰ ، ۱۴۱ ، ۱۴۴ ، ۱۴۶ ، ۱۴۷ ، ۱۵۱ ،
۱۵۳ ، ۱۵۴ ، ۱۵۶
مدھرا ، ۸۷
مہچنگ : ۸۷ ، ۱۰۴ ، ۱۳۳ ، ۱۴۰ ، ۱۴۴ ، ۱۵۱ ،
۱۵۳ ، ۱۵۶ ، ۱۶۸
میری : ۱۱۷
نوبت : ۱۲۱ ، ۱۲۳ ، ۱۶۹

۵ — رسمیں

آخری چار شنبہ :
باغ کی سیر کرنا : ۷۸ ، ۸۹ ، ۹۴ ، ۱۰۲ ،
۱۱۳ ، ۱۲۳
چھلے بانٹنا : ۹۴ ، ۹۸ ، ۱۱۴
راگ سننا : ۱۲۳
روزہ رکھنا ، ۱۱۴
مبارکباد دینا : ۷۸ ، ۸۹ ، ۹۴ ، ۱۰۹ ،
۱۱۳ ، ۱۱۴ ، ۱۲۸
بدھی پہنانا ۹۱
برس گانٹھ — سالگرہ
بسم اللہ خوانی :
مہندی ۱۱۲ ، ریحانا ، ۱۰۵ ، ۱۱۰
بسنت :
پھولوں سے کھیلنا : ۹۹
پھولوں کا گڑوا بنا کر سر پہ لانا : ۹۹ ،
۱۴۱ ، ۱۴۲ ، ۱۵۸ ، ۱۵۹

ستارے ۳۶، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۶، ۱۲۱
کنول (کے معنے) ۲۷، ۳۱، ۳۸، ۱۶۲، ۱۶۷، ۱۶۸
گھن چکر ۱۰۹، ۱۱۶
مہتاب، مہتابی. ۲۷، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۶
هت پھول: ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۶۳
هوائی ۲۷، ۳۱، ۱۰۸، ۱۱۶، ۱۶۳

۳ — پھول، پھل

انبہ، انبوا ۱۰۰، ۲۲۸، ۲۳۲
پونڈا (رس کا) ۵۷
چنبیلی: ۱۵۹
چمپا، ۱۵۹، ۲۲۵
جوهی ۱۵۹
چھوہارا ۵۶
داؤدی، گل ۸۱، ۲۶۱
سورج مکھی ۲۲
شکر قند ۵۰
سوسرا (سوسن). ۱۵۹
کرنا (چکوترا)، ۵۷
کنول: ۱۵۹
کینکی. ۱۵۹
کیوڑا: ۱۵۹
گل، ۴-۷، ۱۱، ۱۴، ۲۲، ۲۷، ۳۱، ۳۴، ۳۴، ۳۸، ۷۰، ۲۹
گلاب ۱۰۰، ۱۳۸، ۱۵۹
لاله: ۶، ۳۸، ۱۸۰
موتیا. ۱۵۹
نافرمان ۱۸۰
نرگس. ۴، ۱۵۹
هزاره ۳۸

۴ — ساز

الی تارے ۱۲۱
بانسری، بنسی ۸۷، ۱۴۴، ۱۴۸، ۱۹۰
بین ۸۷، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۳۳، ۱۶۸، ۲۰۷
پکھاوج. ۱۰۴
تال، ۱۰۴، ۱۱۷، ۱۴۰، ۱۴۳، (تار) ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۵۴
جبل. ۱۱۷
جھانجھ: ۸۷، ۱۱۷

۱۳۵ ۱۳۷، ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۲ ۱۶۵، ۱۶۷-۱۷۰، ۱۷۳، ۱۷۸، ۱۸۸، ۲۰۱، ۲۳۸، ۲۵۳، ۲۶۰، ۲۶۱
شہ ذوالفقار — علی مرتضی، کرم اللہ وجہہ
شہ عالم — شاہ عالم
صاحب محل : ۵۳، ۵۶
صاحب معراج — محمد عربی، علیہ الصلوٰۃ والسلام
عبد قادر — غوث الاعظم
علی مرتضی، کرم اللہ وجہہ : ۲۹، ۷۰
غوث الاعظم (غوث پاک، غوث الثقلین، غوث الصمدانی) ۲۳، ۲۷، ۳۰ ۳۲، ۳۶، ۳۸
فرنگ : ۱۵
قطب الاقطاب — غوث الاعظم
قطب الدین، حضرت خواجہ : ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۷۳
کنھیا : ۱۳۸، ۱۵۶، ۱۵۷
گنج شکر : ۶۳
گنگ (گنگا) : ۹۱
محبوب سبحانی — غوث الاعظم
محمد عربی، علیہ الصلوٰۃ والسلام : ۳۰، ۶۰، ۶۳، ۷۰، ۷۱، ۷۷، ۷۸، ۸۰، ۸۲، ۸۶، ۸۹، ۹۸، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۲۳، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۸۳، ۲۳۲
محی الدین جیلانی — غوث الاعظم
مرزا : ۱۱۰
مرزا بابا : ۵۷
مشکل کشا — علی مرتضی، کرم اللہ وجہہ
معین الدین چشتی، حضرت خواجہ : ۶۰، ۶۱، ۶۳، ۶۵، ۶۶، ۷۰
ملک رمانی، سلطان : ۵۳
نبی — محمد عربی، علیہ الصلوٰۃ والسلام
نصیر الدین : ۶۳
نظیر علی، استاد : ۲۳۳
ہاشمی : ۶۸

۲۔ آتشبازی و روشنی

انار : ۳۱، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۶
بہچنا : ۳۱، ۳۶، ۱۰۸، ۱۱۶
پھلجڑی : ۲۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۵، ۱۲۶، ۱۶۳
جاہی، جوہی : ۲۷، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۶
جھاڑ : ۱۰۹، ۱۱۶
چادر، چدر : ۱۰۹، ۱۱۶
چرخ : ۱۶۳

اشاریہ

۱۔ اشخاص و مقامات

آداب: ۳، ۴، ۶ ۱۸، ۲۰-۳۸، ۴۰-۴۸، ۶۳، ۶۸، ۷۰، ۱۲۹

آل نبی: ۶۹

اکبر شاہ، مرزا: ۹۰، ۹۱، ۹۶، ۱۰۲-۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۰-۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۸، ۱۱۹

برج: ۱۴۱

بوتراب — علی مرتضی، کرم اللہ وجہہ

بیگم جان: ۸۲، ۹۵-۹۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۶

بیگم جان کا پتر: ۹۵، ۹۷، ۹۸

بیگم جان کا لالا: ۸۲

پنجتن پاک: ۹۱

پیر، پیران پیر، پیر پیران، پیر دستگیر — غوث الاعظم

پیغمبر —
تاج رسل —
تاج النبی — } محمد عربی، علیہ الصلوۃ والسلام

ترکوا: ۷۴

جمن (جمنا): ۹۲

جہاندار شاہ: ۹۲

جیا بیگم: ۱۰۵

حسن بصری: ۳۰

حسنی
حسینی } ۳۰، ۶۸، ۷۰

خواجہ پیر — معین الدین چشتی، خواجہ

خواجہ قطب — قطب الدین، حضرت خواجہ

خواجگان چشت: ۶۳

خورشید جہاں: ۱۹

خیبر، قلعہ: ۲۹

دارا: ۱۲۶

دلّی: ۷۹

ذوالفقار: ۲۹

رسول — محمد عربی، علیہ الصلوۃ والسلام

زبدۃ الزمانی بیگم: ۵۴

زینت محل، نواب: ۸۶

سرسی: ۱۰۴، ۱۲۰، ۱۷۴

سکندر: ۱۲۶

سلطان المشائخ: ۶۳

سلیمان: ۱۲۶

شاہ عالم: ۲، ۳، ۶۰، ۶۱، ۶۴-۷۴، ۷۵-۹۶، ۹۹، ۱۰۱-۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۴-۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۷، ۱۳۲، ۱۳۳،

ص	سط	
۲۸۱	۲	۸: لرجے جیڑا
	۵	: ملن کو
۲۸۲	۲،۱	: ہونسو، مونسو हांसा, मोंसा
۲۸۳	۳	ا: تیاں سیں
	۸،۶	۸،۱: ملیے کی
۲۸۴	۴	۸: ری تہاری
	۶	: گھوڑی (صرف ایک بار)
۲۸۶	۴،۲	: لاگی، ا: لگی
۲۸۷	۳	ا: کونگروا
۲۸۹	۱	۸: نت ہی
	۸،۶	۸،۱: یار۔ مگر شروع میں ایک حرف کی جگہ سادہ چھوٹی ہوئی ہے۔
۲۹۰		ا: کاہ بدھاؤں
	۹	۸: گھر

ص	سط	
۲۹۱	۶	۸: [illegible]
۲۹۲	۳	ا: [illegible]
۲۹۳	۹،۱۱	۸،۱: [illegible]
	۱۰	۸: اکی
۲۹۴	۸،۴	۸،۱: [illegible]
۲۹۵	۴	ا: [illegible]
۲۹۶	۸،۷	ا: [illegible]
۲۹۷	۱۱	: دیکھا
۲۹۸	۷	۸: [illegible]
۳۰۰	۲	: [illegible]
۳۰۱	۴	ا: [illegible]
	بعد ۶	۸،۱: [illegible]
۳۰۵	۴	ا: [illegible] (دو بار)
۳۰۹	۴	: دھرو
	۸	: ڈیں

ص	سطر	
۲۴۸	بعد ۱۰	ا: کادا (عنوان میں)
۲۴۹	۶	۸: ہی पाँइ
۲۵۱	۶	: بھید کی بات
	۱۰	ا: بتاوب ہے
۲۵۲	۵	۸: درد ہی
	۱۱	: جدہ کے
۲۵۳	۱	ا: سدھال کے بھو او
	۱۲	: پی کے
۲۵۴	۱۰	۸: اڑپت
۲۵۵	۴	ا: لال
	۵	۸: چال کے
	۱۰	: رچے جہاں ھہ لال
۲۵۷	۱۸	ا: «مرے» ندارد
۲۵۸	۱۲	: کاہ
۲۶۰	۳	: «پی» ندارد
۲۶۵	۱	۸: تیرو तीरो
	۵-۱۲	ا،۸: ردیف «ہے» لکھی ہے
۲۶۶	۲	۸: بڈھاوے
	۴	ا: بڈھاوت
	۱۲	: لگت اگن بہ نا بھجے اور اگن بھج جاے
۲۶۷	۴	: لیجئے ماے
	۵،۷	ا،۸: میں ایک لفظ کی جگہ سادہ چھوٹی ہوئی ہے ۔

ص	سطر	
۲۶۷	۶	۸: کالک اگی
	۹،۱۱	۸،۱۰: سر گئی
	۱۰	۸: کو ... ان کھو تو खु तू
	۱۲	ا: ہمارے کت کو بھی کو تو
۲۶۹	۳	: رہے ہو
۲۷۰	۱۲	۸،۱۰: دیت جاے
۲۷۱	۳	ا: گھونت
	۱۰	۸: جب سو ن
۲۷۳	۵	: نا جانو ن
۲۷۴	۱۰	: پیم पीम
۲۷۵	۵	: روس رہے ہو
	۱۲	ا: پلکن کو تیر
۲۷۶	۷	۸: دوجے ہی
	۸	: کیسی الی
	۱۰	ا: جی پیم کے
	۱۱	: سو تن
۲۷۸		۸. عنوان میں سادہ جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔
		ا: حساب
	۳،۱	ا،۸: ادہران نے
۲۷۹	۷	ا: بادرا
	بعد ۱۰	: سہ تالا (عنوان میں)
۲۸۰	۶،۸	ا،۸: بہ جات ہے
	۱۲	ا: «اب» ندارد

ص	سط	
۲۸۱	۲	۸: لرجے جیّرا
	۵	: ملن کو
۲۸۲	۱، ۲	: ھ، نسو، مونسو हांसो, मोंसो
۲۸۳	۳	ا: تیاں سیں
	٦، ۸	۸، ا: ملبے کی
۲۸۴	۲	۸: بری تہاری
	٦	: گھڑی (صرف ایک بار)
۲۸٦	۲، ۴	: لاگی، ا: لگو
۲۸۷	۳	ا: کونگرورا
۲۸۹	۱	۸: نت ھی
	٦، ۸	۸، ا: یار۔ مگر شروع میں ایک حرف کی جگہ سادہ چھوٹی ہوئی ہے۔
۲۹۰		ا: کاہ بندھاؤں
	۹	۸: گھر

ص	سط	
۲۹۱	٦	۸: تربت
۲۹۲	۳	ا: اب " ماں لیے
۲۹۳	۹، ۱۰، ۱۱	۸، ا: بین سین
	۱۰	۸: لگی
۲۹۴	۴، ۸	۸، ا: میکھن هو ر
۲۹۵	۴	ا: مو ر مو ر
۲۹٦	۷، ۸	ا: میں یہ دوھا نہیں ہے۔
۲۹۷	۱۱	: دیکھا
۲۹۸	۷	۸: اکلو
۳۰۰	۲	: نکوی درست
۳۰۱	۴	ا: دم، یوم، توم، سدائی
	بعد ٦	۸، ا: سوری، چلتا تالا
۳۰۵	۴	ا: یالا (دو بار)
۳۰۹	۴	: دھرو
	۸	: کاین

ص	سطر	
۲۴۸	بعد ۱۰	ا: گاذا (عنوان میں)
۲۴۹	۶	۸: پئی पाइ
۲۵۱	۶	: بھید کی بات
	۱۰	ا: بناوت ہے
۲۵۲	۵	۸: درد ہی
	۱۱	: جیہ کے
۲۵۳	۱	ا: سنبھال کے بھواو
	۱۲	: پی کے
۲۵۴	۱۰	۸: اڑپت
۲۵۵	۴	ا: لال
	۵	۸: چال کے
	۱۰	: رچیے جہاں ہو لال
۲۵۷	۱۸	ا: «میرے» ندارد
۲۵۸	۱۲	: کاہ
۲۶۰	۳	: «پی» ندارد
۲۶۵	۱	۸: تیرو तीरो
	۵-۱۲	۸،ا: ردیف «ہے» لکھی ہے
۲۶۶	۲	۸: بڈھاوے
	۴	ا: بڈھاوت
	۱۲	: لگت اگن یہ نا بھجے اور اگن بھج جاے
۲۶۷	۴	: لیجئے منائے
	۵،۷	۸،ا: میں ایک لفظ کی جگہ سادہ چھوٹی ہوئی ہے۔
۲۶۷	۶	۸: کلمک لگی
	۹،۱۱	۸،ا: بسر گئی
	۱۰	۸: کو... ان کہو تو खु तू
	۱۲	ا: ہمارے کنت کو بھی کو تو
۲۶۹	۳	: رہے ہو
۲۷۰	۱۲	۸،ا: دیت بلجائے
۲۷۱	۳	ا: گھونٹ
	۱۰	۸: جب سوں
۲۷۳	۵	: نا جانوں
۲۷۴	۱۰	: پیم पीम
۲۷۵	۵	: روس رہے ہو
	۱۲	ا: پلکن کو تیر
۲۷۶	۷	۸: دوجے ہی
	۸	: کیسی الی
	۱۰	ا: جی پیتم کے
	۱۱	: سوتن
۲۷۸		۸: عنوان میں سادہ جگہ چھوٹی ہوئی ہے۔
		ا: جھناب
	۱،۳	۸،ا: ادھران تے
۲۷۹	۷	ا: بادرا
	بعد ۱۰	: سہ تالا (عنوان میں)
۲۸۰	۶،۸	۸،ا: نہ بجات ہے
	۱۲	ا: «اب» ندارد

ص	سط	
۲۲۶	۱۰	۸: من میں
۲۲۷	۷	ا: پل میں ہوے
	۱۱	: اس بسو
۲۳۳	۹	۸: اری ایٹھہ تو
	۱۰	: مو کوں मो कूं
۲۳۴	۲	: ہات
	۳	ا: پیہ
	۴	: آت ھے
	۱۰	۸: تو ھو پیم نباہ
	۱۲	ا: تو ھی تو پیم نباہ
۲۳۵	۵	۸: اچھّا इच्छा
	۶	: مَن کے
	۷	ا: انچھا
	۱۰	۸: اُن کی رنگ اُن ھی
	۱۲	ا: سبی
۲۳۶	۵	: کہا کہوں .. کچھورہ آوے
		پیا بنا۔
	۱۰	: جانت ھیں
۲۳۷	۶	۸: جابھے
	۸	ا: «جا بسے» ندارد
	۶،۸	۸،ا: «گھیرے» کی جگہ میرے
		نزدیک کھیڑے ہونا چاہیے۔
	۱۰،۱۲	: بجیہ میں

ص	سط	
۲۳۸	۹	۸: ایہہ ــــ ہمارے
	۱۱	ا: ھم سینی ــ اکو ہمارے
	۱۲	: پیت
۲۳۹	۱	۸: کہا کرے
	۶،۸	۸،ا: ہیں
	۱۱	۸: مرال मराल
۲۴۰	۶	: دیوری
۲۴۱	۶،۸	۸،ا: ایک لفظ کی جگہ سادہ
		چھوٹی ہوئی ھے۔
	۱۰	۸: بجی سرل
	۱۱	ا: پی کو
۲۴۲	۲	۸: ایلنکی
	۷	: دیٹھہ پرے ــــ مرے
	۸	: دیٹھہ
۲۴۳	۶	: یہ اکھوں
۲۴۴	۳	ا: لوگ
۲۴۵	۱۰	۸: چھوڑو
۲۴۶	۵	: اپنی رہے
	۱۲	ا: کس کی
۲۴۷	۳	: سر بجھات
۲۴۸	۱	۸: چپک चिचक
	۳	ا: بال
	۸	: جھوٹیں

ص	سط	
١٩٢	١٦	ا: «گاؤں» ندارد
١٩٣	٣	: کہت مو سوں
١٩٤	٦	٤: کیسے ھی سیکھی
	١١	ا: سدہ
	١٣،١٥	٤ا: بڈائی
	١٣	٤. سوں सों
	١٥	ا: «کی» ندارد
١٩٥	٤	٤: دیکھه ھی کیجے
	٦	ا٠ کاں کہیے
١٩٩	١٠	٤: کموڈ
	١٢	ا: کموڈی
٢٠٠	٣،١	٤ا: کوئی ایك سطر چھوٹ گیا ھے-
٢٠١	٣	ا: رکھه تو
٢٠٦	٥،٦	٤: رنا — تینڈی ، میںڈی
	٧	ا: میںڈی
	٧	: «هماری» ندارد
	٨	: میںڈی
٢٠٧	١٦	٤: بات
٢٠٨	٧	ا: «جاك» ندارد
٢٠٩	١	٤: میری ھی
	٨	: ڈھیلا ढीला
٢١٠	٣	ا: میرا

ص	سط	
٢١٠	٧	ا: سن ری میری
	١١،٩	٤ا٠ میںڈی
	٩	٤٠ گلاں गला
٢١١	٢	: اُپائی
	٥	ا: پیم
٢١٢	٢،١	٤: सैंन, रैंन
	١١،٩	٤ا: ٹڈو
	٩	٤: کچھه कछ
٢١٤	٣	ا: یوں ھیں
	٥	٤: اکو یو ھے
٢١٥	١٠	: چھوڈے छोडै
٢١٨	٣	ا: بھیجو دے
	٥وغیرہ	٤: کاھوں (ھر جگه)
	٩	ا اود ندے
٢١٩	٣	: هم سے
٢٢٠	١٢،١٠	٤ا: کہوں اپہو
٢٢١	هموان	: ھولی (ھر جگه)
	١	٤: تیں لالی
٢٢٢	٧،٥	٤ا: ملسے کی
	٧	ا: پڑی
٢٢٣	٣،١	٤ا: تینڈی ، میںڈی
	٤،٢	: گھانڈی
٢٢٦	٢	٤: آھی

ص	سط	
۱۵۹	۸	ا : بھایے
	۲۰	۱، ۷ : گھر میں
۱۶۲	۱۰	۷ : بور سوں
	۱۰، ۱۴	۱، ۷ : کول
۱۶۳	۹	۷ : ہیں
	۱۳	ا : «نی» ندارد
۱۶۴	۵	: آج کی
	۱۳	۷ : کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے
۱۶۷	۱۴	: باڑھے
۱۶	۲	ا : لاگے
	۳	: کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے
۱۶۹	۲	: تھے
	۱۱	: «آج» ندارد
	۱۲	: «سے» ندارد
۱۷۰	۲	۷ : پاچھو اُسی पाछू उसी
	۳	: رسیلی
۱۷۶	۱۰، ۱۲	: رہ ؛ रह ؛ ا : رھو
۱۷۷	۱	: سکھہ
	۵	: مد ماتے
	۱۰	: چھپچھائیں
	۱۶	ا : سوں
۱۷۹	۷، ۸	: میں یہ دوہا چھوٹ گیا ہے
	۹	۷ : مل

ص	سط	
۱۸۰	۲	۷ : جل ، آنکاروں
	۵، ۶	: موکوں मों कूं
	۱۳، ۱۵	، اوں سدے ؛ ا : اوبدے
۱۸۱	۱۶	ا . تپہ
۱۸۲	۱۵	: داتا مانھہ
۱۸۴	۶	۷ : لت
۱۸۵	۵	: بجاپیں
	۶	: میرے سکھوں
	۷	ا : دیکھہ اُٹھائی
	۱۰	: کروں
۱۸۶	۶	۷ : گھری پرے
۱۸۸	۲	: ایسے
	۳	ا : آدُ او
	۴	: میں یہ مصرع تھا : «موسو ملو تم نک ہی ملھی کرا اب ہیں» کاتب نے اس پر نشان بنا کر سید ھے حاشیہ پر اصل مصرع لکھہ دیا ہے ۔
	۷	: سامھیے
۱۸۹	۶	۷ : گیو
۱۹۱	۴	ا : پیاری تیا ہے
	۱۳	۷ : لاڑ ھو
	۱۵	ا : تپو

ص	سط	
۱۲۱	۷	४ : گنجت गन्जत
	۱۱	४،ا : باڈھی
		४ : گنجر कन्जर ، مگر گُنجر कुन्जर هونا چاهیے
۱۲۲	۲	: پو پهی
	۱۲	: کیسے هی — آچهے
۱۲۴	٦	: تمهیں
۱۲۷	۷	ا : گفتم نتوانم
۱۲۸	۸	४ : فاش
	۱۲۹ ، ۱	४،ا : جانان دیوانه شدم
۱۳۲	۵	ا : «سوں» ندارد
۱۳۳	۱۰ ، ۱۴	४،ا : مال ـ شاید یه لفظ تال هے
۱۳۴	۵-۸	ا : هو (چاروں مصرعوں کے آخر میں)
	۱۴	४ : تیان
۱۳۵	۱ ، ۵	४،ا : دیت هیں
۱۳۷	٦	ا : کیسر سر میں
۱۳۸	۷	: «وه» ندارد
۱۳۹	۲	४ : کون
۱۴۰	۸	: تمهاری
	۹	: جیه موں
۱۴۴	۲	: مچنگ
	۴	: ورجوری
	۵	ا : سکهه
	۷	: پیه

ص	سط	
۱۴۵	۵	ا : اُنهے
	۸	: کلا جی
۱۴۷	۴	४ : پچکاری
	۱٦	ا : سب مل دهائیں
۱۴۸	۳	४ : کنیا
۱۴۹	۱۲	ا : مچی
۱۵۰	۱	४ : گره ग्रह
	۵	ا : چهٹو
	۲ ، ٦	४ : هانس ، اُپهاس ؛ ا : هانس ، اپهانس
۱۵۱	۱۲	ا : انگ میں سری
۱۵۲	۲ ، ٦	४،ا : کہوں گی
	۳ ، ۷	: پریتم
۱۵۳	۳ ، ۷	: سکهیاں
	بعد ۱۲	ا : کُماچ (عنوان میں)
	۱٦	: «هوری» ندارد
۱۵۴	۴	४ : سوں सों
	۱۳	ا : لال
۱۵۵	۱	४ : تو تو तो तो
	۱۳	ا : سکهه
۱۵۷	۱۵	: نکسی
۱۵۸	۲ ، ٦	४،ا : پهولیں هے
۱۵۹	۵	ا : هے

ص	سط	
۸۶	۷	ا: «سے» ندارد
۸۹	۴	: چارشنبه کی
	۱۳،۶	ه: دهو تو धूतू ، ا: دهو تو
۹۰	۱۲	ا: «به» ندارد
۹۲	۱	ه: سپنا
	۱۰	: آو و
۹۴	۱۱،۷	ه،ا میں یہاں کچھ چھوٹ گیا ہے
۹۵	۸	ا: للنا پر
	۹	ه: کے
	۱۱	ا: نانی اور نانی
۹۶	۴،۲	ه،ا: لاڈ لڈاؤں
	۵	ه: تیاں نه جهلایو
۹۷	۵	ا: «اور» ندارد
۹۸	۱۱،۹	ه،ا: پیغمبر کے آج
	۱۱	ا: آج روز
۱۰۰	۱۰،۶	ه: سنبل باس . . یار ا: سنبل باس . . . . ملی
۱۰۱	۱۲	: غازی
۱۰۲	۶،۲	ه،ا: بو چهادر
	۱۶	ا: «کسی» ندارد
۱۰۵	۸،۶	ه،ا: کر رچایو
۱۰۷	۱۲،۸	: «چند» کے بعد ایک لفظ کے برابر جگہ سادہ چھوڑی گئی ہے۔

ص	سط	
۱۰۷	۱۲	ا: «الی» ندارد
۱۰۸	۸	: چلو سکهه
۱۱۳	۳،۱	ه،ا: ناری پریان۔ لیکن ص ۱۱۵ پر یه دوہا دوبارہ لکھا ہوا ہے۔ وہاں ه اور ا دونوں میں «ناری بنی» لکھا ہے۔ اس لیے یہاں بھی تصحیح کر دی گئی۔
۱۱۴	۲	ه: بڈھا سے
	۴	ا: چڈھا سے
	۹	ه: روز
۱۱۵	۷	ا: «چلو» ندارد
۱۱۶	۴،۲	ه،ا: مری شے
		: بڈونی
	۶	ه: «ات» ندارد، مگر سادہ جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔
	۱۰	ا: «ات ہی» ندارد، مگر سادہ جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔
۱۱۷	۶،۲	ه: [illegible] जैल ، ا: ندارد
۱۱۸	۱۰	ا: «آرام» ندارد
	۱۱	: «سی» ندارد
۱۱۹	۳	: «سی» ندارد
	۱۲	: «مل» ندارد

ص	سطر	
۳۵	۱۷	ا: ٹک شب تو ٹک
	۱۸	: جلوہ کو
۳۶	۱۴،۴	۸،۱: یہ تارے ہیں
	۱۵،۵	: کرتیں ہے
۳۷	۱۲،۲	: ہاتھہ
۳۹	۱۷	ا: شب میں ہے
۴۲	۱۹	: سر پہ
۴۳	۱۲،۲	۸،۱: یہ ابر و یہ بہار
	۱۴،۴	ا: «جھوڑ» - اردو میں اسی طرح بولا بھی جاتا ہے - لیکن اس صورت میں قافیہ غلط ہو جائے گا ۔ اس لیے ہندی کے مطابق اصلاح کر لینا چاہیے-
۴۴	۵،۵	۸،۱: اُن بغیر
۴۷	۱۲،۲	: مجکو (آیندہ بھی ہر جگہ)
	۱۹،۹	: مجسے
۵۰	۴،۲	: بڈا
	۸،۶	۸: بڈا ، ا: بڈو
۵۱	۳،۱	۸،۱: بیڈھا
		: سودھا
	۴،۲	۸: بیدھا बंधा
	۱۰	: ساچق
۵۲	۱-۴	۸،۱: بڈھاوا ، چڈھاوا
۵۳	۴	ا: پھولا پھلا

ص	سطر	
۵۳	۸،۱۱	ا: ہیر (آیندہ بھی ہر جگہ)
۵۵	۳	: «سمدھن» ندارد
۵۶	۱۱	: بولے
۶۶	۱۱	: «کروں» ندارد
	۱۴	۸،۱: تھے
۶۸	۷	۸: پیر کے
۷۰	۱۱	ا: ایسی ہو راج چہوں
	۱۲	: تھرو
۷۱	۱۱	۸: اوری ओरी
۷۲	۱۳	ا: ہوں میں پیر مرید میں
۷۳	۱	۸: اپنے سر
	۵	: ات अत
	۱۰	ا: زیارت ہی ات نادر
۷۵	۸،۴	۸،۱: بڈے
	۱۴،۱۰	: بڈی
۷۶	۷	ا: تمہاری
۷۸	۳،۱	۸،۱: بڈو
۷۹	۹	ا: سکھہ دائی یا بکرید
	۱۴،۱۲	۸،۱: آئیں आईं
	۱۲	۸: «دیں» ندارد
۸۳	۱	: مدت मदत
	۱۱	ا: «ہیرا» ندارد
	۱۲،۱۰	۸،۱: مبارک ہو

اختلاف الفاظ

[آینده صفحوں میں ہ سے اصل کتاب کی ہندی لکھائی اور آ سے اردو لکھائی مراد ہے ۔ اسی طرح ص سے صفحه اور سط سے سطر مقصود ہے]

ص	سط	
٣	١١٠١،	ہ، ا : مجھسے (آینده بھی ہرجگه)
٧	١٨	ا : که بھولیے
١١	١٨،	ہ، ا : صبحیے
١٦	١٦،٦	ہ، ا دونوں میں اس مصرع کے اندر کوئی ایك لفظ چھوٹ گیا ہے ۔
١٧	١٧	ا : «مرسے» ندارد
١٨	١	ہ : توے तोए
	٦	: سارے
	٨	: ترسے
١٩	١٢	ا : مجھه سیتی
	١٤	: کے کے
	١٩،١٨	ا کے کاتب سے بھولے سے یه شعر نہیں لکھا ہے ۔
٢٠	١٠،٢	ہ، ا : پھسایا
٢١	٩،١	ہ، ا دونوں میں قافیه مکرر ہے
	١١	ا : ہم کوں ـــ گھیرتے
٢٢	١٩،٩	ہ، ا : پھسا
٢٣	٢٠،١٠	: توٹی ہے
٢٥	١١،١	: رح پر ہے ڈالی زمیں

ص	سط	
٢٥	١٣،٢	ہ : جیوں अयीं
	١٣،٣	: جاهیں میں
	١٥	ا : عقده
	١٦	: دیکھیں
٢٦	١٣،٣	ہ، ا : عکو
٢٧	١	ہ : [illegible]
	٣	: ہی
	١٠،٨	ہ، ا : [illegible]
٢٩	١	ہ : آنے आने
٣٠	٩	[illegible]
	١٥	ا : ہے
	١٧	ہو
٣١	١٣،٢	ہ، ا : ہے
	٢٠،١٠	[illegible]
	١٣	ا : ہر طرف
	١٦	: یك حرف میں
٣٢	٥	ہ : [illegible] کے میرا
٣٣	عبر ٣٢	: [illegible] (ہر ان میں آینده بھی ہر جگه)

मोद उपावै चित को, सबै रसन को धाम
"नादिरात-शाही" धर्यो या पोथी को नाम

مود اپاوے چت کو، سبے رسن کو دھام
«نادرات شاہی» دھریو یا پوتھی کو نام

रुबाइये ख़ातिमः

नुस्ख़ः कि हस्त जामिये जुमलः उलूम   गर्दीद बहुक्मि शाहि-आलम मरक़ूम
इस्ना अशर अज़ अहाद हम बूद मिआत   कीं गश्त ब नादिराति-शाही मौसूम

رباعیٔ خاتمہ

این نسخه که هست جامع جمله علوم   گردید بحکم شه عالم مرقوم
اثنا عشر از احاد و هم بود مات   کین گشت به نادرات شاهی موسوم
۱۲۱۲ھ

(भैरों, इकताला)

ऐ तना तोम दिर ना तदानी तारि दाना दिर ना तदानी

इमशब बख़्वाब दीदम आं यारि दिलरुबा रा

जस्तम ज़ि ख़्वाब, दीदम ख़ाली फ़ितादः जा रा

(بھیروں ، یک تالا)

اے تنا توم در نا تدانی تارِ دانی در نا تدانی

امشب بخواب دیدم آن یارِ دلربا را

جستم ز خواب ، دیدم خالی فتادہ جا را

(भैरों, इकताला)

यारम तदार दानी तारि दानी ना दिर दानी तोम दिर दानी तारे दानी

दर कूयि नेकनामी मा रा गुज़र नदादन्द

गर तू नमी पसंदी, तग़यीर कुन क़ज़ा रा

(بھیروں ، یک تالا)

یارم تدار دانی تارِ دانی نا در دانی توم در دانی تارے دانی

در کوی نیکنامی ما را گذر ندادند

گر تو نمی پسندی ، تغییر کن قضا را

(गौंड बँधा तिताला)

आह जानि मन तदीम तना आह आह दिर दिर दीम दीम तारा दानी दीम तदीम

चश्मि मन बह्रि सनम गिरयानस्त

दिलि मन अज़ ग़मि ओ बिरयानस्त

(گونڈ ، بندھا تالا)

آه جانِ من تدیم تنا آھے اھے در در دیم دیم تارا دانی دیم تدیم تنا

چشم من بہرِ صنم گریانست

دلِ من از غمِ او بریانست

(गौंड, बँधा तिताला)

तन दिर ना तन तन तारे दिर दिर दीम दीम

चश्म दर इन्तिज़ार हस्त आशिक़ि बेक़रारि तू

गर गुज़री बसूयि मन, चूं न शवम निसारि तू?

(گونڈ ، بندھا تالا)

تنہ در نا تنہ تنہ تارے در در دیم دیم

چشم در انتظار هست عاشقِ بیقرارِ تو

گر گذری بسوی من ، چون نشوم نثارِ تو؟

(बिहाग, बँधा तिताला)

तोम तनुम तनुम तोम यलले यलला यलले तोम तनुम तनुम तन दिर ना ता दानी

साथ अशकि दमादम के मिरे आहु फ़ुग़ां है
जो क़ाफ़िलः जाता है, सो बे गर्द नहीं है

(بہاگ ، بندھا تتالا)

توم تنُم تنم توم یللے یلا یللے توم تنم تنم تنہ در نا تا دانی

ساتھہ اشکِ دمادم کے مرے آہ و فغاں ھے
جو قافلہ جاتا ھے ، سو بے گرد نہیں ھے

(गौंड, चलता तिताला)

तन दिर ना तदानी नारे दानी आहे यारि मन दिर दिर दीम दीम तदानी तोम

चनदां गिरीसतेम कि चश्मम ज़ि नम गुज़श्त
उमरि अज़ीज़ि मा ब फ़िराक़ि सनम गुज़श्त

(گونڈ ، چلتا تتالا)

تنہ در نا تدانی تارے دانی آھے یارِ من در در دیم دیم تدانی توم

چندان گریستیم که چشمم زنم گذشت
عمرِ عزیزِ ما بفراقِ صنم گذشت

(ऐमन, चलता तिताला)

ऐ दीम तरे दानी तन दिर ना यलले यला याला यलले दिर ना

मा रा बयादि आं सनम ईं जां अज़ीज़ नेस्त

लेकिन हज़ार हैफ़ कि ऊ रा तमीज़ नेस्त

(ایمن ، چلتا تتالا)

اے دیم ترے دانی تنہ در نا یللے یلا یالا یللے در نا

ما را بیاد آن صنم این جان عزیز نیست

لیکن هزار حیف که او را تمیز نیست

(भूपाली, बँधा तिताला)

तोम ताना दिर ना तरे दानी तादानी दिर ना दीम तारे दानी

हर इक गुनाह की है, परवरदिगार, तौबः

कीजे क़बूल मेरी, ऐ किर्दगार, तौबः

(بهوپالی ، بندها تتالا)

توم تانا درنا ترے دانی تادانی درنا دیم تارے دانی

هر اك گناه كی هے ، پروردگار ، توبه

کیجے قبول میری ، اے کردگار ، توبه

(गौरी, चलता तिताला)

दिर ना तदीम तोम तादानी यलाले यलाल तारि दानी

हर गह बसूयम आं बुति रङ्गीं नज़र फ़िगंद

ख़ुश गशतम आं चुनां कि ज़ि ख़ुद हम ख़बर नमांद

(گوری ، چلتا تتالا)

درنا تدیم توم تادانی یلالے یلالے تارِ دانی

هر که بسویم آن بتِ رنگین نظر فگند

خوش گشتم آن چنان که ز خود هم خبر نماند

(गौरी, बँधा तिताला)

दिर ना दीम तना तारि दानी तनोम तारि दानी

जो इन दिनों में हम सिती तुम ने यह देखी है

लाचार क्या करें, पिया, तुम सेती सीखी है

(گوری ، بندھا تتالا)

در نا دیم تنا تارِ دانی تنوم تار دانی

جو ان دنوں میں هم سِتی تم نے یه دیکھی ہے

لاچار کیا کریں ، پیا ، تم سیتی سیکھی ہے

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

दीम दीम तन दिर ना नादिर दानी तदिय नरे आहे तुम
ऐ सनम गर तो बिबीनी सूय आहि सर्दि मन
गिरय: ख्वाही कर्द बर हालि मन, ऐ बेदर्दि मन

(ملتانی دھناسری، بندھا تالا)

دیم دیم تنہ در نا نادر دانی تدیہ نرے آہے تم
ای صنم گر تو ببینی سوی آہ سرد من
گریہ خواہی کرد بر حال من ای بیدرد من

(मुलतानी धनासिरी,   )

दा रा यलें दिर ना तदिय: नरे ना दिरदे तना नन दिर न दिर दानी
मन खुश शुदम कमाल, चु दीदम जमालि यार
या रब, चुनीं शवद हम: कस रा विसालि यार

(ملتانی دھناسری،   )

دا را یلے در نا تدیہ نرے نا درد تنا ننہ در نہ در دانی
من خوش شدم کمال ، چو دیدم جمال یار
یا رب ، چنین شود ہمہ کس را وصال یار

(सारंग, चलता तिताला)

दीम दीम तन दिर ना तारि दानी ओ दिना तना दिर ना तरे दानी

ज़माना: नेस्त बयक रङ्ग, ऐ दिला, बिशुनौ

बदोस्तानि अदू खसलत आशना तू मशौ

(سارنگ ، چلتا تتالا)

دیم دیم تنہ دِر نا تارِ دانی او دِنا تنا دِر نا ترے دانی

زمانہ نیست بیک رنگ ، اے دلا ، بشنو

بدوستانِ عدو خصلت آشنا تو مشو

(सारंग, चलता तिताला)

तोम तन दिर ना तदानी दोस्त यलम यलम यलम यल्ले रहना

है सब के पास तू और सब से है जुदा

जो कुछ कि कहये, सो है रवा तेरी शान में

(سارنگ ، چلتا تتالا)

توم تنہ در نا تدانی دوست یلم یلم یلم یللے رھنا

ھے سب کے پاس تو اور سب سے ھے جدا

جو کچھہ کہ کہیے، سو ھے روا تیری شان میں

(   )

तिलाना दिर दिम तोम तोम तोम तदानी तारे दानी ना तदानी

ऐ सनम मुश्ताक़ ख़ुद करदी मनि महजूर रा

गाह तसल्ली हम तुवां कर्दन दिलि मजबूर रा

(   )

تلانا در دیم توم توم توم تدانی تار دنی نا تدانی

اے صنم، مشتاق خود کردی من مهجور را

گه تسلی هم توان کردن دل مجبور را

(सोरठ, जल्द तिताला)

तदिय तारे दीम दीम तादानी तारे तारे तारि दानी तोम तन तन रे अन नन रे तादानी

जिगर ख़ूँ सोख़्तः जाँ दिल तपीदः, दीदः पुर आबम

बिया ज़ालिम कि शीमी दर ग़मि हिज्रि तो बेताबम

(سورٹھ، جلد تتالا)

تدیه ترے دیم دیم تادانی ترے ترے تاردانی توم تن تن رے ان نن رے تادانی

جگر خون، سوخته جان، دل طپیده، دیده پر آبم

بیا، ظالم، که ریشان در غم هجر تو بیتابم

( )

दिर ना तदानी तारि दानी दानी उ दानी तदानी तोम तोम तन तन तार तादानी

रफ़तम परीद: मिस्लि कबूतर बबामि दोस्त

बाज़ीगरीश बीं कि बिगुफ़ता : "बिया, बिया"

( )

در نا تدانی تارِ دانی دانی اُ دانی تدانی توم توم تنه تنه تار تادانی

رفتم پریده مثلِ کبوتر ببامِ دوست

بازیگریش بین که بگفتا : «بیا، بیا»

( )

तिलाना तोम तन तादीम तादीम तन तन नरे नरे तोम तन तन तारे दानी

क़ासिद रसां ब पेशि सनम ईं पयामि मा

बदनामि इश्क़ शुद ज़ि तो ईं नेक नामि मा

( )

تلانا توم تنه تادیم تادیم تنه تنه نرے نرے توم تنه تنه تارِ دانی

قاصد رسان به پیشِ صنم این پیامِ ما

بدنامِ عشق شد ز تو این نیک نامِ ما

तराने

१६

ترانے

١٦

(भटियार, बँधा तिताला)

समझत हूं जो तू कहे, तेरे न आऊं हात
मोहन सूं हित है, सखी, तू कह कितनी बात

(بھٹیار ، بندھا تتالا)

سمجھت ھوں جو تو کہے ، تیرے نہ آؤں ھات
موھن سوں ھت ھے ، سکھی ، تو کہہ کتنی بات

(भटियार, बँधा तिताला)

मिल बैठी सख पीय: सूं, पाय अकेले काम
काम कियो सब आपनो, मेरो कियो नहीं काम

(بھٹیار ، بندھا تتالا)

مل بیٹھی سکھہ پیہ سوں ، پاے اکیلے کام
کام کیو سب آپنو ، میرو کیو نہیں کام

(भटियार, बँधा तिताला)

तो को, सख, अब ना कहूँ, तू ने पिलाये जाम
कियो पिया को आपनो, तेरो न लूंगी नाम

(بھٹیار ، بندھا تتالا)

تو کو ، سکھہ ، اب نا کہوں ، تو نے پلائے جام
کیو پیا کو آپنو ، تیرو نہ لوں گی نام

(जैजैवन्ती, इकताला)

[illegible] [illegible] लाल मूं, गये लाल हों हूस
[illegible] [illegible], ए सखी? पिया गये जी मूस

([illegible])

ایسی روسی لال سوں، گئے لال هوں هوس
کہا کیجیے، اے سکھی [illegible] گئے جی [illegible]

(जैजैवन्ती, इकताला)

छुप छुप के सखी पी को दिखाये, [illegible] छल जाय
साँवरी सलोनी चंचल नारी लाख न पल ठहराय

([illegible])

چھپ چھپ کے سکھی پی کو دکھاوے، [illegible] چھل جاے
سانوری سلونی چنچل ناری [illegible] ٹھہراے

(जङ्गला, बँधा तिताला)

फिर फिर जांदा फेरी पांदा वेखो मैंडी जिन्दड़ी नूं तरसांदा
छुप छुप दिखांदा, मैंडा मन लुभांदा, मई नेड़े नहीं आंदा

([illegible])

پھر پھر جاندا، پھیری پاندا، ویکھو میڑی جندڑی نوں ترساندا
چھپ چھپ وکھاندا، میڑا من لبھاندا، ستی نیڑے نہیں آندا

(बिहाग, बँधा तिताला)

एक अंधेरी रात, सखि, दूजे आवत लाज
पीतम सूं अब मेरो हो कैसे मिलना आज?

(بہاگ ، بدھا تتالا)

ایک اندھیری رات ، سکھی ، دوجے آوت لاج
پیتم سوں اب میرو ہو، کیسے ملنا آج ؟

(धानी, बँधा तिताला)

क्यों हम को बहकावत बाल? लाल की माल तो तेरे गरे है
पहले बात बना के अपनी, लिया, अब काहे को मोरे पाछे परे है?

(دھانی ، بدھا تتالا)

کیوں ہم کو بہکاوت بال ؟ لال کی مال تو تیرے گرے ھے
پہلے بات بنا کے اپنی ، لیا ، اب کاھے کو مورے پاچھے پرے ھے ؟

(होकरा, बँधा तिताला)

सुन री माई, हों तो एक न देखा जगत मे ऐसो कोऊ सुखिया
जो देखा मैं सो अपनी गरज का, और ही और है वह इश्क़ में दुखिया

(هوکرا ، بدھا تتالا)

سن ری مائی ، ھوں تو ایک نہ دیکھا جگت میں ایسو کواو سکھیا
جو دیکھا میں سو اپنی غرض کا ، اور ھی اور ھے وہ عشق میں دکھیا

(मोर मलार, बँधा तिताला)

पीर पिया की, ए सखी, चैन नहीं तन देत
पावस रुत क्यों कर कटे, मोर सोर जी लेत ?

(مور ملار، بندھا تتالا)

پیر پیا کی، اے سکھی، چین نہیں تن دیت
پاوس رت کیوں کر کٹے، مور سور جی لیت؟

(मोर मलार, बँधा तिताला)

बूँदन बरसन मेह की, भावत नाहीं जीव
सावन लगे सुहावनो, जो घर आवें पीव

(مور ملار، بندھا تتالا)

بوندن برست میہہ کی، بھاوت ناہیں جیو
ساون لگے سہاونو، جو گھر آویں پیو

(मोर मलार, बँधा तिताला)

बदरा बदरा आवत, सखी, आज बदरवा रङ्ग
बिन पीतम के जीयः को कहीं न पात उमङ्ग

(مور ملار، بندھا تتالا)

بدل بدل آوت، سکھی، آج بدرو رنگ
بن پیتم کے جیئہ کو کہیں نہ پاوت امنگ

(सोर मलार, चौताला)

छाय रही चहुँ ओर घटा, और देखो, सखी, क्या भूम हरी है
मो को बता तू, मेरी हितू, पिया आवन की, कह, कौन घरी है ?
पीर तिया पल चैन न दे अब, आंसुनि की अब लागी झरी है
को तरसे हु बूंदन को, इन नैनन में घनघोर परी है

(سور ملار ، چوتالا)

چھاے رہی چہوں اور گھٹا ، اور دیکھو ، سکھی ، کیا بھوم ہری ہے
مو کو بتا تو ، میری ہتو ، پیا آون کی ، کہہ ، کون گھری ہے ؟
پیر تیا پل چین نہ دے اب ، آنسن کی اب لاگی جھری ہے
کو ترسے ہو بوندن کو ، ان نینن میں گھنگھور پری ہے

(सोर मलार, इकताला)

लरजत है मेरो जिया, चमक न तेरी भाय
चमकन बस कर, दामनी, जब लौं पी घर आय

(سور ملار ، یک تالا)

لرجت ہے میرو جیا ، چمک نہ تیری بھاے
چمکن بس کر ، دامنی ، جب لوں پی گھر آے

(सोर मलार, बँधा तिताला)

लाल बिना मेरो सबै गयो जिया को चैन जैसो बरसे मेह, सखि, तैसे बरसे नैन

(سور ملار ، بندھا تتالا)

لال بنا میرو سبے گیو جیا کو چین جیسو برسے میہہ ، سکھی ، تیسے برسے نین

(गौंड, बँधा तिताला)

झूलत पी के सङ्ग री, कीने लाल सिङ्गार
रिमझिम बरसे मेघला, सियरी बहे बयार

(گونڈ ، بندھا تالا)

جھولت پی کے سنگ ری ، کینے لال سنگار
رمجھم برسے میگھلا ، سیری بہے بیار

(गौंड, बँधा तिताला)

चमक डरावे बीजुरी, कौन गहे अब बाँह?
ए बदरा गरजे, सखी, बरजे कोउ नाँह

(گونڈ ، بندھا تالا)

چمک ڈراوے بیجری ، کون گہے اب بانہہ ؟
اے بدرا گرجے ، سکھی ، برجے کوؤ نانہہ

(गौंड, बँधा तिताला)

लाल भये जब तें, सखी, नैनन सेती ओट
सावन की या बूँद सों लगे जिया पर चोट

(گونڈ ، بندھا تالا)

لال بھیے جب سے ، سکھی ، نینن سیتی اوٹ
ساون کی یا بوند سوں لگے جیا پر چوٹ

(परज, बँधा तिताला)

मेरी सखि, अब मान ले, उठा जिया से काम
पिया बिना काहे करे समझ चातुरी बाम ?

(پرج ، بندھا تالا)

میری سکھِ ، اب مان لے ، اٹھا جیا سے کام
پیا بنا کاھے کرے سمجھ چاتری بام ؟

(गौंड, इकताला)

चैन गयो सब जीयः तें, पीतम जब तें ओट
सखी, पड़ी तन बूंद जो, लगी जिया में चोट

(گونڈ ، یک تالا)

چین گیو سب جیہ تیں ، پیتم جب تیں اوٹ
سکھی ، پڑی تن بوند جو ، لگی جیا میں چوٹ

(गौंड, तिताला)

कहा कहूँ तो से, सखी, तड़फूं आठों जाम
ज्यों ज्यों चमके दामनी, त्यों त्यों झलके काम

(گونڈ ، تتالا)

کہا کہوں تو سے ، سکھی ، تڑپھوں آٹھوں جام
جیوں جیوں چمکے دامنی ، تیوں تیوں جھلکے کام

(गौंड बँधा तिताला)

गरज सुनें घनघोर की चैन गयो मन मांह
दमक दमक डर जात है दामन घन ही मांह

(گونڈ، بندھا تتالا)

گرج سنے گھنگھور کی چین گیو من مانہہ
دمک دمک ڈر جات ہے دامن گھن ہی مانہہ

(गौंड, इकताला)

मोह अकेली जान, सखि, घेर लेत घनघोर
चैन गयो सब रैन कूं, तड़फत हो गई भोर

(گونڈ، اکتالا)

موہ اکیلی جان، سکھی، گھیر لیت گھنگھور
چین گیو سب رین کوں، تڑپت ہو گئی بھور

(गौंड, बँधा तिताला)

सुकच सुकच मन मों रहूँ, नैंना नीर भराय
पी बिन देखूं जब घटा, घटा घटा मन जाय

(گونڈ، بندھا تتالا)

سکچ سکچ من موں رہوں، نیناں نیر بھرائے
پی بن دیکھوں جب گھٹا، گھٹا گھٹا من جائے

(गौंड, बँधा तिताला)

सूनो मन्दिर पी बिना, बौलत हैं बन मोर
चमकत है अत दामनी, करें बादरा शोर

(گونڈ، بندھا تتالا)

سونو مندر پی بنا ، بولت ھیں بن مور
چمکت ھے اتی دامنی ، کریں بادرا شور

(गौंड, बँधा तिताला)

गरज गरज आये घुमर भरे बादरा नीर
बरसत मेरे नैनन को, कह बंधावें धीर

(گونڈ ، بندھا تتالا)

گرج گرج آئے گھمر بھرے بادرا نیر
برست میرے نینن کو کہہ بندھاویں دھیر

(गौंड, बँधा तिताला)

चहूँ ओर कारी घटा घिर आई बिन पी
चमकत है लख दामनी, तड़फत है सख ती

(گونڈ ، بندھا تتالا)

چہوں اُور کاری گھٹا گھر آئی بن پی
چمکت ھے لکھ دامنی ، تڑپھت ھے سکھ تی

(गौंड, बँधा तिताला)

पी कू देखूं आंख भर, भावे सब ही बहार
सियरी बाव बहे, सखी, छुन पड़े निहार

(گونڈ، بندھا تتالا)

پی کوں دیکھوں آنکھ بھر، بھاوے سب ہی بہار
سیری باو بہے، سکھی، چھن پڑے بہار

(गौंड, बँधा तिताला)

पी बिन मो को ए सखी, भावत नाहिं बहार
बरसत मोरा ध्यान जो नैनन पड़े बयार

(گونڈ، بندھا تالا)

پی بن مو کو، اے سکھی، بھاوت نہیں بہار
برست مورا گیان، جو نینن پڑت بہار

(गौंड, बँधा तिताला)

चमक दामनी देख के पियरो जोबन रङ्ग
रहियें ऐसे सखी मैं दिन मिल पी के सङ्ग

(گونڈ، بندھا تالا)

چمک دامنی دیکھ کے پیرو جوبن رنگ
رہیے ایسے سکھی، من مل مل پی کے سنگ

(गौंड, चलता तिताला)

मेरी सुध नहीं लेत हैं, नैंनन बरसे मेह
छुप छुप रुक रुक के, सखी, चले पिया के गेह

(گونڈ ، چلتا تتالا)

میری نہیں سدھ لیت ھیں ، نینن برسے میہہ
چھپ چھپ ، رك رك کے ، سکھی ، چلے نیا کے گیہہ

(गौंड, चलता तिताला)

भूम हरी सब देख के, मोर करे है शोर
चहूं ओर घर घर घटा घूम रही घनघोर

(گونڈ ، چلتا تتالا)

بھوم ھری سب دیکھہ کے ، مور کرے ھیں شور
چہوں اور گھر گھر گھٹا گھوم رھی گھنگھور

(गौंड, बँधा तिताला)

बरखा कहा डराय है, भयो बादरा नेह
नैंनन भर ते, ए सखी, लाजियावत है मेह

(گونڈ ، بدھا تتالا)

برکھا کہا ڈرائے ھے ، بھیو بادرا نیہہ
نینن جھر تیں ، اے سکھی ، لجیاوت ھے میہہ

(گوند ، چوتالا)

سن لیجے میرے من کی ، مسائی ، جائے سمجھاؤ ایسے شبھ لنگروا کو
اتے آتے دن برمائے رہے ہیں کون تپائے ؟ کیا بھول گیو ڈر وا کو!
ہم سوں اود بدی ، اجہوں نہ آئے ، بس رہے جب کون لنگروا کو!
چپلا چمک ڈراون لاگی ، یہ دکھ سہیو نہ جائے ترست دیکھ بدروا کو

(गौंड, आड़ा चौताला)

आज क्या नीको बरसत है मेहरवा, माई, पिया देखन को जिया तरसे !
मों को तो तन बिसार दिई, अब न तन सुध, न जानूं कौन लिया के डर मे ?

(گوند ، آڑا چوتالا)

آج کیا نیکو برست ہے میہروا ، مسائی ، پیا دیکھن کو جیا ترسے!
موکوں تو اُن بسار دئی ، اب نہ ایت سدھ ، نہ جانوں ، کون لیا کے ڈر سے!

(गौंड, चलता तिताला)

कोयल, मोर पपीहा की बोलों लगी उदास
नैनन की बिन लाल के, बरखा रहे छिमास

(گوند ، چلتا تتالا)

کویل ، مور ، پپیہا کی بولن لاگی اداس
نین کی ، بن لال کے ، برکھا رہے چھماس

(गौंड, चौताला)

ए री माई, रिम झिम क्या नीकी बरसत हैं आज बूंदरियां
पिया बिन मोहि कछु न सुहावे, नैनन सूं लागीं बरखा की झरियां

(گونڈ ، چوتالا)

اے ری مائی ، رِم جھم کیا نیکی برست ہیں آج بوندریاں
پیا بن موہ کچھو نہ سہاوے ، نینن سوں لاگیں برکھا کی جھریاں

(गौंड बँधा तिताला)

सुनि तू, प्यारी मेरी, आज देखी सावन की घटा में अजब सुन्दर नारी
अतहीं छबीली रूप की चमक, चमके जैसे बादर में बिजुरी, तैसी किनारी सारी

(گونڈ ، بندھا تتالا)

سن تو ، پیاری میری ، آج دیکھی ساون کی گھٹا میں عجب سندر ناری
اتہیں چھبیلی روپ کی چمک ، چمکے جیسے بادر میں بجری ، ایسی کناری ساری

(गौंड, चौताला)

सुनि लीजे मेरे मन की, माई, जाय समुझावो अपने ढीठ लगरवा को
इते उते दिन बिरमाय रहे हैं कौन तिया के ? क्या भूल गयो डर वा को ?
हम सूं अवद बदी, अजहूँ न आये, बस रहे जा कौन नगरवा को ?
चपला चमक डरावन लागी, यह दुख सह्यो न जाय तरसत देख बदरवा को

(गौंड, बँधा तिताला)

पिया के मिलन की याहू रुत आई, माई
दादर मोर पपीहा बोले, कोयल कूक मचाई

(گونڈ ، بندھا تالا)

پیا کے ملن کی یاہو رت آئی ، مائی
دادر مور پپیہا بولے ، کویل کوک مچائی

(गौंड, बँधा तिताला)

ए री सखी, बरखा रुत की बहार सब आये मोहि, जब आन मिले पिया मोरा
नित ही नीकी बूँदन बरसन आई, जो पीतम को आन मिलावे, गुन मानूँ तोरा

(گونڈ ، بندھا تالا)

اے ری سکھی ، برکھا رت کی بہار سب آوے موہے ، جب آن ملے پیا مورا
نت ہی نیکی بوندن برست ، مائی ، جو پیتم کو آن ملاوے ، گن مانوں تورا

(गौंड चलता तिताला)

ए री माई, आज के दिन के मौसम में पिया कहाँ बिरमाये ?
कारे घोर बादरा उमंड आये, बिजुरी चमकत आन डर पाये !

(گونڈ ، چلتا تالا)

اے ری مائی ، آج کے دن کے موسم میں ، پیا کہاں برمائے !
کارے گھورے بادرا امنڈ آئے ، بجری چمکت آن ڈر پائے !

(गौंड बँधा तिताला)

आज की बहार में, पिया, कैसे वा को छाड के तुम आये हो मेरे धाम ?
सब गुण पूरे, पीर न पूछत, यहा बुरे तिहारे काम

(گونڈ ، بندھا تتالا)

آج کی بہار میں ، پیا ، کیسے وا کو چھاڈ کے تم آئے ہو میرے دھام ؟
سب گن پورے ، پیر نہ پوچھت ، یہی برے تہارے کام

(गौंड, बँधा तिताला)

पिया, ऐसी बहार में तुम आवो मोरे, बूँदें पड़त थोरी थोरी
रैन दिना मोहि कल न पड़त है, घड़ी घड़ी मन मों याद तोरी

(گونڈ ، بندھا تتالا)

پیا ، ایسی بہار میں تم آوو مورے ، بوندیں پڑت تھوری تھوری
رین دناں موہ کل نہ پڑت ہے ، گھڑی گھڑی من موں یاد توری

(गौंड, बँधा तिताला)

बलमा, या समें यौं जी चाहत, सुनिये मिल गौंड की आहङ्ग
दिल अपने की कूक सुना, कीजिये रस बतियां पिया सङ्ग

(گونڈ ، بندھا تتالا)

بلماں ، یا سمیں یوں جی چاہت ، سنیے مل گونڈ کی آہنگ
دل اپنے کی کوک سنا ، کیجیے رس بتیاں پیا سنگ

(गौंड, अड़ा चौताला)

आवन पीतम के सुनि गेह में, भूषन अङ्ग लिया सिङ्गारें
पावस की रुत आई, सखी, चहूँ ओर ही तें मोर झिङ्गारें

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

آون پیتم کے سُن گیہہ میں ، بھوکھن انگ بیاں سنگاریں
پاوس کی رت آئی ، سکھی ، چہوں اور ہی تیں مور جھنکاریں

(गौंड, चलता तिताला)

बोलन लागे मोर, सखी, चहूँ ओर घटा अब छाय रही है
सावन बूंद लगीं अब नीकी, पिया मिलने की बहार भई है

(گونڈ ، چلتا تتالا)

بولت دادر مور ، سکھی ، چہوں اور گھٹا اب چھائے رہی ہے
ساون بوند لگیں ات نیکی ، پیہ ملنے کی بہار بھئی ہے

(गौंड, अड़ा चौताला)

चहूँ ओर ते आई उमंड कारी घटा, और भूमि भई हरी
पिया बिना कछु भावे नाहीं, सखि देखन की नैना लागी झरी

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

چہوں اور تیں آئی امنڈ کاری گھٹا ، اور بھوم بھئی ہری
پیا بنا کچھو بھاوے ناہیں ، سکھی ، دیکھن کی نینن لاگی جھری

(गौंड, बँधा तिताला)

जाओ, सखी, तुम कैसी हितू हो, जो आवत पी के देखत हँसो !
करमों लिखी मेटत नाहीं, तुम अपने जी को काहे मूँसो

(گونڈ ، بندھا تتالا)

جاؤ ، سکھی ، تم کیسی ہتو ہو ، جو آوت پی کے دیکھت ھونسو !
کرموں لکھی میٹت ناہیں ، تم اپنے جی کو کاھے مونسو ؟

(गौंड, बँधा तिताला)

काहे को ऐसी बात करे री, जा के देखत पिया रूसे ?
जाओ, सखी, तुम जानत नाहीं, वा ठग तो मेरा जीयः मूसे

(گونڈ ، بندھا تتالا)

کاھے کو ایسی بات کرے ری ، جا کے دیکھت پیا روسے ؟
جاؤ ، سکھی ، تم جانت ناہیں ، وا ٹھگ تو میرا جیہ موسے

(गौंड, अड़ा चौताला)

मोरी सुध बिसार दिई, सखी जानत है कौन उन के जी को भाई ?
जब आवन हो पी को, माई, तब तब यह अब्र बहार नीकी लागे छाई

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

موری سدھ بسار دئی ، سکھی جانت ھے کون اُن کے جی کو بھائی ؟
جب آون ھو پی کو ، مائی ، تب تب یہ ابر بہار نیکی لاگے چھائی

(गौड़, बँधा तिताला)

बरसें बरसें घनघोर घटा, तरसें पी देखन को अब नैन हमारे
चपला चमकें, जीयरा लरजे, सखी, कैसे पड़े सुख चैन तुम्हारे ?

(گوڑ ، بندھا تالا)

برسیں برسیں گھنگھور گھٹا ، ترسیں پی دیکھن کو اب نین ہمارے
چپلا چمکے، جیرا لرجے، سکھی، کیسے پڑے سکھ چین تمھارے ؟

(गौड़, चलता तिताला)

या बदरी की बहार में, री सखी, पिया मिलन कूं जी तरसे
नेह हिये बरसे बिन देखे पी को नैना बूंदन बरसे झर से

(گوڑ ، چلتا تالا)

یا بدری کی بہار میں ، ری سکھی ، پیا ملن کو جی ترسے
نیہ ہیے برسے بن دیکھے پی کو ، نیناں بوندن برسے جھر سے

(गौड़, बँधा तिताला)

सावन की सबजी की बहार में परदेस की बात न कीजे
गरजत है घनघोर घटा, और बूंदन तें सब अंबर भीजे

(گوڑ ، بندھا تالا)

ساون کی سبجی کی بہار میں پردیس کی بات نہ کیجے
گرجت ہے گھنگھور گھٹا ، اور بوندن سے سب امبر بھیجے

(गौंड, बँधा तिताला)

पिया बिन जो बीते मो पर, मेरी माई, कहा कहूं मैं जी अपने की तो कूं
ए री अली, पिया आज न आये, अन आवन परेखा मो कू

(گونڈ ، بندھا تتالا)

پیا بن جو بیتے مو پر ، میری مائی ، کہا کہوں میں جی اپنے کی تو کوں
اے ری الی ، پیا آج نہ آئے ، ان آوت پریکھا مو کوں

(गौंड, अड़ा चौताला)

दिन दिन दूबरी काहे होत है, प्यारी ? सांची बता जी की मो को
उन की बतियां कही न जात हैं, सखी, कहा कहूँ मैं पी की तो को

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

دن دن دُوبری کاھے ھوت ھے ، پیاری ؟ سانچی بتا جی کی مو کو
اُن کی بتیاں کہی نہ جات ھیں ، سکھی ، کہا کہوں میں پی کی تو کو

(गौंड, चलता तिताला)

या बदरी की बहार, सखी, कह पिया बिना अब कैसे कटे गी ?
क्यों बहकावत मो कूं, अली री, लागी प्रीत अब नांह छूटे गी

(گونڈ ، چلتا تتالا)

یا بدری کی بہار ، سکھی ، کہہ پیا بنا اب کیسے کٹے گی ؟
کیوں بہکاوت موکوں ، الی ری ، لاگی پیت اب نانہہ چھٹے گی

(गौंड, इकताला)

मोहि बताओ, ए सखी, पी आवन को जाप
सोचत हूँ मन आपने, क्यूँ कर होवे मिलाप ?

(گونڈ، یک تالا)

موہ بتاؤ، اے سکھی، پی آون کو جاپ
سوچت ہوں من آپنے، کیوں کر ہووے ملاپ ؟

(गौंड, बँधा तिताला)

बाद चली पुरवाई, सखी री, उमड घुमड के बादर गरजे
पीय बिना कछु जीय न परजे, चपला चमकत देखत लरजे !

(گونڈ، بندھا تتالا)

باد چلی پروائی، سکھی ری، امنڈ گھمنڈ کے بادر گرجے
پیہ بنا کچھو جیہ نا پرجے، چپلا چمکت دیکھت لرجے !

(गौंड, तिताला)

ए री आली पिया आप न आये, अब नोह लिखो कुछ पाती
न जानूँ कौन लियो बिरमाय के, बाला धरकत है मोरी छाती

(گونڈ، تتالا)

اے ری الی، پیہ آپ نہ آئے، اب نہہ لکھی کچھو پاتی
نجانوں، کون لیو برمائے کے، بالا دھرکت ہے موری چھاتی

(, होरी)

पीक लीक अधरान्न पे. सोहत अञ्जन नैन
रूप लखे ऐसो. सखी, जात जिया को चैन

(ہوری ،)

پیک کی لیک ادھرانت پے ، سوھت انجن نین
روپ لکھے ایسو ، سکھی ، جات جیا کو چین

(गौंड मलार, चौताला)

कामन की दुत देत, सखी, तन का मन की उपजे अकुलाई
बाण सी बूंद लगें सगरी. और चातक की धुनि नाहि सुहाई
दादर मोर को सोर नहीं अब, मानो फिरे यह काग दुहाई
पी बिरमाय कहां बरखा रुत. कारी घटा घनघोर की छाई

(گونڈ ملار ، چوتالا)

دامن کی دُت دیت ، سکھی ، تن کا من کی اُپجے اَکُلائی
بان سی بوند لگیں سگری ، اور چاتك کی دُھن ناہہ سہائی
دادر مور کو سور نہیں ، اب مانو پھرے یہ کام دھائی
پی برمائے کہاں برکھا رت ، کاری گھٹا گھنگھور کی چھائی

(मांग्ठ, बँधा तिताला)

भई सोच में बावरी, बसें पिया किस ओर
दहनी ओर पपीहरा, बाईं बोलत मोर

(سورٹھ، بندھا تتالا)

بھئی سوچ میں باوری، بسیں پیا کت اور
دھنی اور پپیہرا، بائیں بولت مور

(मांग्ठ, बँधा तिताला)

पीऊं हमरे क्या पड़े, क्या हम तुमरो लेन ?
मारी तुम्हरे प्रीत की भरी पड़ी हूं खेत

(سورٹھ، بندھا تتالا)

پیچھے ہمرے کیا پڑے، کیا ہم تمھرو لیت
ماری تمھرے پیت کی بھری پڑی ہوں کھیت

(जैजैवन्ती, चलता तिताला)

पीतम के बिन ऐसा कोई नाहीं, लावे निकाल
मेरी सखि अब नेह की लगी कलेजे भाल

(جیجیونتی، چلتا تتالا)

پیتم کے بن ایسو کوئی نہیں، لاوے نکال
میری سکھیو، اب نیہ کی لگی کلیجے بھال

(सोरठ, चलता तिताला)

उन की सारी चूनरी लाल रङ्गाइ रङ्ग
बिन लालन लाली कहा? लाली लालन सङ्ग

(سورٹھ ، چلتا تتالا)

اُن کی ساری چونری لال رنگائی رنگ
بن لالن لالی کہاں ؟ لالی لالن سنگ

(सोरठ बँधा तिताला)

दूत लगाय सूं मो सूं पिया अब ऐसी करी, नहीं काऊ करे
अब मेरी ओर तें कौन, सखी, जा पीतम के जियः नेह भरे?
एक तो सौत न पीयः लियो, और दूजे है आय के मो सूं लरे
कैसे, अली, बातन सूं, कहो, मेरो हिया नित नांह जरे?

(سورٹھ ، بندھا تتالا)

دوت لگائے سوں موسوں پیا اب ایسی کری ، نہیں کواُو کرے
اب میری اور تیں کون ، سکھی ، جا پیتم کے جیہ نیہہ بھرے ؟
ایک تو سوت نے پیہ لیو ، اور دوجے ہے آئے کے موسوں لرے
کیسے ، الی ، باتن سوں ، کہو ، میرو ہیا نت ناںہہ جرے ؟

(सोहनी, बँधा तिताला)

मेरी बिसरी बीत सब, भूले न इधर आय
बे बस भई अब, ए सखी, पड़ी और बस जाय

(سوھنی، بندھا تالا)

میری بسری بیت سب، بھولے نہ ایدھر آئے
بے بس بھئی اب، اے سکھی، پڑی اور بس جائے

(सोरठ मारवाड़ी, होरी)

क्यों बहकाये ने आज लिया, तुम फँस रही हो लला में
जो अपनो भलो चाहत हो, पल बात करो, नहीं पी की बला में

(سورٹھ مارواڑی، ھوری)

کیوں بہکائے نیں آج لیا، تم پھنس رہی ہو للا سے
جو اپنو بھلو چاہت ہو، پل بات کرو، نہیں پی کی بلا سے

(सोरठ, चलता तिताला)

मन की कहूँ जब तो सूँ, सखी, धीर बताओ जानो नहीं जी की पीर
देखत नैन पीतम के छूट तन को लागे पलकन के तीर

(سورٹھ، چلتا تالا)

من کی کہوں جب تو سوں، سکھی، دھیر بتاؤ جانو نہیں جی کی پیر
دیکھت نین پیتم کے چھوٹ تن کو لاگے پلکن کے تیر

(सोहनी, चलता तिताला)

रजनी कठिन लागे, अब तुम जागिये मोरे मतवा
इतनी रैन मांहि जागत बीती, उठो क्यों न मोरे नाहा

(سوہنی ، چلتا تتالا)

رجنی کٹھن لاگے ، اب تم جاگیو مورے متوا
اتنی رین موہ جاگت بیتی ، اٹھو کیوں نہ مورے ناھا

(सोहनी, चलता तिताला)

ऐ री सखी, जो पिया को ला मिलावे, तो तेरो गुण बहुत गानूंगी
जब वह सूरत दीठ पड़ी, तब नयो जनम फिर जानूंगी

(سوہنی ، چلتا تتالا)

اے ری سکھی ، جو پیا کو لا ملاوے ، تو تیرو گن بہت مانوں گی
جب وہ مورت دیٹھہ پڑی ، تب نیو جنم پھر جانوں گی

(सोहनी, बँधा तिताला)

समुझे ना समुझाय, सखि, किया करो तुम छन्द
मेरे मन बस ना रहा, पड़ो पेम के फन्द

(سوہنی ، بندھا تتالا)

سمجھے نا سمجھائے ، سکھی ، کیا کرو تم چھند
میرے من بس نا رہو ، پڑو پیم کے پھند

(परज, बँधा तिताला)

मूरख हूँ जो अब कहूँ अपने मन की बात
क्यों पूछत है तू, सखी ? तू तो मिली पिय साथ

(پرج ، بندھا تالا)

مورکھ ہوں جو اب کہوں اپنے من کی بات
کیوں پوچھت ہے تو ، سکھی ؟ تو تو ملی پیہ سات

(परज, बँधा तिताला)

न जानूँ, सखी कौन तिया ने लालन को बहकाय दियो है
मो सूँ बहकाय के लालन को मन अपने हाथ लियो है

(پرج ، بندھا تالا)

نہ جانوں ، سکھی ، کون تیا نے لالن کو بہکائے دیو ہے
مو سوں بہکائے کے لالن کو من اپنے ہاتھ لیو ہے

(सोहनी, बँधा तिताला)

बैर भई यह सौत मेरी, सखी, आन न देत है पी को घरो
आगे तेरे कछू बात नहीं, पिया मागत हूँ मैं तो सूँ हरो

(سوھنی ، بندھا تالا)

بیر بھئی یہ سوت میری ، سکھی ، آنے نہ دیت ہے پی کو گھرو
آگے بیرے کچھو بات نہیں ، پیا ، مانگت ہوں میں تو سوں ہرو

(खमाच, जलद तिताला)

मों सूं कहिये आज क्या आये जी में ठान ?
कौन मिली, कहा क्या हुआ, जा पर इतनो मान ?

(کھماچ ، جلد تالا)

موسوں کہیے ، آج کیا آئے جی میں ٹھان ؟
کون ملی ، کہو کیا ہوا ، جا پر اتنو مان ؟

(खमाच, इकताला)

चातुर हो तुम तो बड़े, क्यों नहीं लो पहचान
प्रीतम, आज भली करी, मेरी लीनी मान !

(کھماچ ، یک تالا)

چاتر ہو تم تو بڑے ، کیوں نہیں لو پہچان
پیتم ، آج بھلی کری ، میری لینی مان !

(परज, बँधा तिताला)

दिनकर ससि को है कहा ऐसो जस जो लेत ?
साईं की है जोत सब, जग उजियारो देत

(پرج ، بندھا تالا)

دنکر سسی کو ہے کہاں ایسو جس جو لیت ؟
سائیں کی ہے جوت سب ، جگ اجیارو دیت

(اڑانا ، چوتالا)

گات سبے السات جھنبھات اب پین سبے اترات سُہانے
رین جگے، رس ریت پگے، چھتیاں سوں لگے، یہہ دن لو بھانے
پیچ کھلے ٹھہرات نہیں، پگ گھومت سیس سے بھور ھیں آنے
آئے کہاں تم آج ہو، لالن؟ دیت لہیں سب دیکھ بجانے

(अड़ाना,)

जोरी तुम सूं एक पी, सगरे जग सूं तोर
रैन मना सगरी कहीं, आये मेरे भोर

(اڑانا ،)

جوری تم سوں ایک، پی، سگرے جگ سوں تور
رین منا سگری کہوں، آئے میرے بھور

(अड़ाना, बँधा तिताला)

जो देखे, सखि, रूप को जिया वहीं बस होत
सूरज सूं जब मैं मिली, बाढ़ी दूनी जोत

(اڑانا ، تیتالا)

جو دیکھے، سکھی، روپ کو جیو وهیں بس هوت
سورج سوں جب میں ملی، باڑھی دونی جوت

(अड़ाना, चौताला)

कैसे कहूँ तो सूं, माई, अपने जी की ? पिया बिन अत हीं बेकल भई
मो कूं तो उन बिन चैन न आवे, औरन सूं नेह कर मोहि बिसार दिई
उन की ढिठाई मो सूं कही न जाय, तन मन सब छीन लई
अब कछु कहे बन आवे नहीं, बिन देखत नैनन सूं नींद गई

(اڑانا ، چوتالا)

کیسے کہوں تو سوں ، مائی ، اپنے جی کی ؟ پیا بن ات ہیں بیکل بھئی
مو کوں تو اُن بن چین نہ آوے ، اورن سوں نیہہ کر موہ بسار دئی
اُن کی ڈھٹائی مو سوں کہی نہ جائے ، تن من سب چھین لئی
اب کچھ کہے بن آوے نہیں ، بن دیکھن نین سوں نیند گئی

(अड़ाना, चौताला)

गात सबै अलसात संभात अब बैन सबै तुतरात सुहाये
रैन जगे, रस रीत पगे, छतियां सूं लगे, पिय: कौन को भाये ?
पेच खुले ठहरात नहीं, पग घूमत सीस पे भोर ही आये
आये कहां तुम आज हो, लालन, देत कहें सब दीठ लजाये

(अड़ाना,)

ए री, आज कौन तिया के बिरमे रहे हैं मेरे लालन?
कहा कहूं, कुछ बन नहीं आवे, न जानूं, ऐसी कौन है घर घालन?

(اڑانا،)

اے ری، آج کون تیا کے برمے رہے ہیں میرے لالن؟
کہا کہوں، کچھ بن نہیں آوے، نہ جانوں، ایسی کون ہے گھر گھالن؟

(अड़ाना, चौताला)

भोर तें सांझ लों, सांझ तें भोर लों, मैं नित ही नित राह निहारो
आयो नहीं अब लों परदेस तें, काहू पे रीझ रह्यो रिझवारो!
काम सतावत आठों जाम मन को जो है प्राणन को रखवारो
हों निकसी पिय: दरसन को, अब देख परो नहीं प्राण प्यारो

(اڑانا، چوتالا)

بھور تیں سانجھ لو، سانجھ تیں بھور لو، میں نت ہی نت راہ نہارو
آیو نہیں اب لو پردیس تیں، کاہو پے ریجھ رہیو ریجھوارو
کام ستاوت آٹھوں جام من کو، جو ہے پرانن کو رکھوارو
ہوں نکسی پیہ دیکھن کو، اب نہ دیکھ پرو ہی پران پیارو

(अड़ाना, इकताला)

मन चाहत है जा को, ओ ही बसत है जाय:, तो ही काहि पड़ी ?
लाड लड़ाओ, अङ्ग लगाओ, चाहत हैं देख खड़ी

(اڑانا ، ایک تالا)

من چاهت هے جا کو او هی بست هے جیه ، تو هی کاه پڑی؟
لاڈ لڑاؤ ، انگ لگاؤ ، چاهت هے دیکهه کهڑی

(अड़ाना, चौताला)

काहे पड़ी उन के मन की, तिया, पूछत है तू कौन लिये ?
अपनी बिथा कूं खोल कहो, तुम काहे धरी है अपने हिये ?
जो कुछ करे, तू आप करे, पचतात कहा हो अपने किये ?
नैनों, बुलावन आवें नहीं, अब हीं जिया हात दिये

(اڑانا ، چوتالا)

کاهے پڑی ، اُن کے من کی ، تیا ، پوچهت هے تو کون لیے ؟
اپنی بتها کون کهول کهو ، تم کاه دهری هے اپنے هیے ؟
جو کچهه کرے ، تو آپ کرے ، پچتات کہا هو اپنے کیے ؟
نینوں بلاوت آویں نہیں ، اب هیں جیا هات دیے

(संगरा, बँधा तिताला)

आई हैं कितनी निहारा किये, अब कीजिये वा सूं सुलूक की बातें
अगली कछु मन लाइये नाहीं, प्यारे, अब कीजिये मनाइये ऐशा की रातें

(سنگرا، بندھا تتالا)

آئی ہے کتنو نہارو لیے ، اب کیجیے وا سوں سلوک کی باتیں
اگلی کچھو من لائیے ناہیں ، پیارے ، اب کیجیے [illegible] نیے عشق کی راتیں

(अड़ाना, बँधा तिताला)

कौन बसे [illegible] .. जहाँ बिन [illegible] सुने ही कलंक लगे हैं
मो कूं बात [illegible] कलंक लगे, पिया [illegible] और पिया सूं नेह पगे हैं

(اڑانا، بندھا تتالا)

کون بسے یہ .. [illegible] کلنک لگے ہیں
موکوں بات [illegible] کلنک لگے ، پیا [illegible] اور [illegible] نیہ پگے ہیں

(अड़ाना, बँधा तिताला)

बिसर गईं हमार नेह [illegible] बतियाँ [illegible] प्यारी पिया सकल मो तू
तेरो [illegible] कह [illegible] बनाई हमारे [illegible] को .. उन सों तू

([illegible])

[illegible]
[illegible]

(बिहाग, अड़ा चौताला)

कोऊ चवाव करो कितनो, यह नेह लगे पर नेक न छूटे
दिन दिन काम बढ़ावे और पीर पिया की तन मन लूटे

(بہاگ ، اڑا چوتالا)

کوأو چواو کرو کتنو ، یہ نیہہ لگے پر نیک نہ چھوٹے
دن دن کام بڑھاوے ، اور پیر پیا کی تن من لوٹے

(बिहाग, बँधा तिताला)

कहा समुझावत मो को, सखी तू, जी की खबर है किस को?
इस बिरह की ज्वाला की, ऐ री अली, वा ही जाने तन लागे जिस को

(بہاگ ، بندھا تتالا)

کہا سمجھاوت مو کو ، سکھی تو ، جی کی خبر ھے کس کو؟
اس برہ کی جوالا کی ، اے ری الی ، وا ھی جانے تن لاگے جس کو

(बिहाग, बँधा तिताला)

सखी, पड़े ना चैन, अब काहि करूं मैं, हाय!
लगत अगन यह ना बुझे, और अगन बुझ जाय

(بہاگ ، بندھا تتالا)

سکھی ، پڑے نا چین ، اب کاہ کروں میں ، ھائے !
لگت اگن یہ نا بجھے ، اور اگن بجھ جائے

(किदारा, बँधा तिताला)

पीरो तेरो रूप, री. नैन उनींदे रात
पी को अति प्यारो लगे तेरी नकरी बात

(کدارا، بندھا تالا)

پیرو تیرو روپ ری، نین انیندے رات
پی کو ات پیاری لگے تیری نکری بات

(किदारा, चौताला)

वा दिन तें सुध नाहि रही, जब प्रेम भरे [illegible] तें लखिया हैं
दूजो सूझे नहीं कैसो कहा, अब देख झुकी [illegible] सखिया हैं
चंद से आनन पै कर आवतें, मानो विधाता ने ला रखिया हैं
देखत ही [illegible] करिये [illegible] जोकी मसी बदरी अँखिया हैं

(کدارا، چوتالا)

وا دن [illegible] ہی ہو رہی [illegible] جب [illegible] آنکھوں میں
دوجی سوجھی نہیں دیکھی کہاں [illegible] دیکھ جھکی [illegible] میں
چند سے آنن پے [illegible] ہاتھوں میں
دیکھت ہی [illegible] آنکھوں میں

(کدارا ، چوتالا)

سکھی روپ دکھا ، من پی کو لبھا ، اب میرے تئیں پھسلاون آئی
توہ جان لیو ، پہچان لیو ، اب تیری سلون نہیں رام دھائی
جیسی چال کری تم پیتم سے ، سو ساری بیان میں سب لکھہ پائی
دوہ آوت ہے اب یا ھی پریکھا ، تیرے کہے کیوں جنم گنوائی !

(किदारा, बँधा तिताला)

बैरन निकमी चाँदनी, रही अंधेरी आस
निस में निकसा थी, सखी जाऊं पी के पास

(کدارا ، بندھا تتالا)

بیرن نکسی چاندنی ، رهی اندھیری آس
نس میں نکسی تھی ، سکھی ، جاوں پی کے پاس

(किदारा बँधा तिताला)

तन मन सेती अब सबे उठी जात है लाज
मेरी सुध तो लीजिये, प्यारे, सुन कर आज

(کدارا ، بندھا تتالا)

تن من سیتی اب سبے اٹھی جات ھے لاج
میری سدھ تو لیجیے ، پیارے ، سن کر آج

(किदारा, बँधा तिताला)

चाहत हूँ, अब पीय: कूं देखूं भर भर नैन
लागी रहूँ अङ्ग रैन कूं ऐसी करूं, सखि, बैन

(کیدارا، بندھا تتالا)

چاہت ہوں، اب پیہ کوں دیکھوں بھر بھر نین
لاگی رہوں انگ رین کوں ایسی کروں، سکھی، بین

(किदारा, बँधा तिताला)

चहुं ओर मुख चंद की चमक चाँदना जोत
[illegible] ऐसी नार, सखि, नैनों सियरे होत

(کیدارا، بندھا تتالا)

چہوں اور مکھ چند کی چمک چاندنی جوت
[illegible] ایسی نار، سکھی، نینن سیرے ہوت

(किदारा, चौताला)

सखी रूप दिखा, मन पी को लुभा, अब मेरे नई फूलमालन आई
सुध [illegible] लिया, पहचान लिया अब मेरी सुनू नहीं राम दुहाई
ऐसी चाल करी तुम [illegible] मैं नाच पाई
मोहि कारन है अब या ही [illegible] मेरे [illegible] क्यों जनम गँवाई !

(किदारा, चौताला)

देख न सकूं इन नैनन सूं, माई, पिया बिन या चाँदनी की राती
का सूं कहूँ यह, कौन लखे, कौन पढ़े, जाय मोरी पाती
कैसे कहूँ, अब कह न सकत हूँ तो सूं अपने जी की बाती
जब आन मिले पिया प्यारो मेरो, तब सियरी हो मोरी छाती

(کدارا ، چوتالا)

دیکھہ نہ سکوں ان نینن سوں ، مائی ، پیا بن یا چاندنی کی راتی
کا سوں کہوں یہ ، کون لکھے ، کون پڑھے ، جاے موری پاتی
کیسے کہوں ، اب کہہ نہ سکت ہوں تو سوں اپنے جی کی باتی
جب آن ملے پیا پیارو میرو ، تب سیری ہو موری چھاتی

(किदारा, बँधा तिताला)

आज की यह चाँदनी पिया बिन कैसे के भावे, माई ?
कह कह हारी हित की बतियाँ, पिया, तो को सुन कर लाज न आई !

(کدارا ، بندھا تالا)

اج کی یہ چاندنی پیا بن کیسے کے بھاوے ، مائی ؟
کہہ کہہ ہاری ہت کی بتیاں ، پیہ ، تو کوں سن کر لاج نہ آئی !

(किदारा, चलता तिताला)

ऐसी निर्मल आज की चाँदनी मोहि भावे नैन सुहावे
'शाह-आलम' पिया, तुम्हारे देखन तन मन अति सुख पावे

(کدارا ، چلتا تالا)

ایسی نرمل آج کی چاندنی موہ بھاوے نین سہاوے
شاہِ عالم پیا، تمہارے دیکھت تن من ات سکھ پاوے

(किदारा, अद्धा चौताला)

शरद की चाँदनी मोहि अति भावे, और सब गुनी आछे आछे राग गायें
सब नर नारी बने ठने पहरे आभूषन, बैठे 'शाह-आलम' संग सुभायें

(کدارا ، آڑا چوتالا)

سرد کی چاندنی موہ ات بھاوے، اور سب گنی آچھے آچھے راگ گاویں
سب نر ناری بنے ٹھنے پہرے ابھوشن بیٹھے شاہ عالم سنگ سبھاویں

(किदारा, बँधा तिताला)

ऐसे नीके बागन की सैर करी 'शाह आलम' नित रहे मसऊदी
आज की निर्मल चाँदनी में और फूले फूल दाऊदी

(کدارا ، بندھا تالا)

ایسے نیکے باغن کی سیر کرے شاہ عالم نت رہے مسعودی
آج کی نرمل چاندنی میں اور پھولے پھول داؤدی

(किदारा, बँधा तिताला)

जानत थी, पी चातुर हैं, पर आतुर नार के हात बिकाने
जाओ सखी, तुम जानो नाहीं, वह तो लगी अब बात बनाने

(کدارا ، بندھا تتالا)

جانت تھی ، پی چاتر ھیں ، پر آتر نار کے ھات بکانے
جاو ، سکھی ، تم جانو ناہیں ، وہ تو لگی اب بات بنانے

(किदारा, चौताला)

साँची कहो, निस कहाँ जागत हो, नेह अत पागत हो, या ही के गुण गावत हो
बार बार आवत हो, मन सकुचावत सुख के बैन सुनावत हो, या ही में कहा पावत हो ?
एकन को अङ्ग लगावत हो, एकन को नेह जनावत हो, एकन के मन ललचावत हो
'शाह-आलम' पिया, कौन तुम कूं सिखावत, ऐसी कहा मन लावत हो ?

(کدارا ، چوتالا)

سانچی کہو ، نس کہاں جاگت ھو ، نیہہ ات پاگت ھو ، یا ھی کے گن گاوت ھو
بار بار آوت ھو من سکچاوت مکھہ کے بین سناوت ھو ، یا ھی میں کہا پاوت ھو؟
ایکن کو انگ لگاوت ھو ، ایکن کو نیہہ جناوت ھو ، ایکن کے من للچاوت ھو
شاہ عالم پیا ، کون تم کو سکھاوت ، ایسی کہا من لاوت ھو؟

(केदारा, चलता तिताला)

आई पिया प्यारी उजियारी ऐसी छीर सी चाँदनी में अपने बस कीजे
लाय लिपटाय [illegible] सौतें [illegible] रस ही, रसिया सूं सबै रस लीजे

(کدارا، چلتا تیتالا)

آئی پیا پیاری اُجیاری ایسی چھیر سی چاندنی میں اپنے بس کیجے
لائے لوائے [illegible] سوتیں لگ رس [illegible] سوں سبے رس لیجے

(केदारा, चलता तिताला)

साँझ भया [illegible] पिया आज की चाँदनी मनाय बैठे कहाँ ?
औरन सूं [illegible] रस [illegible] बतियाँ, झूठी पाती पठाई यहाँ

([illegible])

سانجھ بھا تو موکو سکھی ری پیا آج کی چاندنی [illegible] بیٹھے کہاں
اورن سوں کریں رس کی بتیاں [illegible] جھوٹی پتی پٹھائی یہاں

(केदारा, धीमा तिताला)

कैसे के आऊं पिया [illegible] चहुँ ओर में चाँदनी फैल रही है
देखे बिना [illegible] चैन [illegible] मार लिये सु बैरन भई है

([illegible])

کیسے کے جاؤں [illegible] سکھی [illegible] چاندنی پھیل رہی ہے
دیکھے بنا [illegible] بیرن بھئی ہے

(किदारा, चलता तिताला)

चाँदनी सी उजयारी तिया, बैठी देखे चाँदनी को पिया प्यारी तुम्हारी
तुम जो जात हो औरन के घर, मूरख लाल, कहाँ दूजी ऐसी कौन तुम निहारी ?

(کدارا ، چلتا تالا)

چاندنی سی اُجیاری تیا بیٹھی دیکھے چاندنی کو پیا پیاری تمہاری
تم جو جات ہو اورن کے گھر، مورکھ لال ، کہو دوجی ایسی کون تم نہاری؟

(किदारा, बँधा तिताला)

क्या नीकी फूल रही आज की चाँदनी यह पूरन मास की !
पिया बिन नीकी लागत नाहीं, तू बैठ, माई, तू ही बसी पिया के पास की

(کدارا ، بندھا تالا)

کیا نیکی پھول رہی آج کی چاندنی یہ پورن ماس کی !
پیا بن لاگت نیکی ناہیں ، تو بیٹھ ، مائی ، تو ہی بسی پیا کے پاس کی

(किदारा, बँधा तिताला)

चूक पड़ी क्या हम से पिया ? जो ऐसे तीखे बोलन लागे
काहे छिपावत, जान गई, तुम और तिया रस ढोलन लागे

(کدارا ، بندھا تالا)

چوک پڑی کیا ہم سے ، پیا ؟ جو ایسے تیکھے بولن لاگے
کاہے چھپاوت ، جان گئی ، تم اور تیا رس ڈھولن لاگے

(किदारा, चौताला)

[illegible]न की चौकी पर बैठी पहरे बसन भूषन चाँदनी की, पिया उजियारी की सूरत
[illegible]खे ही बनात है
[illegible] मुर्खी फूली चाँदनी [illegible] [illegible], [illegible] को चंदवा बिछे चाँदनी तैसी झलकत जोत
[illegible] की नैनन सुहात है
[illegible] करत हो [illegible] की लुगाई [illegible] लिया मूँ [illegible] यह ऐसी कौन तिहारी बात है?
[illegible] चाँदनी में, प्यारे, चल बैठो [illegible] अपनी प्यारी के फेर पाछे पछते हो,
[illegible] नीकी रैन जात है

([illegible] کدارا)

چندن کی چوکی پر بیٹھی پہرے بسن بھوشن چاندنی کی [illegible] اجیاری کی صورت
دیکھے ہی بنات ہے
چند مکھی پھولی چاندنی چہوں اور [illegible] چندوا بچھے چاندنی سی
جھلکت جوت ہیرے کی نین سہات ہے
کا ہے کرت ہو لوگن کی لگائی [illegible] ایسی کون تہاری بات ہے
ایسی چاندنی میں پیارے چل بیٹھو [illegible] اپنی [illegible] کے [illegible]
پچھتے ہو یہ نیکی رین جات ہے

(किदारा, [illegible] तिताला)

आज की कैसी [illegible] है यह चाँदनी रात ।
या चाँदनी में [illegible] पिया की सूरत [illegible] नैन [illegible]

([illegible])

آج کی کیسی [illegible]
[illegible]

(पूरबा, जल्द तिताला)

डार थगोरी सौत ने लीनो अपने हात
लालन के, सखि, बैर की कही न जावे बात

(پوربا ، جلد تتالا)

ڈار تھگوری سوت نے لینو اپنے ہات
لاان کے ، سکھ ، بیر کی کہی نہ جاوے بات

(किदारा, बँधा तिताला)

ऐसो दमकत रूप ती मानो चंद की जोत
कहा कहूँ, सखि, जीय: की देखत बस जो होत

(کدارا ، بدھا تتالا)

ایسو دمکت روپ تی مانو چند کی جوت
کہا کہوں ، سکھ ، جیہ کی دیکھت بس جو ہوت

(क़िदारा, बँधा तिताला)

चंद मुखी सी नार को सब लख ब्याकुल होत
वा की छब देखे, लला. होत नैंन में जोत

(کدارا ، بدھا تتالا)

چند مکھی سی نار کو سب لکھ بیاکل ہوت
وا کی چھب دیکھے ، للا ، ہوت نین میں جوت

(भूपाली, बँधा तिताला)

आज किधर तुम आये हो, कहिये मो सूं, लाल
बेग, सिधारो वा ही घर, सुने न प्यारी बाल

(بھو پالی ، بندھا تالا)

آج کدھر تم آئے ہو ، کہیے مو سوں لال
بیگ ، سدھارو وا ہی گھر ، سنے نہ پیاری بال

(भूपाली, बँधा तिताला)

प्रीतम, ऐसी चाल को भली नहीं है बाल
देखत हो गर्ग कौन के बुहर ख्वरी है माल

(بھو پالی ، بندھا تالا)

پیتم ، ایسی چال کی بھلی نہیں ہے بال
دیکھت ہو گرے کون کے بہر کھری ہے مال

(पूरबा चलता तिताला)

रूप रङ्ग हम देख के जान लिई हम चाल
मचे जहां हो रङ्ग में, रचे रहो तहां लाल

(پور با ، چلتا تالا)

روپ رنگ ہم دیکھہ کے جان لئی ہم چال
مچے جہاں ہو رنگ میں ، رچے رہو تہاں لال

(ऐमन, इकताला)

लिपट झपट पी से करो लखी तिहारी रीत
निपट कपट मन में बसे, परघट जावत प्रीत

(امن ، یک تالا)

لپٹ جھپٹ پی سوں کرو لکھی تمہاری ریت
نپٹ کپٹ من میں بسے ، پرگھٹ جاوت پریت

(ऐमन कलयान, इकताला)

पादशाह वली महबूब मौलाना
'शाह-आलम' के मन की इच्छा बर लाना

(امن کلیان ، یک تالا)

پادشاہ ولی محبوب مولانا
شاہ عالم کے من کی انچھا بر لانا

(भूपाली, बँधा तिताला)

रूप दिखा के, ऐ सखी, चैन लियो सब छीन
नैनन चंचल चपल लख, मन तड़फत ज्यों मीन

(بھوپالی ، بدھا تتالا)

روپ دکھا کے ، اے سکھی ، چین لیو سب چھین
نین چنچل چپل لکھہ ، من تڑپھت جیوں مین

(ایمن ، چوتالا)

دن چار کی چاہ سے بھولو نہیں ، سکھیہ ، آپ کو دیکھو ، سنبھال کے بولو
ایک سی بات رہے نہ سدا ، یہ جان پُھسار کے جیہ میں تولو
ہم دیکھہ لئی پیہ کے جیہ کی ، تم کاہے کو بات ہماری میں ڈولو
پی کاہو کے ناںہہ بھئے اور ہوں گے ایسن سوں من کی نہیں کھولو

(ऐमन, इकताला)

समुझावन, सखि, कौन को ? मो को एक न भाय
पी की सुध आवे जबे, तन की सब सुध जाय

(ایمن ، یک تالا)

سمجھاوت ، سکھیہ ، کون کو؟ ، مو کو ایک نہ بھاے
پی کی سدھ آوے جبے ، تن کی سب سدھ جاے

(ऐमन, बँधा तिताला)

जिया जरे है पीर सूं, भावे नहीं, सख, धूप
मेरो मन भयो बावरा, देखन पी को रूप

(ایمن ، بندھا تالا)

جیا جرتے ہے پیر سوں ، بھاوے نہیں ، سکھیہ ، دھوپ
میرو من بھیو باورو ، دیکھت پی کو روپ

(ऐमन, बँधा तिताला)

लागत नैनन नीके भले यह कौन सजी पिया पाग निहारी
जाओ पिया तुम उन के, जिन के रहत हो रस मसे, सुनो तुम बात हमारी

(ایمن ، بندھا تتالا)

لاگت نینن نیکے بھلے، یہ کون سجی پیا پاگ نہاری
جاؤ پیا تم اُن کے، جن کے رہت ہو رس مسے، سنو تم بات ہماری

(ऐमन, इकताला)

दर्द है तन मन को जो, जानत नाहीं कोई तबीब
जा को कहूं कोऊ न जाने, मेरी जाने मेरा हबीब

(ایمن ، یک تالا)

درد ہے تن من کو جو، جانت ناہیں کوئی طبیب
جا کو کہوں کوؤ نہ جانے، میری جانے میرا حبیب

(ऐमन, चौताला)

दिन चार की चाह पे भूलो नहीं, सखि, आप को देखो, संभाल के बोलो
एक सी बात रहे न सदा, यह जान बिचार के जीय: में तोलो
हम देख लिई पिय: के जिय: की, तुम काहे को बात हमारी में डोलो
पी काहू के नांह भये, और होंगे ऐसन सूं मन की नहीं खोलो

(कानहरा,)

दूत लगाओ ना सुनूं, मैं जु कहूं सो मान
उन के जी में और है, तू ही बसे सो जान.

(کانھرا ،   )

دوت لگائی نا سنوں ، میں جو کہوں سو مان
اُن کے جی میں اور ہے ، تو ہی بسے سو جان

(कानहरा, अड़ा चौताला)

हूं समुझाय रही बहुतें, उन बातन मांहि लजावत हैं
पूछत हूं जब भेद की बातें, और की और बतावत हैं
मो सूं कहे नहीं कैसी हितू जब वे उन के ढिग जावत हैं
कौन लिया बस पीय: पढ़ें ? सखि, मेरे नहीं घर आवत हैं

(کانھرا ، اڑا چوتالا)

ہوں سمجھائے رہی بہتے ، اُن باتن مانہہ لجاوت ہیں
پوچھت ہوں جب بھید کی باتیں ، ور کی اور بتاوت ہیں
موسوں کہے نہیں کیسی ہتو جب وے ان کے ڈھگ جاوت ہیں
کون لیا بس پیہ پڑھے ؟ سکھی ، مرے نہیں کبھی آوت ہیں

(کانھرا ، اڑا چوتالا)

سوچ کرو اور بچار کرو ، کئی دوس کو ہے یہ لیکھا
ہوگی ہتو تم موری بڑی ، اب دیکھ بچارو تو ہات کی ریکھا
نہیں دیکھ لیو ، نہیں جان لیو ، سکھی ، آوت ہے سوہ یا ھی پریکھا
لے لے بلا من ھار کری ، پر پیتم نے میری اور نہ دیکھا

(कानहरा, बँधा तिताला)

नैंन लगें कजरारे प्यारे के, और, सखी, मुख तेरे सुहावे
देखत हो कहा, चातुर नारी रूप दिखा यह जीयः लुभावे

(کانھرا ، بندھا تالا)

نین لگیں کجرارے پیارے کے ، اور ، سکھی ، مکھ تیرے سہاوے
دیکھت ھو کہا ، چاتر ناری روپ دکھا یہ جیہ لبھاوے

(कानहरा, अड़ा चौताला)

देख पिया को रूप ती मुख मूंडे मुस्काय
पीतम, सखि, लख के रही नीचे नैंन नचाय

(کانھرا ، اڑا چوتالا)

دیکھ پیا کو روپ تی مکھ مونڈے مسکائے
پیتم ، سکھی ، لکھ کے رھی نیچے نین نچائے

(शहाना कानड़ा, इकताला)

आवत नाहीं गेह जो पूछत है यह बाल
लाग गई कहां आंख है, कहां क्यों ना लाल ?

(شہانا کانہرا ، یک تالا)

آوت ناہیں گیہہ جو پوچھت ہے یہ بال
لاگ گئی کہاں آنکھ ہے ، کہو ہو کیوں نا لال ؟

(मांगी कानड़ा, इकताला)

अन भाती कहां नहीं पीतम की, जो पीय: कहें सो मांगि लीजो
मैं पीय: सूं नहीं बोलूं, सखी, तुम अपनी ओर तें आदर कीजो

(مانگی کانہرا ، یک تالا)

ان بھاتی کہو نہیں پیتم کی ، جو پیہ کہیں سو مانگے لیجو
میں پیہ سوں نہیں بولوں ، سکھی ، تم اپنی ور سن آدر کیجو

(कानड़ा, अड़ा चौताला)

सोच करो और विचार करो, कई दिवस को है यह लेखा
ोगी हितू तुम मोरी सखी, अब देख विचारो तो हाल की रेखा
ही देख लियो, नहीं जान लियो सखी आवत है मोहि या ही परेखा
ल चला रन हार करो, पर पीतम ने मोरी ओर न देखा

(،)

पीतम के, सख, हात से चिचकन लागी भाल
जाय कहो समुझाय के, भली नहीं यह चाल

(،)

پیتم کے ، سکھہ ، ھات سے چچکن لاگی بھال
جاے کہو سمجھاے کے ، بھلی نہیں یہ چال

(कानहरा, बँधा तिताला)

कहा कहूं, सखि, सौत सें, पिया न छांडे पल
झूठी बातें नित कहे, आज करे और कल

(کانھرا ، بندھا تتالا)

کہا کہوں ، سکھہ ، سوت سے ، پیا نہ چھانڈے پل
جھوٹھی باتیں نت کہے ، آج کرے اور کل

(गारा, इकताला)

ऐसे कपटी जीयः को कहूँ नहीं है ठौर
बात करो मो सूं, पिया, घात करो कहूँ और

(عارا ، یك تالا)

ایسے کپٹی جیہ کو کہوں نہیں ہے ٹھور
بات کرو موسوں ، پیا ، گھات کرو کہوں اور

(कानड़रा, बँधा तिताला)

लाल की आँखन सूं उरझी अँखियाँ, अब कौन उन्हें सुरझाये
देखे बिना सुरझत नाँही, माई, पिया बिन मन मों मुरझाये

(کانہرا ، بندھا تتالا)

لال کی آنکھن سوں اُرجھی انکھیاں ، اب کون اُنھے سُرجھائے
دیکھے بنا سرجھت ناہیں ، مائی ، پیا بن من موں مرجھائے

(कानड़रा, जलद तिताला)

आज कियो छल जैसो पिया तुम, काल करोगे तो रूस रहूँगी
मैं जु कहत हूँ, सो मैं सुनो, नहीं अपनी माय सूं जाय कहूँगी

(کانہرا ، جلد تتالا)

آج کیو چھل جیسو پیا تم ، کال کروگے ، تو رُوس رہوں گی
میں جو کہت ہوں ، پی میں سنو ، نہیں اپنی دھائے سوں جائے کہوں گی

(कामोद, होरी)

लेवत मेरे जीय, को पल पल में सुख चैन
दिखाय सलोनो आपनो, दे दे कजरा नैन

(کامود ، ہوری)

لیوت میرے جیئہ کو پل پل میں سکھ چین
دکھائے سلونو اپنو ، دے دے کجرا نین

(कामोद इकताला)

सखी, कहूँ क्या पीर मूं, आंखन बरसे मेह
मन की सब ऐसी कहूँ, लाल जु आवें नेह

(کامود ، یک تالا)

سکھی ، کہوں کیا پیر سوں ، آنکھن برسے میہہ
من کی سب ایسی کہوں ، لال جو آویں نیہہ

(कामोद, होरी)

पी के सङ्ग लिपटी रही, करत उनींदे भेस
भोर उठी अलसात ती, मुख पर डारे केस

(کامود ، هوری)

پی کے سنگ لپٹی رهی ، کرت اُنیندے بھیس
بھور اُٹھی السات تی ، مکھه پر ڈارے کیس

(कामोद, बँधा तिताला)

ईधर बरखा की झरी, ऊधर बरसें नैन
भला, सखी, तू आप कह, किस को पी बिन चैन

(کامود ، بندھا تتالا)

ایدھر برکھا کی جھری ، اودھر برسیں نین
بھلا سکھی ، تو آپ کہه ، کس کو پی بن چین

(कामोद, इकताला)

पीतम सूं मन लग गयो, पड़े न मो कूं कल
कैसी हितू है तू, सखी, करे जा मो सूं छल

(کامود، یک تالا)

پیتم سوں من لگ گیو، پڑے نہ مو کوں کل
کیسی ھتو ہے تو، سکھی، کرے جو موسوں چھل

(कामोद, बँधा तिताला)

कीजे ना ऐसो कछू बिनती करत मनाय
औसर चूके आ, सखी, फिर पाछे पछताय

(کامود، بندھا تتالا)

کیجے نا ایسو کچھو، بنتی کرت منائے
اوسر چوکے ھو، سکھی، پھر پاچھے پچھتائے

(कामोद,)

मेरो मन ना कुछ है, तू मन मांह नांह
थाको मन मो सूं, पिया छांडो ना मोरी बांह

(کامود)

میرو من تو کچھ ہے، تو من موہے نہہ
دو ٹوٹ من سوں، پیا، چھانڈو نا موری باںہہ

(همیر ، چوتالا)

لاج چھٹی ، گرہ کاج چھٹیو ، اور بات کھلی سب ھیں مکھہ آنی
ھانس سہو ، اُپھانس سہیو ، گھر باس نہ دیت ھے نند جٹھانی
لوك چوائی سوں نام دھرائے کے ، میں اپنو من دے پچھتانی
نوج لگیں تم سوں انکھیاں ! پیا ، لاگے کی سار نہیں تم جانی

(हमीर, दुताला)

आय नहीं अजहूं कह कारण सेज सुगन्ध सिंगार की त्यारी
जाके हुलास में भूल गये. सुध नाँह रही, किस की घर बारी
एक घड़ी नहीं छाँड सके, अब कैसी कहा वह लागत प्यारी
पीतम सङ्ग तो जाने. सखी, आज कौन सी आय लगी है नारी

(همیر ، دوتالا)

آئے نہیں اجھوں کہہ کارن سیج سگندھ سنگار کی تیاری
جاکے ھلاس میں بھول گئے ، سدھ ناںھہ رھی کس کی گھر باری
ایك گھڑی نہیں چھانڈ سکے ، اب کیسی کہا وہ لاگت پیاری
پیتم سنگ تو جانے ، سکھی ، آج کون سی آئے لگی ھے ناری

(जैती, गौरी)

ऐ री माई, कैसी नीकी गावत तान भली !
सब गुनी लेत दून, उस्ताद नज़र अली !

(جیتی ، گوری)

اے ری مائی ، کیسی نیکی گاوت تان بھلی !
سب گنی لیت دُون ، استاد نظر علی !

(श्याम, इकताला)

हाल चबाई लोक में क्यों कि देखन पाई
लाज निगोरी, ऐ सखी, नैनन रही समाई

(سیام ، یکتالا)

ہات چوائی لوک سے کیوں نہ دیکھن پای
لاج نگوری ، اے سکھی ، نین رہی سمای

(हमीर, चौताला)

लाज छुटी, गरह काज छुटयो और बान खुली सब ही सुख आनी
हाँस सहयो उपहास सहयो, घर बास न देत है नन्द जिठानी
लोक चबाई सूं नाम धराय के, मैं अपनों मन में पछतानी
नीज लगीं तुम सूं अँखियाँ ! पिया, लोगों की बात नहीं तुम जानी

(गौरी, बँधा तिताला)

साँझ पड़ी, पिया अजहूं न आये, न जानूं कौन तिया सङ्ग बिरमाये रहे
अब तो उन को मन और से अटको, साईं, मो कूं जो चाहे सो कहे

(گوری ، بدها تالا)

سانجهه پڑی پیا اجهوں نه آئے ، نه جانوں کون تیا سنگ برمائے رہے
اب تو ان کو من اور سے اٹکو ، سائی ، موکوں جو چاهے سو کہے

(गौरी, होरी)

आज बैठी कोयल मध माती अंबुवा की डार पर कूक मचावे
कूक सुने या बैरन की, सखी, पीर पिया मोहि आन सतावे
डीठ पड़े नहीं ऐसी कोऊ हितू जो मेरे पी को जाय सुनावे
भूल गई तन की सुध सब इस डीठ लंगर को पीत की रीत बतावे

(گوری ، هوری)

آج بیٹھی کویل مدھ ماتی انبوا کی ڈار پر کوک مچاوے
کوک سنے یا بیرن کی ، سکھی ، پیر پیا موہ آن ستاوے
ڈیٹھه پڑے نہیں ایسی کو اوهنو ، جو میرے پی کو جائے سناوے
بھول گئی تن کی سدھ سب اِس ڈیٹھه لنگر کو پیت کی ریت بتاوے

(गौरी, चलता तिताला)

कोऊ उपाय करो, सजनी, अब नेह के फन्दे फस्यो मन मेरो
छूटत नाहीं छुटाय किसू के, कोऊ उपाय करो बहुतेरो

(گوری، چلتا تالا)

کوؤ اپاو کرو، سجنی، اب نیہ کے پھندے پھسیو من میرو
چھوٹت ناہیں چھٹائے کسو کے، کوؤ اپاو کرو بہتیرو

(गौरी, बँधा तिताला)

अली, हूँ पछताऊँ मन में, काहे को प्रीत करी लालन से!
हमरी बात बिसारदई, अब लागे पिया पर घालन से

(گوری، بندھا تالا)

الی، ہوں پچھتاؤں من میں، کاہے کو پریت کری لالن سے!
ہمری بات بسار دی، اب لاگے پیا ..کھر کہاں سے

(गौरी, बँधा तिताला)

आज लला नहीं आवत हैं, सखी, कौन जतन कर पी कूँ बुलाऊँ?
प्यारे बिना कछु चैन न आवे, कैसे बचन मैं जी में भुलाऊँ?

(گوری، بندھا تالا)

آج للا نہیں آوت ہیں، سکھی، کون جتن کر پی کوں بلاؤں؟
پیارے بنا کچھ چین نہ آوے، کیسے بچن میں جی میں بھلاؤں؟

(سری ، چوتالا)

کول سے پان ، کلاندھ سو مکھ ، کُند سے دنت ، کُرنگ سے نینان
گورو سو گات ، سگندھ لگات ، اُجاری لکھات سے لاجت بینان
سُوچھم سی کٹ ، بال سو ل سے ، چال مرال کی ، کویل بینان
ایسی تیا بن ، پیارو پیا ، کہو ، کیسے کے پاوے گھڑی پل چینان

(गौरी, बँधा तिताला)

पीतम की चतुराई सखी, हम पे नहीं जात है खोल बताई
हों तेरो गुण बहुत मानूंगी, माई, जो तू मोहि देवे जताई

(گوری ، بدھا تتالا)

پیتم کی چترائی ، سکھی ، ہم سے نہیں جات ھے کھول بتائی
ھوں تیرو گن بہتے مانوں گی ، مائی ، جو تو موہ دیوے جتائی

(गौरी, बँधा तिताला)

मेरे देखत छीनी अब कर लीनी भूल के माल पिया नौ ही दीनी
होत कहा अब के मुकरी, तिया, तेरी सबै हम साबित कीनी

(گوری ، بدھا تتالا)

میرے دیکھت چھینی اب کر لینی بھول کے مال پیا نو ھی دینی
ھوت کہا اب کے مکری ، تیا ، تیری سبے ھم ثابت کینی

(सरी, चलता तिताला)

काहे कहे बतियां यह झूठी, कहा पड़ी अब उन कूं मेरी
काज कहा हम सूं, सजनी, अब लाल की प्यारी भई बहुतेरी

(سری، چلتا تالا)

کاہے کہے بتیاں یہ جھوٹھی، کہا پڑی اب اُن کوں میری
کاج کہا ہم سوں، سجنی، اب لال کی پیاری بھئی بہتیری

(सरी, चलता तिताला)

जैसे करें तुम्हारे मन हारें सैंयां लाला, हम सेती ही भाजो
जिन सेती लगा जी, मुख सें कहो, तुम नैनन न अब काहू को लाजो

(سری، چلتا تالا)

جیسے کریں تمھرے من ھارو، سیّی، لالا، ھم سیتی ھی بھاجو
جن سیتی لگا جی، مکھ سے کہو، تم نین من سب ڈھٹے اور لاجو

(सरी, चौताला)

कमल से पात, कमान सी भौं, मुख फूल से फूल, कुरंग से नैना
गोरी सा गात सुधार [illegible], [illegible] पे लाजत बैना
सूक्षम सी कटि [illegible] में, [illegible] सी, कोयल बैना
ऐसी तिया बिन, प्यारा पिया, कहो, कैसे के पावें पड़ी पल चैना

(धनासिरी, चलता तिताला)

ऐ री माई, उस रङ्गीले छबीले सङ्ग मोरी लागी प्रीत
काहू की नपत पूछत नाहीं कैसे कहूँ उन के ढङ्ग की रीत

(دھاسری ، چلتا تتالا)

اے ری مائی اُس رنگیلے چھبیلے سنگ موری لاگی پیت
کاھو کی نپت پوچھت ناہیں ، کیسے کہوں اُن کے ڈھنگ کی ریت

(धनासिरी, होरी)

ऐ री माई, जो सजन आवें मोरे सुख की घरियाँ
दौर लागूं गर वा के रसिया, और करूं रङ्ग रलियाँ

(دھاسری ، ہوری)

اے ری مائی ، جو سجن آوے مورے سُکھ کی گھریاں
دَور لاگوں گر وا کے رسیا ، اور کروں رنگ رلیاں

(धनासिरी, बँधा तिताला)

हम से तुम से नेह लगयो, प्यारे बलमा हमारो
'शाहे-आलम' पी, तुम्हरे मिलन कूं सारी रैन जगी लो

(دھاسری ، بدھا تتالا)

ھم سے تم سے نیہہ لگیو ، پیارے بلما ھمارو
شاہ عالم پی ، تمھرے ملن کوں ساری رین جگی لو

(पूरबा धनासिरी, बँधा तिताला)

कहाँ ऐसो बनाव बने सजनी, हम और पिया एक गली में मिलें
जब मिलमां भये पी सङ्ग, माई, जी ऐसे खिले ज्यों फूल खिलें

(پوربا دھناسری ، بندھا تتالا)

کہوں ایسو بناو بنے ، سجنی ، ہم اور پیا ایک گلی میں ملیں
جب ملنو بھئے پی سنگ ، مائی ، جی ایسے کھلے جیوں پھول کھلیں

(पूरबा धनासिरी, बँधा तिताला)

ऐ री पिया प्यारी मेरी, चल न अपने पीतम प्यारे के नेरे
झूठी बात, सखी, काहे करत है? सुरजन ना बसे औरन के घेरे

(پوربا دھناسری ، بندھا تتالا)

اے ری پیا پیاری میری ، چل نہ اپنے پیتم پیارے کے نیرے
جھوٹھی بات ، سکھی ، کاھے کرت ہے ، سرجن نا بسے اورن کے گھیرے

(पूरबा धनासिरी, चलता तिताला)

मूरख नार गँवार तू भूल पिया मत सोय
उनकी पी के अंग में, आदर करे न कोय

(پوربا دھناسری ، چلتا تتالا)

مورکھ نار گنوار ، تو بھول پیا مت سوئے
ان کی پی کے سنگ میں ، آدر کرے نہ کوئے

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

नैनन सेती सैन कियो, और मुख सेती सब बैन कियो है
कहा करूं, कित जाऊं, सखी, अब मो को कछु बन आवे नाही,
पिया बिना सुख चैन गयो है

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

نین سیتی سین کیو ، اور مکھ سیتی سب بین کیو ہے
کہا کروں ، کت جاؤں ، سکھی ، اب مو کو کچھو بن آوے ناہیں ،
پیا بنا سُکھ چین گیو ہے

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

मन की मन हीं जानत है, मेरी जानो, पिया, तुम अपने मन सूं
यह पीत की रीत छुपत नाहीं, देख लीजे, पीतम अब तन सूं

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

من کی من ھیں جانت ہے ، میری جانو ، پیا ، تم اپنے من سوں
یہ پیت کی ریت چھپت ناہیں ، دیکھ لیجے ، پیتم ، اب تن سوں

(पूरबा धनासिरी, इकताला)

देखत हीं मैं चित कूं, माई, सबह जिन के उन के न पैहूँ
आज गई, सो गई, सजनी, अब फेर कभी उन के ना जैहूँ

(پوربا دھناسری ، یک تالا)

دیکھت ھیں میں چت لوں ، مائی ، سبھ جن کے اُن کے نہ پیہوں
آج گئی ، سو گئی ، سجنی ، اب پھیر کبھی اُن کے نا جیہوں

(मुलतानी धनाश्री, बंधा तिताला)

आवत हैं जिस राह तें, लगे रहत उन नैन
देखूं न जब लग लाल कू, पड़े नहीं सुख चैन

([illegible])

آوت ہیں جس راہ میں، لگے رہت اُن نین
دیکھوں نہ جب تک لال کو، پڑے نہیں سکھ چین

(मुलतानी धनाश्री, तिताला)

साईं तो सा कौन जो इच्छा मांगन जायें
तुम्हा दाता तू ही है, मन की मांगी पायें

([illegible])

سائیں تو سو کون [illegible]
[illegible] من کی مانگی پائیں

(धनाश्री, बंधा तिताला)

कृष्णा के रङ्ग देखा काहू चाहे [illegible] रङ्ग रङ्ग, कौन रङ्ग सके
[illegible] कहीं का रङ्ग [illegible], और कू [illegible] आवे नाहीं, सभी देख यह रङ्ग [illegible]

([illegible])

[illegible] کے رنگ [illegible] رنگ [illegible]
اُن کے رنگ [illegible]

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

लगन लगी पी सूं, सखी, बैठी देखूं राह
हाथ नहीं वह आत हैं मेरी न उन को चाह

(ملتانی دھناسری ، بدھا تالا)

لگن لگی پی سوں ، سکھی ، بیٹھی دیکھوں راہ
ھاتھہ نہیں وہ آت ھیں ، مری نہ اُن کو چاہ

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

घड़ी पड़े नहीं चैन, सखि, जब तें बिछड़े नाह
बदरी बदरी सी भई, पिया नहीं घर माह

(ملتانی دھناسری ، بدھا تتالا)

گھڑی پڑے نہیں چین ، سکھہ ، جب بن بچھڑے ناہہ
بدری بدری سی گئی ، پیا نہیں گھر ماہہ

(मुलतानी धनासिरी, अड़ा चौताला)

लखि हैं नैनां जब लला, जानूं हूं तब चाह
कहे सुने मानूं नहीं, तो ही लो पेम निबाह (?)

(ملتانی دھاسری ، اڑا چوتالا)

لکھہ هوں ننان حب للا ، جانوں هوں تب چاہ
کہے سنے مانوں نہیں ، تو ھی لو پیم نباہ (؟)

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

हर दिन उसकी याद रख, जा में सब कछु होय
जाय न दूजा काम कुछ, ग़फ़लत में मत सोय

([illegible])

ہر دن اُس کی یاد رکھ [illegible] میں سب کچھ ہوئے
[illegible] نہ [illegible] کام کچھ ، غفلت [illegible] سوئے

(मुलतानी धनासिरी,)

आज काम तेरी सब, [illegible] में कहाँ समाय
बिन [illegible] पिया [illegible] फिर [illegible] न जाय

([illegible])

آج کام تیری [illegible]
[illegible]

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

तेरी प्यारी, तू [illegible], [illegible] न [illegible]
[illegible]

([illegible])

[illegible]
[illegible]

(पूरबी, अड़ा चौताला)

नैंन कहे सब देत हमें, कहो पीत लगी अब और तिया की
मैं तुम्हरे गुण जानत हूँ, पिया, मो से न बात छिपाओ जिया की

(پوربی ، اڑا چوتالا)

نین کہے سب دیت ہمیں ، کہو پیت لگی اب اور تیا کی
میں تمہرے گن جانت ہوں ، پیا ، مو سے نہ بات چھپاو جیا کی

(मुलतानी, तिताला)

महशर का दिन याद रख, हाल न अपना भूल
इस में बख़शे जाओगे, कलिमः पढ़ो रसूल

(ملتانی ، تتالا)

محشر کا دن یاد رکھ ، حال نہ اپنا بھول
اس میں بخشے جاؤ گے ، کلمہ پڑھو رسول

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

अब लों गई नहीं बात है, रख ले अपने हात
जो न मिले तू पीय सूं जाय रहें कहीं रात

(ملتانی دھناسری ، بندھا تتالا)

اب لوں گئی نہیں بات ہے ، رکھ لے اپنے ہات
جو نہ ملے تو پیہ سوں جائے رہیں کہیں رات

(पूरबी, बँधा तिताला)

ए री सखी, सुनि काम पिया ने मन मेरो सब घेर लियो है
देखे बिना मों चैन न आवे, ना जानूं उन कहा कियो है

(پوربی ، بندھا تتالا)

اے ری سکھی ، سن کام پیا نے من میرو سب گھیر لیو ہے
دیکھے بنا تو چین نہ آوے ، نا جانوں ان کہا کیو ہے

(पूरबी आड़ा चौताला)

अली, जब जानूं मैं तो कूं चातुर, जो तू पी के मन की बूझे
जानत नाहि तू भोली पियारी मन की तो सब नन मैं सूझे

(پوربی ، آڑا چوتالا)

الی ، جب جانوں میں تو کوں چاتر ، جو تو پی کے من کی بوجھے
جانت ناہہ تو بھولی پیاری ، من کی تو سب نین میں سوجھے

(पूरबी, आड़ा चौताला)

चातुर प्यारा हमारा सखी, सब जानत अपनो और बरानो
तुम काहे फिरो इन की मन का अपने जिया में कछ आन को ठानो

(پوربی ، آڑا چوتالا)

چاتر پیارو ہمارو ، سکھی ، سب جانت اپنو اور برانو
تم کاہے پھرت کوت لو ... من ... ت او ٹھانو

(सिंदूरा, इकताला)

बिन देखे तन को, सखी, मन को पड़े न चैन
ना जानूं, मेरे तई कैसे बीते रैन!

(سندورا ، یک تالا)

بن دیکھے تن کو ، سکھی ، من کو پڑے نہ چین
نا جانوں ، میرے تئیں کیسے بیتے رین !

(सिंदूरा, इकताला)

सौतन सूं आन पीर जिया मोर दुख पाय
गये दूर दिस कूं, सखी, पीतम पीत लगाय

(سندورا ، یک تالا)

سوتن سوں ات پیر جیا مور دکھ پائے
گئے دور دِس کوں ، سکھی ، پیتم پیت لگائے

(कौकब, इकताला)

देखत ही यह रूप, सखि, लगी जिया कूं चोट
नट की सी गत ले गई, पट घूंघट की ओट

(کوکب ، یک تالا)

دیکھت ہی یہ روپ ، سکھیہ ، لگی جیا کوں چوٹ
نٹ کی سی گت لے گئی ، پٹ گھونگھٹ کی اوٹ

(मारंग, चलता तिताला)

बार बार तो सूं कही, तू मत पड़े बसीठ
दूजी पड़ी नहीं दीठ में जैसी तू ही दीठ

(سارنگ ، چلتا تالا)

بار بار تو سوں کہی ، تو مت پڑے بسیٹھ
دوجی پڑی نہیں دیٹھ میں جیسی تو ہی دیٹھ

(मारंग, इकताला)

तेरी न मानूं सिख, सखी, मो कूं ना यह भाय
जा ही सूं डाढ़ो कियो, वा ही सूं सियराय

(سارنگ ، یک تالا)

تیری نہ مانوں سکھ ، سکھی ، مو کوں نا یہ بھائے
جاہی سوں ڈاڑھو کیو ، واہی سوں سیرائے

(बिन्द्राबनी मारंग, बँधा तिताला)

काम भरो तन में, सखी, पी कू देख दिखाय
नई लगन पी की लगी, झुक झुक झांकत आय

(بندرابنی سارنگ ، بندھا تالا)

کام بھرو تن میں ، سکھی ، پی کوں دیکھ دکھائے
نئی لگن پی کی لگی ، جھک جھک جھانکت آئے

(सारंग, ताला)

बिन पीतम बौरी भई, कछु न मी को भाय
गरिखम अंबो बैठ के कोयल कूक मचाय

(سارنگ ، تالا)

بن پیتم بوری بھئی ، کچھو نہ تی کو بھاے
گریکھم انبو بیٹھہ کے کویل کوک مچاے

(सारंग, चलता तिताला)

रूप बनायो कौन को, कहां लगी है लाग
दूर कीजिये पीक कूं, लागे कपोलन राग

(سارنگ ، چلتا تتالا)

روپ بنایو اون کو ، کہاں لگی ھے لاگ
دور کیجیے پیک کوں ، لگے کپولن راگ

(सारंग, चलता तिताला)

सखी, कहा देखाय गी, मो को कछू न भाय
पीतम की मो नैंन में मूरत रही समाय

(سارنگ ، چلتا تتالا)

سکھی ، کہا دیکھاے گی ، مو کو کچھو نہ بھاے
پیتم کی مو نین میں مورت رھی سماے

(سارنگ ، چوتالا)

سبھ گھڑی ، سبھ دن ، سبھ مہورت لال میرے گرہ جرن دھرے ری
من موں آنند بھیو ، روم روم سیتل بھئے ، سب بس دُکھ پڑے ری
برہ بیدن انگ انگ تیں دور کیے رہس رہس لاگے مو گرے ری
میرو بھاگ سہاگ جا کو سنت ہیں سب دوتن کے مسال کال حھرے ری

(सारंग विन्द्राबनी, बँधा तिताला)

साथ जिया के, ऐ सखी, चाहे पल में खोय
मेरो बस कछु ना चले, पी चाहे सो होय

([illegible])

سوچ جیا کے ، اے سکھی ، چاہے پل میں کھوے
میرو بس کچھو نا چلے ، پی چاہے سو ہوے

(सारंग, बँधा तिताला)

पीतम जिन के नैन बसो ताय बसो वा गेह
वे अँखियाँ चैन ना रहीं, जिन अँखियाँ कियो नेह

([illegible])

پیتم ، جن کے نت بسو ، تاے بسو وا گیہہ
وے انکھیاں چین نا رہیں ، جن انکھیوں کیو نیہہ

(सारंग बिन्द्राबनी, इकताला)

चाहत हों तो कूं, सखी, एहा मोहि न भाय
सौ गुण हैं तो में, अली, एकौ अवगुण आय

(سارنگ بندرابنی ، یکتالا)

چاهت هوں تو توں ، سکهی ، ایہی موہ نہ بھاوے
سو گن میں تو میں ، الی ، ایکو اوگن آے

(सारंग बिन्द्राबनी, जल्द लिया बँधा तिताला)

क्या जानें, तब क्या करें, आय रहे जो रैन
तुरत किये बस लाल तिय, जुरत नैन सूं नैन

(سارنگ بندرابنی ، جلد لیا بندها تتالا)

کیا جانے ، تب کیا کرے ، آے رہے جو رین
ترت کیے بس لال تیہ ، جرت نین سوں نین

(सारंग, चौताला)

सुभ घड़ी, सुभ दिन, सुभ महूरत लालन मेरे गृह चरन धरे री,
मन मों आनन्द भयो, रोम रोम सीतल भये, जब तें डीठ पड़े री
बिरह बेदन अङ्ग अङ्ग तें दूर किये रहस रहस लागे सोगरे री
मेरो भाग सुहाग जागो सुनत हीं सब दूतन के मान गुमान झरे री

(बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

तन सूं होत कहा, सखी, लागी मन की लाग
आनन सूं यह ना छुपे, सुलग रही है आग

(بندرابنی، بندھا تتالا)

تن سوں ہوت کہا، سکھی، لاگی من کی لاگ
بانن سوں یہ نا چھپے، سلگ رہی ہے آگ

(बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

नैना बरसें मेह से पीरी भई, सखि, देह
आवत ना पी गेह में, कौन कियो सङ्ग नेह?

(بندرابنی، بندھا تتالا)

نیناں ترسیں میہہ سے پیری بھئی، سکھی، دیہہ
آوت نا پی گیہہ میں، کون کیو سنگ نیہہ؟

(बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

जी चाहे सो कीजिये, फंसिये प्रेम के जाल
उर सूं लाल लगाइयें चम्पे की सी माल

(بندرابنی، بندھا تتالا)

جی چاہے سو کیجیے، پھنسیے پریم کے جال
ار سوں لال لگائیے چمپے کی سی مال

(सारंग, बँधा तिताला)

आज कछु कल और कुछ, याही न आवत थाह
सखी, कहाँ, मैं क्या करूं, पीह न आयो नाह

(سارنگ ، بندھا تتالا)

آج کچھو کل اور کچھہ ، یہی نہ جاوت باتھہ
سکھی ، کہو ، میں کیا کروں ، پیہہ نہ آیو ناتھہ

(बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

रब्बा, मैं काहू सूं न डरूं, न डरूं, और डरूं तो तो ही से डरूं
तू ही करीम, रहीम, दाता मेरा, तेरा ही कहा अब सब मैं करूं

(بندرابنی ، چلتا تالا)

ربّا ، میں کاھو سوں نہ ڈروں ، نڈروں ، اور ڈروں تو توھی سے ڈروں
توھی کریم ، رحیم ، داتا میرا ، تیرا ھی کہا اب سب میں کروں

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

पूछो मत तुम, ऐ सखी, निकसत नाहीं बैन
देखत ही यह फिरगये मो सूं मेरे नैन

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تتالا)

پوچھو مت تم ، اے سکھی ، نکست ناہیں بین
دیکھت ھی یہ پھر گئے مو سوں میرے نین

(सारंग बिन्द्राबनी, बंधा तिताला)

ए अलहीं खुमारी नैन खुब गये नैंड़े मैंड़े दिल में
घायल कर कर मायल कीनी खोल घमाड़ी मिल में

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تالا)

اے اتہیں خماری نین کھب گئے نیڑے میڑے دل میں
گھایل کر کر مایل کنتی کھول گھاڑی مل میں

(सारंग बिन्द्राबनी, चौताला)

आन कहीं उपमा नहीं और ही लीकी रची बिध सुन्दर गोरी
आधी निसा में अंधेरी पड़ी नब आय समें को करे रस चोरी
दीपक राग दियें मन मांस में रूप अपूर चिता को लखो री
पी गोदी लिया बैठो काम भरो मुख फेर सखी कर खेंचत डोरी

(سارنگ ...)

جات کہی اُپما نہیں اور ہی لیکی رچی بدھ سندر گوری
آدھی نسا میں اندھیری پڑی ب واے سمے کو کرے رس چوری
دیپک راگ دیے من منس میں روپ ... او لکھو ری
پی گودی لیا بیٹھو کام بھرو مکھ پھیر سکھی کر کھیچت ڈوری

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

सोई थी रूठ के, चौंक पड़ी, तब हाथ लला को गहे हों मुठी थी
क्यों न मिलें, सखि, आज पिया हमें, अपनो हाथ में देख उठी थी

(سارنگ بندرابنی ، چلتا تتالا)

سوئی تھی روٹھ کے ، چونک پڑی ، تب ھاتھ للا کو گہے ھوں مٹھی تھی
کیوں نہ ملیں ، سکھ ، آج پیا ھمیں ، اپنو ھاتھ میں دیکھ اٹھی تھی

(सारंग, बँधा तिताला)

छौंप लगी मिलने की पिया के, सौत के कारण हाथ न आवे
मैं तो उपाव किये बहुत, अब सोई हितू जो बनाव बनावे

(سارنگ ، بندھا تتالا)

چونپ لگی ملنے کی پیا کے ، سوت کے کارن ھاتھ نہ آوے
میں تو اپاو کیے بہتے ، اب سوئی ھتو جو بناو بناوے

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

मुख देखन कों तेरे चाव, पिया प्यारे, मन मों मोरे
का सूं कहूँ जी की बिथा, अब कभू आवो मेरे, बल जाऊं मैं तोरे

(سارنگ بندرابنی ، بندھا تتالا)

مکھ دیکھن کوں تیرے چاو ، پیا پیارے ، من موں مورے
کاسوں کہوں جی کی بتھا ، اب کبھو آوو میرے ، بل جاؤں میں تورے

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

टूट गये और हार सबै, और छूट गई अधरान तें लाली।
खेलत होरी, पिया बरजोरी मुख मीड़ लियो, देखत सब की बात बनाली।

(سارنگ بندرابنی، ہوری)

ٹوٹ گئے اور ہار سبے ، اور چھوٹ گئی ادھران سے لالی
کھیلت ہوری ، پیا برجوری مکھ میڑ لیو ، دیکھت سب کی بت بنالی

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

न मन को ताब है बिन देखन न ताकत है जो पाती लिखूं
लाचार भई है तेरी पीर सूं लालन, नैनन सूं राह तकूं

(سارنگ بندرابنی، ہوری)

نہ من کو تاب ہے بن دیکھے ، نہ طاقت ہے جو پاتی لکھوں
لاچار بھئی ہوں تیری پیر سوں لالن ، نینن سوں راہ تکوں

(सारंग बिन्द्राबनी, तिताला)

पल में पल में ही लिपट लिया मन, लालन ने मजा कैसा है फंदा
डार ठगोरी हि रूप दिखा, चाव देख सखी, फिर कब लों हो भेंटा

(سارنگ بندرابنی، تتالا)

پل میں پل من ھی چت لو من ، لالن نے کیسو اسو ہے پھندا
ڈار ٹھگوری ھی روپ دکھا ، سب دیکھ سکھی ، پھر کب لوں ہو بھینٹا

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

हिल मिल के बलमा सूं अपने रङ्ग रलियां करें और तन मन कूं सुख दीजे
देख गरीखम जी में आवत है री सखी, पी सङ्ग बैठ अमराई की छायें, रस लीजे

(سارنگ بندرابنی، چلتا تتالا)

ھل مل کے بلماں سوں اپنے رنگ رلیاں کریں اور تن من کوں سکھہ دیجے
دیکھہ گریکھم جی میں آوت ھے، ری سکھی، پی سنگ بیٹھہ امرائی کی چھائیں،
رس لیجے

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

हौं पिया नया और जानू नहीं, जो मांगें पिया सो सब ही दीजे
माने नहीं अब जाने नहीं, सखि, कौन उपाय, कहो अब कीजे

(سارنگ بندرابنی، بندھا تتالا)

ھوں پیا نیا اور جانوں نہیں، جو مانگے پیا سو سب ھی دیجے
مانے نہیں او جانے نہیں، سکھیہ، کون اپائے، کہو، اب کیجے؟

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

सांची कहो कबहूँ नहीं काहू सूं, लालन हो यह कौन सिखायो?
कहो कछु और, करो कछु और, कबहूँ अपनो नहीं सांच दिखायो

(سارنگ بندرابنی، بندھا تتالا)

سانچی کہو کب ھوں نہیں کاھو سوں، لالن ھو یہ کون سکھایو؟
کہو کچھو اور، کرو کچھو اور، کبھوں اپنو نہیں سانچ دکھایو

(सारंग बिन्द्राबनी, बँधा तिताला)

साची कहो हम सूं, सजनी, हमरी कबहूँ पिया पूछत हैं बातें ?
हम सेती पिया मुख यौं बोलें, औरन के जा बितावत रातें

(سارنگ بندرابنی، بندھا تیتالا)

سانچی کہو ہم سوں، سجنی، ہمری کب ہوں پیا پوچھت ہیں باتیں؟
ہم سیتی پیا مکھ یوں بولیں، اورن کے جا بتاوت راتیں

(सारंग, चलता तिताला)

प्यारी सूं जाय मिले फिर, लालन, मो को दियो तुम और को बाला
कहा कहूँ मैं तुम्हरी बतियाँ ? ऐसे दगा दियो तुम जैसे लाला

(سارنگ، چلتا تیتالا)

پیاری سوں جائے ملے پھر، لالن، مو کو دیو تم اور کو بالا
کہا کہوں میں تمہری بتیاں؟ ایسے داغ دیو تم جیسے لالا

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

करे न करे ऐसी बात करे, जा के सुने तें सब मो को हँसें हैं
बोलो नहीं हम सेती, लला, यहाँ देख्यो चवाई लोग बसें हैं

(سارنگ بندرابنی، چلتا تیتالا)

کرے نہ کرے ایسی بات کرے، جا کے سنے تیں سب مو کوں ہنسیں ہیں
بولو نہیں ہم سیتی، لالا، یہاں دیکھو چوائی لوگ بسیں ہیں

(तोड़ी, तिताला)

ऐ री सजनी, जो आज भेज दे शादी मोरा पियरुवा
सेज बिछा काज करूं, शादी सुख बसे जियरुवा

(توڑی، تتالا)

اے ری سجنی، جو آج بھیج دے شادی مورا پیروا
سیج بچھا کاج کروں، شادی سکھ بسے جیروا

(तोड़ी, चौताला)

काहू सूं अवद बदें, काहू सूं जा भेंट करें, काहू सूं कहें बात, काहू सूं लगावें घात
कहें कछु और करें कछु, और सोच ना सकोच जा के काहू सूं नहीं लजात
छल बल उन के उनहीं कूं बन आवें, और कहा जाने कोऊ ऐसे मन की बात
एकन कूं साई देत, एकन के बधाई करें, लाल प्यारे की बात मो पे कही न जात

(توڑی، چوتالا)

کاھو سوں اودبدیں، کاھو سوں جا بھینٹ کریں، کاھو سوں کہیں بات، کاھو سوں لگاویں گھات
کہیں کچھو اور کریں کچھو، اور سوچ نا سکوچ جا کے کاھو سوں نہیں لجات
چھل بل اُن کے اُن ھیں کوں بن آویں، اور کہا جانے کواُو ایسے من کی بات
ایکن کوں سائی دیت، ایکن کے بدھائی کریں، لال پیارے کی بات موسے کہی نہ جات

(तोड़ी जौनपुरी, चलता तिताला)

पीतम के, सखि, रूप को जो देखें लग जायें
जादू हैं कछु नैन, जो सब के मन को भायें ?

(توڑی جونپوری، چلتا تالا)

پیتم کے، سکھی، روپ کو جو دیکھیں لگ جائیں
جادو ہیں کچھو نین، جو سب کے من کو بھائیں؟

(तोड़ी, बँधा तिताला)

मन अटको अब लाल सूं, बात न मेरी भाय
सखि, मैं जानूं तब तूझे, घर जो पी को लाय

(توڑی، بندھا تالا)

من اٹکو اب لال سوں، بات نہ میری بھائے
سکھی، میں جانوں تب تجھے، گھر جو پی کو لائے

(तोड़ी जौनपुरी, बँधा तिताला)

नैनन सैनन में लगा चलो सखी ले हाथ
सूधो मन पी का पड़ो चाको ता के साथ

(توڑی جونپوری، بندھا تالا)

نینن سینن سے لگا، چلی سکھی لے ہاتھ
سودھو من پی کو، پڑو بنلی کے ساتھ

(तोड़ी, बँधा तिताला)

गई तिया की सुद्ध, सखी, रहो न काहू नङ्ग
लगी नहीं निरख रेख मुख, लगो काम को अङ्ग

(توڑی ، بندھا تالا)

گئی نیا کی سدھ ، سکھی ، رھو نہ کاھو ننگ
لگی نہیں نکھھ ریکھھ مکھھ ، لگو کام کو انگ

(तोड़ा, चौताला)

हार गये सब चातुर चित में सीख सिखाय के जेते सगे हैं
चंचल चाल सो भूल गये, और लाज के काज सबै ते भगे हैं
देखत रूप न औरनहार के जा दिन तें उन सङ्ग जगे हैं
नैन नहीं सुरझें उरझे अब, ए री सखी, अन पेम पगे हैं

(توڑی ، چوتالا)

هار گئے سب چاتر چت میں سیکھه سکھاے کے جیتے سگے هیں
چنچل چال سو بھول گئے . اور لاج کے کاج سبے تے بھگے هیں
دیکھت روپ نہ اورنہار کے جا دن تیں اُن سنگ جگے هیں
نین نہیں سرجھیں اُرجھے اب ، اے ری سکھی ، انت پیم پگے هیں

(तोड़ी जौनपुरी, बँधा तिताला)

मेरे मन तू ही बसे मेरी न जानी जाय
कहां रहे ? घर कौन के ? भूले ना इत आय

(توڑی جونپوری ، بندھا تتالا)

میرے من تو ھی بسے ، میری نہ جانی جائے
کہاں رہے ؟ گھر کون کے ؟ بھولے نا اِت آئے

(तोड़ी, चलता तिताला)

सात रहे तू रात कूं, आप करे तू घात
मो सूं पूछे, ए सखी, पिया मिलन की बात

(توڑی ، چلتا تتالا)

سات رھے تو رات کوں ، آپ کرے تو گھات
موسوں پوچھے ، اے سکھی ، پیا ملن کی بات

(तोड़ी, होरी)

मारी बिच्छकी प्रेम का पीतम के नित ही
सङ्ग न छांडे एक पल, कैसे निकसे पी ?

(توڑی ، ہوری)

ماری بچھکی پیم کی پیتم کے نت ھی
سنگ نہ چھانڈے ایک پل ، کیسے نکسے پی ؟

(तोड़ी, चलता तिताला; कामोद, इकताला)

जान पड़े यों ही, सखी, रहे तिया के पास
आज रात तन लाल के आत सौत की बास

(توڑی ، چلتا تتالا ، نیز در کامود ، یکتالا)

جان پڑے یوں ھی ، سکھی ، رھے تیا کے پاس
آج رات تن لال کے آت سوت کی باس

(तोड़ी, चलता तिताला)

नई नवेली नार सूं नयो लगो है नेह
मले दले निस के तिया आये बासर गेह

(توڑی ، چلتا تتالا)

نئی نوبلی نار سوں نیو لگو ھے نیہہ
ملے دلے نس کے تیا آئے باسر گیہہ

(तोड़ी, चलता तिताला)

माने ना समुझाय से, यही कहत है बाल
अवगुण अवगुण रावरो जान लियो है लाल

(توڑی ، چلتا تتالا)

مانے نا سمجھائے سے ، یہی کہت ھے بال
اوگُن اوگُن راورو جان لیو ھے لال

(तोड़ी, बँधा तिताला)

पी के बिछुरे, ए सखी, मो को कल है नांह
घरी घरी दिन की मुझे गुजरे है पल मांह

(توڑی ، بندھا تتالا)

پی کے بچھرے ، اے سکھی ، مو کو کل ہے نانہہ
گھری گھری دن کی مجھے گذرے ہے پل مانہہ

(तोड़ी, चलता तिताला)

सखी, सुनी यह लाल की ? आवें बिसवे बीस
फरकत दृगं, नरकत तनी, सरकत सारी सीस

(توڑی ، چلتا تتالا)

سکھی ، سنی یہ لال کی ؟ آویں بسوے بیس
پھرکت درگ ، ترکت تنی ، سرکت ساری سیس

(तोड़ी, बँधा तिताला)

ऐसी उरझी लाल सूं और न देवे बार
चतुराई कहिये कहा, जैसी है वह नार !

(توڑی ، بندھا تتالا)

ایسی اُرجھی لال سوں اور نہ دیوے بار
چترائی کہیے کہا ، جیسی ہے وہ نار!

(तोड़ी, बँधा तिताला)

सोच रही काहे, तिया, तू ही बुलावत रैन
दांतन अंगुरी दाब के रही देख पिय सैन

(توڑی ، بندھا تتالا)

سوچ رهی کاهے، تیا، تو هی بلاوت رین
دانتن انگری داب کے رهی دیکھ پیہ سین

(तोड़ी, चलता तिताला)

रैन दिना जावे मुझे लेवत तेरो नाम
नेक नज़र सूं देखिये, होत हमारो काम

(توڑی ، چلتا تتالا)

رین دناں جاوے مجھے لیوت تیرو نام
نیک نظر سوں دیکھیے ، هوت همارو کام

(तोड़ी, तिताला)

तो कों बड़ो नहीं काम कुछ, तू नहीं जाने नेह
सब गुण मेरे पिय में, सखी, बूझ लख लेह

(توڑی ، تتالا)

تو کوں بڑو نہیں کام کچھ ، تو نہیں جانے نیہہ
سب گن میرے پیہ میں ، سکھی ، بوجھہ لکھہ لیہہ

(तोडी, चौताला)

नेह निबाहौ, पिया, अपनो वह नार सूं प्रेम के साथ पगी है
पैहो नहीं ऐसो फेर कभू, अब के तो उपाव सें हाथ लगी है
सोच करो मन जी में कछु, वह जागे नहा सब रात जगी है
सोवत सेज पे बाल अकेली है जाओ लला, अब घात लगी है

(توڑی ، چوتالا)

نیہہ نباھو ، پیا ، اپنو وہ نار سوں پریم کے ساتھ پگی ہے
پیہو نہیں ایسو پھیر کبھو ، اب کے تو اپاو سیں ہاتھ لگی ہے
سوچ کرو مت جی میں کچھو ، وہ جاگے نہیں ، سب رات جگی ہے
سووت سیج پے بال اکیلی ہے ، جاو للا ، اب گھات لگی ہے

(तोडी, चौताला)

कह बातन सें मन लानो सखी ने पीतम को अति पेम लगाई
मेरी नहीं राह लेवत हैं अब, यों ही पिया ने रैन जगाई
जानूं तभी तो ऐसी अली, कछु डार ठगोरी क्यों मोहि ठगाई
बेर भई पिय आवन को, सखि सौतन बैरी ने देर लगाई

(توڑی ، چوتالا)

کہہ باتن سے من لانو سکھی نے پریتم کو ات پریم لگائی
میری نہیں راہ لیوت ہیں اب ، یوں ہی پیا نے رین جگائی
جانوں تبھی تو ایسی الی ، کچھو ڈار ٹھگوری کیوں موہ ٹھگائی
بیر بھئی پیا آون کو ، سکھی ، سوتن بیری نے دیر لگائی

(तोड़ी, बँधा तिताला)

ऐ री आली, यौं जी चाहत मोरा रहे पिया के सङ्ग
अब तो देखन कों तरसत नैन, यौं कहत है नीको रङ्ग

(توڑی ، بندھا تتالا)

اے ری آلی ، یوں جی چاہت مورا رہے پیا کے سنگ
اب تو دیکھن کوں ترست نین ، یوں کہت ہے نیکو رنگ

(तोडी, बँधा तिताला)

ऐ री आली, सुन ले मेरी, प्यारे ने अली मो सूं करी कैसी यह आज?
जैसी करी मो सूं, कहा कहूँ तो सूं, कहत आवे लाज

(توڑی ، بندھا تتالا)

اے ری آلی ، سن لے میری ، پیارے نے الی موسوں کری کیسی یہ آج ؟
جیسی کری موسوں ، کہا کہوں توسوں ، کہت آوے لاج

(तोड़ी, चलता तिताला)

जावां पी बसती राँझा मैंड़ी गल्लां नहीं मानदा
रैन दिनां मैंनूं ध्यान उन्हां दा, प्यारा साडी क़दर न जानदा

(توڑی ، چلتا تتالا)

جاواں پی بستی رانجھا میڑی گلاں نہیں ماندا
رین دناں مینوں دھیان اُنہاں دا ، پیارا ساڈی قدر نہ جاندا

(तोड़ी, इकताला)

दीजिये दोस, कहो, किस को ? अब मेरे ही बैरी हैं मेरे नैनां
देखत रूप फसाय दियो मन, छीन लियो सब जी सेती चैनां

(تو ڑی ، یك تالا)

دیجیے دوس ، کہو ، کس کو ؟ اب میر ے هی بیری هیں میر ے نینـاں
دیکھت روپ پھسا ے دیو من ، چھین لیو سب جی سیتی چینـاں

(तोड़ी, चौताला)

बात नहीं कह आवत है, भई पीतम की कहि भाँत तू प्यारी
तो को भली यह चाल न थी हितू सेती भई अब सौत हमारी
भागन आगे कहा लिया चाहिये यह भाग भले की चाल है न्यारी
कानों सुनी तुम होगी मसल : "मन भावन को हे ढेला सुपारी"

(توڑی ، چو تالا)

بات نہیں کہہ آوت ھے ، بھئی پیم کی کہہ بھانت تو پیـاری
تو کو بھلی یہ چال نہ تھی ، ھتو سیتی بھئی اب سوت همـاری
بھا گن آگے کہا لیا چاھیے ، یہ بھاگ بھلے کی چال ھے نیـاری
کانوں سنی تم ھوگی مثل ، «من بھاون کو ھے ڈھیلا سپاری»

(توڑی، تتالا)

کہہ کے گئی تھی رات کے آون، سو تو پیا، تیرو دھیان رہا
تو جو بکھانت ایسی، پیا، اب سانچ کہو، کہ آن کہا
پیاری لگیں اُس کی بتیاں، سن سن کے سمے میں مان کہا
میرے آگے نہ باتیں بناؤ، سکھی، سو تو پیا نے جان کہا

(तोड़ी, चलता तिताला)

जान लियो, पहचान लियो, जौन तिया सङ्ग जाग आये हो रतियां
बोलो नहीं हम सेती, पिया, जाओ वहीं जिन संती करो तुम रस की बतियां

(توڑی، چلتا تتالا)

جان لیو، پہچان لیو، جون تیا سنگ جاگ آئے ہو رتیاں
بولو نہیں ہم سیتی، پیا، جاؤ وہیں جن سنتی کرو تم رس کی بتیاں

(तोड़ी, चलता तिताला)

लाल ख़ुशहाल मैं देखो जबे, तब हीं मन मों सुख चैन भयो है
आज को रोज़ बड़ो, सजनी, जो पीतम सूं रस रैन लियो है

(توڑی، چلتا تتالا)

لال خوشحال میں دیکھو جبے، تب ہیں من موں سکھ چین بھیو ہے
آج کو روز بڑو، سجنی، جو پیتم سوں رس رین لیو ہے

(तोड़ी, बँधा तिताला)

मूरख नारी हूँ, जान लिई जी की, होत कहा तेरी ऐसी आस दिये
भाग बड़ो, निया, तेरो तयान में, प्यारो रहे नित पास लिये

(تو ڑی ، بندھا تالا)

مور کھہ ناری هوں ، جان لئی جی کی ، هوت کہا تیری ایسی آس دئے
بھاگ بڑو ، نیا ، تیرو تیان میں ، پیارو رھے نت پاس لئے

(तोड़ी, चौताला)

अंगन में आय देखो सहज सुहाय, सो ही सोभा दरसाय प्रेम रस पियाय दियो है
नैनन लगाय, फेर मन को लुभाय, बैन मुख बनाय, मेरा चित चुराय लियो है
आनन्द समाय, वह कीनी चित चाय मांगत हूँ से बुलाय, और रिझाय कर हियो है
नीके सुर गाय, आछी तान परबीन बीन कूं बजाय सुनाय, कछु चेटक सो कियो है

(تو ڑی ، چوتالا)

انگن میں آے دیکھو سہج سہاے ، سو هی سوبھا درساے ، پریم رس پیاے دیو هے
نین لگاے ، پھیر من کو لبھاے ، بین مکھہ بناے ، میرا چت چراے لیو هے
آنند سماے ، وہ کینی چت چاے ، مانگت هوں سے بلاے ، اور رجھاے کر هیو هے
نیکے سُر گاے ، آچھی تان پر بین بین کُوں بجاے سناے ، کچھو چیٹک سو کیو هے

(तोड़ी, तिताला)

कह के गई थी रात के आवन, मो को, तिया, तेरो ध्यान रहा
तू जो बखानत ऐसी, तिया, अब साँच कहो, कह आन लहा
प्यारी लगें उसकी बतियां, सुन सुन के सबे मैं मान महा
मेरे आगे न बातें बनाओ, सखी, मो को तिया ने जान कहा

(तोड़ी बँधा तिताला)

ए री सखी, हम तेरो कहा करि हैं, पिया को करदे कछु टोना
सुन ले प्यारी, टोना किये होत कहा, करमों लिखी सो होना

(توڑی، بندھا تتالا)

اے ری سکھی، ہم تیرو کہو کرہیں، پیا کوں کردے کچھو ٹونا
سن لے پیاری، ٹونا کیسے ہوت کہا، کرموں لکھی سو ہونا

(तोड़ी, चलता तिताला)

रब्बा, तैंड़ी बन्दी हूँ आजिज़ ग़रीब, हमारी मुरादें भर दीजो मन की
तैनूं छाड के किस नूं धाऊं, मैंडे मौला लीजो खबर मेरे तन की

(توڑی، چلتا تتالا)

ربا، تیڑی بندی ہوں عاجز غریب ہماری مرادیں بھر دیجو من کی
تینوں چھاڈ کے کس نوں دھاؤں، میڈے مولا لیجو خبر میرے تن کی

(तोड़ी, बँधा तिताला)

लाज आवत है मो को, माई, न जानूं पिया अब मोसूं कैसे कहेगो
आयो मनावन लालन री, अब देखिये कैसे के मान रहेगो

(توڑی، چلتا تتالا)

لاج آوت ہے موکو، مائی، نہ جانوں پیا اب موسوں کیسے کہے گو
آیو مناون لالن ری، اب دیکھیے کیسے کے مان رہے گو

(देसकार, जल्द तिताला)

मूरख, किस पे भूलि है, राख सके न कोइ
उन के पायन लाग, जो जग में आदर होय

(دیسکار ' جلد تتالا)

مورکھ کس پے بھولی ہے ، راکھہ سکے نا کوے
ان کے پایں لاگ ، جو جگ میں آدر ہوے

(तोड़ी,)

रीझ रीझ, रिझाय रिझाय, काम के किलोल कर मन के मनोरथ करे सहस सहस
आंखों देखी न कानों सुनी ऐसी जैसी तू पिया है, भचक रहत हूँ तो कों लहस लहस
यह देखी तो में रीत नई,सखी, जाने न पूछे कछु पीतम की,जब आवे मोसूं रहे बहस बहस
हंस हंस करत अछी बतियां, लग छतियां सूं अपने पिया को उर लावत रहस रहस

(تو ڑی)

ریجھہ ریجھہ ' رجھاے رجھاے ، کام کے کلول کر من کے مورتھہ کرے سہس سہس
آنکھوں دیکھی ، نہ کانوں سنی ایسی جیسی تو ، پیا ، ہے ، بھچک رہت ہوں تو کوں لہس لہس
یہ دیکھی تو میں ریت نئی ، سکھی ، جانے نہ پوچھے کچھہ پیتم کی ، جب آوے موسوں رہے بہس بہس
ھنس ھنس کرت اچھی بتیاں ، لگ چھتیاں سوں اپنے پیا کو اُر لاوت رھس رھس

(देवगरी, अड़ा चौताला)

लोग लाज घर में तजो, होय है मालिक तोह
समझोगे तुम आप को, दरपन देखो मोह

(دیو گری ، اڑا چوتالا)

لوگ لاج گھر میں تجو ، ہوئے ہے مالک توہ
سمجھو گے تم آپ کو ، درپن دیکھو موہ

(देवगरी, अड़ा चौताला)

हम तुम मिल के अब चलें, कहें पिया सूं हाल
जासूं लगे कलंक जग, ना चलिये वह चाल

(دیو گری ، اڑا چوتالا)

ہم تم مل کے اب چلیں ، کہیں پیا سوں حال
جاسوں لگے کلنک جگ ، نا چلیے وہ چال

(देवगरी, बँधा तिताला)

बांह गही जब लाल ने, गारी लागी देन
अंगुरी पकड़त बाल, सख, सिस्की लागी लेन

(دیو گری ، بندھا تتالا)

بانہہ گہی جب لال نے ، گاری لاگی دین
انگری پکڑت بال ، سکھ ، سسکی لاگی لین

(काफ़ी, इकताला)

साईं पर रख तू नजर, इतनो नाहि सकोच
जान अंधेरो एक पल, करो न जी में सोच

(کافی ، یک تالا)

سائیں پر تو رکھہ نظر ، اتنو ناہہ سکوچ
جان اندھیرو ایک پل ، کرو نہ جی میں سوچ

(काफ़ी, इकताला)

मेरे मन की सब बिथा उन सूं कहो सुनाय
जाओ, सखि, समुझाय के लावो पिया मनाय

(کافی ، یک تالا)

میرے من کی سب بِتھا اُن سوں کہو سنائے
جاؤ ، سکھی ، سمجھائے کے لاؤ پیا منائے

(देवगरी, अड़ा चौताला)

का से कहूँ जी की बिथा, कल न पड़त दिन रतियां
'साह-आलम' संङ्ग नेह लगे, तो को सुनावे उनकी बतियां

(دیو گری ، اڑا چو تالا)

کا سے کہوں جی کی بتھا ، کل نہ پڑت دن راتریاں
شاہ عالم سنگ نیہ لگے ، تو کو سناوے اُن کی باتریاں

(बिलावल, चलता तिताला)

सुनो नहीं सौत की.., रहे न तेरो नाम
रसक रसाल लाल सूं, तू क्यों रूसी बाम?

(بلاول ، چلتاتالا)

سنو نہیں سوت کی ... ، رهے نه تیرو نام
رسك رسال لال سوں ، تو کیوں روسی بام؟

(बिलावल, इकताला)

रोम रोम सुख पात है, सियरे होवत नैंन
दरस देख ती को, सखी, पावत है मन चैन

(بلاول ، یك تالا)

روم روم سکھه پات هے، سیرے هووت نین
درس دیکھه تی کو، سکھی، پاوت هے من چین

(काफ़ी, इकताला)

क्योंकर लीजे हाथ अब, कहा बनाऊं बात?
बड़ो सोच मो कौं, सखी, दूत लगी पिय सात

(کافی ، یك تالا)

کیوں کر لیجے هات اب ، کہا بناؤں بات ؟
بڑو سوچ موکوں ، سکھی ، دوت لگی پیه سات

(सपरदा, चलता तिताला)

नैनन सूं मुसकाय कर, पी सूं हिया मिलाए
जब तक मो फिर कर गई, चन्द मुखी घर आए

(سپردا ، چلتا تتالا)

نینن سوں مسکاے کر ، پی سوں هیا ملاے
جب تک سو پھر کر گئی ، چند مکھی گھر آے

(   )

जायें पिया जो हाथ से, कहां रहे फिर नाम
लाज करूं कब लूं, सखी, बिगड़े मेरो काम

(   )

جائیں پیا جو هاتھ سے ، کہاں رهے پھر نام
لاج کروں کب لوں ، سکھی ، بگڑے میرو کام

(   )

कह न सकत हूँ, ए सखी, कहा कहूं मैं तोह
करी करौंडी जगत की, इन नैनन ने मोह

(   )

کہہ نہ سکت هوں، اے سکھی، کہا کہوں میں توه
کری کنونڈی جگت کی ، ان نینن نے موه

(अलया, बँधा तिताला)

काम न आवे साईं बिन, किया करो कछु भेस
भूलो मन इस देस पे, बसोगे दूजे देस

(الیا ، بندھا تتالا)

کام نہ آوے سائیں بن ، کیا کرو کچھو بھیس
بھولو مت اس دیس پے ، بسو گے دوجے دیس

(सपरदा, चलता तिताला)

आइ के बैठे पास जब, जी में बढ़े हुलास
रिम झिम की बूंदें परें, स्याम मिलन की आस

(سپردا ، چلتا تتالا)

آی کے بیٹھے پاس جب ، جی میں بڑھے ھلاس
رم جھم کی بوندیں پریں ، سیام ملن کی آس

(सपरदा, चलता तिताला)

भये अयाने फेर के, लगी जीब तुतरान
तुम को कैसी यह, पिया, पड़ी अनोखी बान?

(سپردا ، چلتا تتالا)

بھئے ایانے پھیر کے ، لگی جیب تتران
تم کو کیسی یہ ، پیا ، پڑی انوکھی بان ؟

भाग बड़े उनके कभी, आवत जिन के भौन
रव सों मुख तेरो, तिया, देख सके है कौन ?

بھاگ بڑے اُن کے کبھی، جاوت جن کے بھَون
رَوَ سوں مکھ تیرو، تیا، دیکھ سکے ہے کون؟

बैठ रहो घर जाय के, आने न देगी बार
गुन अव गुन सब, ए सखी. झलकत है तन नार

بیٹھ رہو گھر جاے کے آنے نہ دیگی بار
گن اوگن سب، اے سکھی، جھلکت ہے تن نار

(अलया, बँधा तिताला)

बिसरी हमरी पीत सब, तुम्हें न आई लाज
ढोलन, तुम घर कौन के बिरम रहे हो आज ?

(الیا، بندھا تتالا)

بِسری ہمری پیت سب، تمھیں نہ آئی لاج
ڈھولن، تم گھر کون کے بِرم رہے ہو آج؟

समझ तू अपनी ख़ाक कों फ़ानी जनम न खोई
भूलो मत उस राह को बाक़ी ओही होई

سمجھ تو اپنی خاك كوں فانی جنم نہ کھوی
بھولو مت اُس راہ کو باقی اوهی هوی

लट पटी पटियां सीस की नैंनन अन्जन सोह
छैल छबीली आई ती. रूप दिखा मन मोह

لٹ پٹی پٹیاں سیس کی نینن انجن سوہ
چھیل چھبیلی آئی تی ، روپ دکھا من موہ

पीतम के, सख, नैन लख कैसे भये हैं लाल
मो को देखत यों लगें, जागे निस सङ्ग बाल

پیتم کے، سکھ، نین لکھ کیسے بھئے ھیں لال
موکو دیکھت یوں لگیں ، جاگے نس سنگ بال

हौं पी सूं रूसी रहूँ, ए अंखियां मिल जाईं
इन बैरन सूं बस नहीं, दूर ही नैंन लख धाईं

هوں پی سوں روسی رهوں ، اے انکھیاں مل جائیں
ان بیرن سوں بس نہیں ، دور هی نین لکھ دھائیں

सीस कहे, पड़े पाय रहूँ, और बांह कहे, उन्हे छाड न दीजे
जीब कहे बतियां ही करूं और कान कहें धुन वा की सुनीजे
अङ्ग कहे, लिपटाय रहूँ, और जीव कहे, मुझ मांह रहीजे
पाय कहे, घर वाही के जाइये, नैंन कहे मुख देखो ही कीजे

سیس کہے، پڑے پائے رہوں، اور بانہہ کہے انہے چھانڈ نہ دیجے
جیب کہے، بتیاں ھی کروں، اور کان کہیں، دھن وا کی سنیجے
انگ کہیں، لپٹائے رہوں، اور جیو کہے، مجھ مانہہ رہیجے
پائے کہیں، گھر وا ھی کے جائیے، نین کہیں، مکھ دیکھو ھی کیجے

—॰—

देखत पी को दूर सूं, लगी नेह की भाल
जाय कहो यह लाल सूं, बाल भई बेहाल

دیکھت پی کو دور سوں، لگی نہہ کی بھال
جائے کہو یہ لال سوں، بال بھئی بے حال

—॰—

पहले नेह न कीजिये, कर के देवो निबाह
नौज कोई ऐसी करे, जैसी तेरी चाह

پہلے نیہہ نہ کیجیے، کر کے دیوو نباہ
نوج کوئی ایسی کرے جیسی تیری چاہ

ऊतर देत न बात कहे, चुप बैठ रही मानो चित्र की लीखी
जो बात करो, तो न बोले कछु, जो न बात करो, तो होवे है तीखी

اوتر دیت نہ بات کہے، چپ بیٹھہ رھی مانو چتر کی لیکھی
جو بات کرو تو نہ بولے کچھو، جو نہ بات کرو، تو ھووے ہے تیکھی

٪٪

जेती, निहारी, यह तो मैं तिया, अब और तिया में यह बात न दीखी
लगाए लगे, न डराए डरे, यह चाल तिया, सखी, कैसे है सीखी

جیتی نہاری یہ تو میں تیا اب اور تیا میں یہ بات نہ دیکھی
لگاے لگے، نہ ڈرائے ڈرے، یہ چال تیا، سکھی، کیسے ھے سیکھی

٪٪

सुधइ रही नहीं पी को हमारे, कैसे, सखी, यह बान है सीखी
औरन सूं नित पेम लगे रहें, मोसूं करें जो बान सो तीखी

سدھی رھی نہیں پی کو ھمارے، کیسے، سکھی، یہ بان ھے سیکھی
اورن سوں نت پیم لگے رھیں، موسوں کریں جو بات سو تیکھی

٪٪

बड़ाई करो मत मोसूं पिया की, मैं तो सभी हित हान ही देखी
जानत है नहीं कोऊ किसी की, भाल हमारे कहा बिध लेखी ?

بڑائی کرو مت موسوں پیا کی، میں تو سبھی ھت ھان ھی دیکھی
جانت ھے نہیں کو‌ؤ کسی کی، بھال ھمارے کہا بدھ لیکھی ؟

कह तू मोसूं, पिया, कौन तिया सूं रैन दिनां काम मनावत है ?
हूँ तोह देखत लाज करूं, ती, तो कों लाज न आवत है
کهه تو موسوں، پیا، کون تیا سوں رین دناں کام مناوت هے؟
هوں توه دیکهت لاج کروں، تی، توکوں لاج نه آوت هے

सारी रैन तुम और सूं हिल मिल के रहे लालन, मोरे भोर उठ आवत काहे ?
जाओ जी जाओ, तुम्हारो अब कछु काम नहीं, जाओ जिन से रात हो उमाहे
ساری رین تم اور سوں هل مل کے رهے، لالن، مورے بهور اٹهه آوت کاهے
جاؤ جی جاؤ، تمهارو اب کچهو کام نهیں، جاؤ جن سے رات هو اماهے

कब लों देख दुख सहिये, रावरे को चालन सूं ऐसी को है नेह निबाहे
यह नहचे कर जानी हम ने ऐसो ही फल पावे जो कोऊ तुम को चाहे
کب لوں دیکهه دکهه سهیے، راورے کو چالن سوں ایسی کو هے نیهه نباهے
یه نهچے کر جانی هم نے ایسو هی پهل پاوے جو کواو تم کو چاهے

सुन री माई, आज के दिन एक अचंभो जो रही मैं देखो
जो चाहे प्यारे को मान करनो, सो अब प्राण प्राण प्यारी ने सीखो
سن ری مائی، آج کے دن ایك اچنبهو جو رهی میں دیکهو
جو چاهے پیارے کو مان کرنو، سو اب پران پیاری نے سیکهو

कान करो नहीं मेरो कहो तुम, अन तिया की सुने, पिया, बातें
आवत हो तुम काहे इते, उत जाओ जहां नित लावत घातें

کان کرو نہیں میرو کہو تم ، ان تیا کی سنے ، پیا ، باتیں
آوت ھو تم کاھے اِتے ، ات جاؤ جہاں نت لاوت گھاتیں

चातुर प्यारो हमारो, सखी, सब जानत अपनो और बिरानो
तुम काहे फिरो इत को उत को, अपने जियः में कह बात को ठानो

چاتر پیارو ھمارو ، سکھی ، سب جانت اپنو اور برانو
تم کاھے پھرو اِت کو اُت کو ، اپنے جیہ میں کہہ بات کو ٹھانو

हो यार, तैंड़ी याद दिल सूं मैनूं भुलाई नाहीं नाहीं
सूरत देखूं तैनू तैंड़ी सिकांदी जिन्द मैनूं जावे नाहीं

ھو یار ، تینڑی یاد دل سوں میئوں بھلائی ناھیں ناھیں
صورت دیکھوں تینوں تینڑی سکاندی جند میئوں جاوے ناھیں

सुनो री सखी, आज आये सुरजन साईं मोरे द्वार,
काज भये मोरे मन्दिर करूंगी सिंगार. सीस गुंधाऊं, गाऊं मङ्गल चार

سنو ری سکھی ، آج آئے سُرجن سائیں مورے دُوار
کاج بھئے مورے مندر کرونگی سنگار ، سیس گندھاؤں ، گاؤں منگل چار

उनींदे भये अत नैन लला के कैसे लगें, जैसे रैन के जगाये
ऐंडे फिरे, सखि, आज पिया, काहु प्यारी तिया को अङ्ग लगाये

اُنیندے بھئے ات نین للا کے کیسے لگیں ، جیسے رین کے جگائے
اینڈے پھریں ، سکھہ ، آج پیا ، کاھو پیاری تیا کو انگ لگائے

आज अचानक आय गये पिया प्यारे हमारे मन्दिर सूने
देखत हीं उनको, सजनी, तन मन मेरो भयो सुख दूने

آج اچانك آئے گئے پیا پیارے ھمارے مندر سونے
دیکھت ھیں اُن کو ، سجنی ، تن من میرو بھیو سُکھ دونے

कैसे भये पिया हम से कपटी ! मो को, सखी, यह बात न भाई
कीने उपाये बड़े, सजनी, पर प्यारे की रीझ की बात न पाई

کیسے بھئے پیا هم سے کپٹی ! مو کو ، سکھی ، یہ بات نہ بھائی
کینے اُپائے بڑے ، سجنی ، پر پیارے کی ریجھہ کی بات نہ پائی

तुम्हे कैसी पड़ी यह टेव, पिया, जो बैरन सूं जा नैन लरो हो
बोलो नहीं हम सेंती, लला, कौन जिया तें बैन करो हो

تمھے کیسی پڑی یہ ٹیو ، پیا ، جو بیرن سُوں جا نین لرو ھو
بولو نہیں ھم سیتی ، للا ، اون جیا ییں بین کرو ھو

जिया जिया मैं सुन, सखी, जली तिहारे हात
का मुख सूं अब आए के करे तू मोसूं बात

جیسا جیسا میں سن ، سکھی ' جلی تہارے ہات
کا مکھہ سوں اب آے کے کرے تو موسوں بات

सांवरो रङ्ग सुहावनो लागत, गावत आवत राग नयो है
बन्सी बजाए, कछु मुस्काए, लला मन मेरो लुभाए लियो है
नीकी भली चली जात हती, सुध जात रही, यह कैसो भयो है?
देखत ही मन मोहन को, सखी, सो तन को सब चैन गयो है

سانورو رنگ سہاونو لاگت ، گاوت آوت راگ نیو ھے
بنسی بجاے ، کچھو مسکاے ، للا من میرو لبھاے لیو ھے
نیکی بھلی چلی جات ھتی ، سدھ جات رھی ، یہ کیسو بھیو ھے؟
دیکھت ھی من موھن کو سکھی ، سو تن کو سب چین گیو ھے

कौन के रैन रहो, कौन से सैन करो, कौन से लगाए नैन
हमसे मुख के बैन न करो तुम अब, कहो, पिया कैसे हो है चैन?

کون کے رین رھو ' کون سے سین کرو ، کون سے لگائے نین
ھم سے مکھہ کے بین نہ کرو تم اب . کہو ، پیا کیسے ھو ھے چین ؟

اے ری مائی ، نین دیٹھہ لگے رہت ، پیہ کو دیکھن کیسے بن آوے ؟
کل نہ پڑت ، پلکو نہیں لاگت ، نس دن موکو برہ ستاوے
جب آن ملے پیہ پیارو میرو ، تب سب تن سکھہ پاوے
جنم جنم کی ہو رہوں واکی ، جو کوئی موسوں آن ملاوے

जङ्गल जङ्गल ढूंडती कर जोगी को भेस
पावस रुत कैसे सहूँ, लालन गए बिदेस
جنگل جنگل ڈھونڈتی کر جوگی کو بھیس
پاوس رت کیسے سہوں ، لالن گئے بدیس

तड़फत है दिन रात अब, साथ गए ले चैन
नैनन नैनन पीयः सूं, कर गई, सख, ती बैन
تڑپھت ہے دن رات اب ، ساتھ گئے لے چین
نینن نینن پیہہ سوں ، کر گئی ، سکھہ ، تی بین

सोच चले कब काहू को, कछु रखे जी मांह
साईं चाहे सो करे, औरन को बस नांह
سوچ چلے کب کاہو کو ، کچھو رکھے جی مانہہ
سائیں چاہے سو کرے ، اورن کو بس نانہہ

हार परी अब आदवा, होनी होए सो होए
जैसी इन नैनन करी, ऐसी करे ना कोए

ھور پری اب آدوو، ھونی ھوے سو ھوے
جیسی ان نین کری، ایسی کرے نا کوے

—∵—

नैन करो नहीं सामने, मन में समझो पी
करो न मोसूं बात कछु, कहां लागो है जी

نین کرو نہیں سامنے، من میں سمجھو پی
کرو نہ موسوں بات کچھ، کہاں لگو ھے جی

∵

पीतम, सुनो हमारे दर्द की बात बिन देखे दरस की
'साह-आलम' पीव को तुम्हारे मिलन तपत बुझे बरस की

پیتم، سنو ھمارے درد کی بات بن دیکھے درس کی
ساہ عالم پیوٗ کو تمہارے ملن تپت بجھے برس کی

—∵—

ए री माई, नैनन दीठ लगे रहन, पिय: को देखन कैसे बन आवे?
कल न पड़त, पलकों नहीं लागत, निस दिन मो को बिरह सतावे
जब आन मिले पिय: प्यारो मेरो, तब सब तन सुख पावे
जनम जनम की हो रहूँ वा की, जो कोई मोसूं आन मिलावे

अवध किइ, आये नहीं, पूछत हूं अब तोह
घेर रखो किन चाह में, सखी, पिया को मोह

اودھ کئی ، آئے نہیں ، پوچھت ہوں اب اوہ
گھیر رکھو کن چاہ میں ، سکھی ، پیا کو موہ

चमक तिया के रूप की लेत जिया को चैन
नथ के मोती निरख, सखि, न थके काके नैन

چمک تیا کے روپ کی لیت جیا کو چین
نتھ کے موتی نرکھ ، سکھ ، نہ تھکے کا کے نین

जी चाहे गर लाइये, सियरी चलत बयार
झुक झुक के रस लीजिये, आन मिले जो नार

جی چاہے گر لائیے ، سیری چلت بیار
جھک جھک کے رس لیجئے ، آن ملے جو نار

पीतम के अब हाथ से कीधर को कह जाऊं
समझ समझ, सखि, जीय: में अपने हूँ दुख पाऊं

پیتم کے اب ہاتھ سے کیدھر کو کہہ جاؤں
سمجھ سمجھ ، سکھ ، جیہ میں اپنے ہوں دکھ پاؤں

मन की सब मन में रही, कासूं कहूँ हों बैन
पीतम बिन अब, ए सखी, तरसत है जो नैन

من کی سب من میں رهی ، کاسوں کہوں هوں بین
پیتم بن اب ، اسے سکھی ، ترست هیں جو نین

मेरी सुने नहीं एक पी, अपनी करे सब बात
घड़ी पड़े नहीं चैन दिन, तड़फत जावे रात

میری سنے نہیں ایك پی ، اپنی کرے سب بات
گھڑی پڑے نہیں چین دن ، تڑپھت حاوے رات

जब तें रूसी तू, तिया, लिया जिया को चैन
मोसूं मिलो तुम बेग ही, मीठे करो अब बैन

جب تیں روسی تو ، تیا ، لیا جیا کو چین
موسوں ملو تم بیگ هی ، میٹھے کرو اب بین

आपस में मिलो सोच कर, करतीं सबे बिचार
चरचा करो न लाल यह, चरचेगी कोऊ नार

آپس میں ملو سوچ کر ، کریں سبے بچار
چرچا کرو نه لال یه ، چرچے گی کواو نار

आवन की भोर कही, होय गई अब शाम
बीत गई सगरी निसा लेवत तेरो नाम

آون کی بھورہ کہی ، ہوے گئی اب شام
بیت گئی سگری نسا لیوت تیرو نام

—×/×—

कहा करूं, किन जाइये, देत उठाई लाज
मेरे नैन, मेरी सखी, बैरी भये हैं आज

کہا کروں ، کت جائیے ، دیت اُٹھائی لاج
میرے نین ، میری سکھی ، بیری بھئے ہیں آج

—×/×—

बैरी यह तन में बसे, यासूं, सखी, न आस
मेरो मन ही गहन को रहे पिया के पास

بیری یہ تن میں بسے ، یاسوں ، سکھی ، نہ آس
میرو من ہی گہن کو رہے پیا کے پاس

—×/×—

मेरी सुन सब जीव की, कहे न अपनी बात
बैरन सूं, सखि, पी मिले, कैसे मिलूं इन सात ?

میری سن سب جیو کی ، کہے نہ اپنی بات
بیرن سوں ، سکھ ، پی ملے ، کیسے ملوں ان سات ؟

हाल रहो ना बात, तु रख ले मेरी लाज
चाहूँ तेरी जात से, लीजे मोहि नवाज
حال رهو نه بات ، تو رکهه لیے میری لاج
چاهوں تیری جات سے ، لیجیے موہ نواج

समझ गई कहते, सखी, तो में पी की बास
कहो छिप कह ना सकत रह रह लेत उसास
سمجهه گئی کہتے ، سکهی ، تو میں پی کی باس
کہو چهپ کهه نا سکت رہ رہ لیت اُساس

भई दुबरी सोच में, रहो न मेरो अंग
पीतम के, सखि, बिरह सुं रूप रहो ना रंग.
بهئی دوبری سوچ میں ، رهو نه میرو انگ
پیتم کے ، سکهه ، برہ سوں روپ رهو نا رنگ

भली न तो को बात यह जानी खबर न भूल
कीजे वह, जो रब कहे, और कहे जो रसूल
بهلی نه تو کو بات یه جانی خبر نه بهول
کیجیے وہ ، جو رب کہے ، اور کہے جو رسول

का से कहूं, नहीं जात कही, सखी, लागो हमें यह नेह नयो है
जो मन में कहिये को करे मन ही में रहे तन ताप तयो है
सोय के मैं पचतावत हूँ, इन नैनन कों मेरे काह भयो है
बैरन नींद ने चैन न दीनो, आयो पिया घर फेर गयो है

کاسے کہوں، نہیں جات کہی، سکھی، لاگو ھمیں یہ نیہہ نیو ہے
جو من میں کہیے کو کرے من ھی میں رہے تن تاپ تیو ہے
سوے کے میں پچتاوت ھوں، ان نینن کوں میرے کاہ بھیو ہے
بیرن نیند نے چین نہ دینو، آیو پیا گھر پھیر گیو ہے

...

आप . हीं आवत नेह को, औरन को नहीं ऊतर दीजे
पीतम सूं वुह बात करो, जो जा में तिया अब नेह न छीजे

آپ .. ھیں آوت نیہہ کو، اورن کو نہیں اوتر دیجے
پیتم سوں وہ بات کرو، جو جا میں تیہ اب نیہہ نہ چھیجے

...

पीतम कों ना छीन ले, मो को यही परेख
आगे पी, पाछे तिया, सखी, अलग हो देख

پیتم کوں نا چھین لے، مو کوں یہی پریکھہ
آگے پی، پاچھے تیا، سکھی، الگ ھو دیکھہ

मो सें न पूछो तो कछु, कटी है जैसी रात
अपने मन सुं जानियो मेरे मन की बात

موسیں نہ پوچھو تو کچھو، کٹی ھے جیسی رات
اپنے من سوں جانیو میرے من کی بات

जात कही चतुराई नहीं कछु पीतम ने जब आंख लड़ाई
लीने कीते मन पीतम ने, सखी. हों अपनो मन दे घर आई

جات کہی چترائی نہیں کچھو پیتم نے جب آنکھ لڑائی
لینے کتے من پیتم نے، سکھی، ھوں اپنو من دے گھر آئی

पिया, लगावे आप तू, मो को करे बदनाम
मैं न सुनुं तेरो, सखी. तू ही बिगाड़े काम

پیا، لگاوے آپ تو، مو کو کرے بدنام
میں نہ سنوں تیرو، سکھی، تو ھی بگاڑے کام

दीजे न सुमरन हात सें, रहे न दाना हात
तो माला तेरी जपे को कहे मन की बात

دیجے نہ سمرن ھات سے، رھے نہ دانا ھات
تو مالا تیری جپے کو کہے من کی بات

काह भयो जो बोलत ऐसी, ता को, तिया, यह लागत फीको
जाओ, सखी, उत बैठ रहो, नित बिल्ली के भाग न टूटत छीको

کاہ بھیو جو بولت ایسی ، تو کو ، تیا ، یہ لاگت پھیکو
جاؤ ، سکھی ، اُت بیٹھ رھو ، نت بلّی کے بھاگ نہ ٹوٹت چھیکو

जात नहीं छब मो पे कही मुसकान से जोत लजावे छटाको
नार खिलार बड़ी है तिया, जो उछालत है लिये हाथ बटाको

جات نہیں چھب موسے کہی مُسکان سے جوت لجاوے چھٹاکو
نار کھلار بڑی ھے تیا ، جو اُچھالت ھے لئے ھاتھ بٹاکو

सांवरे सलोने माई मेरो मन लागो जब तो सूं रसिया
घरी घरी पल छिन दिन मन मों राहत बसिया

سانورے سلونے سائیں میرو من لاگو جب تو سوں رسیا
گھری گھری پل چھن دن من موں راحت بسیا

दोनों मिल फिर जात हैं अंखियां नीर भराई
भले मिले ती पिय, सखी, तन मन नैन सराई

دونوں مل پھر جات ھیں انکھیاں نیر بھرائی
بھلے ملے تی پیہ ، سکھی ، تن من نین سرائی

सुन री, सखी, इक बात अनूठी, पियारे ने ली मेरी अंगूठी
लिये अंगूठी जात चले औरन के घर, इन कारन मैं उनसे रूठी

سن ری، سکھی، اک بات انوٹھی، پیارے نے لی میری انگوٹھی
لئے انگوٹھی جات چلے اورن کے گھر، انکارن میں اُن سون روٹھی

—— ·/·/· ——

छांड के, सजनी, मो कों पिया बुलायो होगो तो कों
चाहत हैं पिया तो कों, तू झूठी बनावत मो कों

چھانڈ کے، سجنی، مو کوں پیا بلایو ہوگو تو کوں
چاہت ہیں پیا تو کوں، تُو جھوٹھی بناوت مو کوں

—— ·/·/· ——

हिल मिल रह तू प्यारे संग और कभू न हो उन सूं न्यारी
लाल चले हैं लाला देखन, नाफ़रमान न हूजो, प्यारी

ھِل مِل رہ تو پیارے سنگ ور کبھو نہ ہو اُن سوں نیاری
لال چلے ہیں لالا دیکھن، نافرمان نہ ہُوجو، پیاری

—— ·/·/· ——

रैन जगे कहों प्यारे तिहारे नीके लागत अनींदे नैन
देखत हीं पहचान गई, अब काहे बनावत हो तुम बैन

رین جگے کہوں پیارے تہارے نیکے لاگت اَنیندے نین
دیکھت ہیں پہچان گئی، اب کاھے بناوت ہو تم بین

बोलन बोले चुपके रहे क्यों, अब कहो, कौन के बैन चुराऐ
सांची कहो तुम मो सूं, साजन, काहे फिरो अब नैन दुराऐ

بولت بول چپکے رھے کیوں ، اب کہو، کون کے بین چرائے
سانچی کہو تم موسوں ، ساجن ، کاھے پھرو اب نین درائے

—:—

लाड लरा बनरा बियाह् कर बनरी अपनी घर में लाया
भहू पुफी सब के मन को आवत दूला भाया

لاڈ لرا بنرا بیاہ کر بنری اپنی گھر میں لایا
بھو پپھی سب کے من کو آوت دولا بھایا

—:—

जब से गऐ अजीज मिल, चैन गयो सब सात
रैन गई सब ध्यान में, कछु न भाई बात

جب سے گئے عزیز مل ، چین گیو سب سات
رین گئی سب دھیان میں ، کچھو نہ بھائی بات

—:—

सोच यही मन में, सखी, आऐं पिया जो रात
हस हस कर मन मोह लूं, करके मीठी बात

سوچ یہی من میں ، سکھی ، آئیں پیا جو رات
ھس ھس کر من موہ لوں ، کر کے میٹھی بات

पिया मोरे जाग रे, जाग रे, जाग, रैन तो कठिन अत लागे
'साह आलम' ने तुम्हारे देखन कों सगरी रैन उमाहे जागे

پیا مورے جاگ رے، جاگ رے، جاگ، رین تو کٹھن ات لاگے
ساہ عالم نے تمہارے دیکھن کوں سگری رین اماھے جاگے

रात गये घर कौन के? सोये किसके सात?
जो जिय: में सोई कहो, कब को राखी बात

رات گئے گھر کون کے؟ سوئے کس کے سات؟
جو جیہ میں سوئی کہو، کب کو راکھی بات

रैन रहो घर कौन के, कहा लगाये नैन?
रस बस में वा के भये, हम सूं हस हस बैन

رین رہو گھر کون کے، کہاں لگائے نین
رس بس میں وا کے بھئے، ہم سوں ہس ہس بین

पहचान गई इन बातन सूं प्रतीत पिया तुम काहे को खोई
क्यों बकवास करो बिन काज कों, पीर पराई न जानत कोई

پہچان گئی ان باتن سوں پرتیت پیا تم کاھے کو کھوئی
کیوں بکواس کرو بن کاج کوں، پیر پرائی نہ جانت کوئی

तुम्हे रहे नहीं याद एक, भूले सब सुख बैन
लखो रूप जो तियः का समाए गए मेरे नैन

تمہے رہے نہیں یاد ایک ، بھولے سب سکھ بین
لکھو روپ جو تیہ کا سمائے گئے مرے نین

—

आवो तुम पीतम, मेरे मध माते, तेरे घाव के बीच भई भोर
कौन तिया संग रैन बिताई, न जानूं कौन के तुम रहे ठौर

آوو تم، پیتم، میرے مدھ ماتے، تیرے چاو کے بیچ بھئی بھور
کون تیا سنگ رین بتائی ، نہ جانوں کون کے تم رہے ٹھور

—

उठो तुम, प्यारे, नींद के माते, राज दुलारे, भोर भई, तुम जागो
कागा बोले, और चिरयां चहचहाएं ऐसी बहार में तुम गरे लागो

اٹھو تم، پیارے، نیند کے ماتے ، راج دلارے، بھور بھئی ، تم جاگو
کاگا بولے ، اور چریاں چہچہائیں ، ایسی بہار میں تم گرے لاگو

—

नित नारन में जो आप डरे, मोरे ऐसी भेट की पेट न भावे
सखी सें मिलावे, ढिग नहीं आवे ऐसी तिया और कौन के जावे

نت نارن سیں جو آپ ڈرے ، مورے ایسی بھیٹ کی پیٹ نہ بھاوے
سکھی سیں ملاوے، ڈھگ نہیں آوے ایسی تیا اور کون کے جاوے

सोच करो मन, ना मिलो, अपनो जी क्यों खोए
जो सब ऐसे ही मिलें, तो सुख कैसे होए

سوچ کرو مت نا ملو ، اپنو جی کیوں کھوے
جو سب ایسے ہی ملیں ، تو سکھ کیسیں ہوے

लाल जगाई कौन घर, कहो, सखी तम, रैन
पियरो लगे है रूप सब, और उने दे नैन

لال جگائی کون گھر ، کہو ، سکھی تم ، رین
پیرو لگے ہے روپ سب ، اور انے دے نین

लालन की तो नेह अब, और तिया के सात
कहा कहूँ तो कों, सखी रही न उन को बात

لالن کی تو نیہ اب اور تیا کے سات
کہا کہوں تو کون ، سکھی ، رہی نہ آن کہ بات

झूठ कहो मत मेरे तईं, मेरो न लीजे नाम
जाओ जहां नित जात हो, करो उसी से काम

جھوٹھ کہو مت میرے تئیں ، میرو نہ لیجے نام
جاؤ جہاں نت جات ہو ، کرو اسی سے کام

मन मेरो अमोल ले जात, पिया, तुम बार कछु न लगावत हो
पहले तो लुभाई लगाए भले, फिर पाछे उसे अचटावत हो
अत छैल छबीले, रंगीले, महा गुर बेली, रसीले कहावत हो
तुम राख न जानत हो, तो कहो, चित काहे पराई चुरावत हो

من میرو امول لیجات، پیا، تم بار کچھو نہ لگاوت ہو
پہلے تو لبھائی لگائے بھلے، پھر پاچھے اسے اچٹاوت ہو
ات چھیل چھبیلے، رنگیلے، مہا گر بیلی، رسیلے کہاوت ہو
تم راکھ نہ جانت ہو، تو کہو، چت کاھے پرائی چراوت ہو

बिन प्यारे कछु और तुम कीजो ना सखी बात
बैरी है तू, ना हितू, जाऊं न तेरे सात

بن پیارے کچھو اور تم کیجو نا سکھی بات
بیری ھے تو، نا ھتو، جاؤں نہ تیرے سات

दीजे बता जो सांच हो, पूछत है यह बाल
रंग रंगे हो कौन के नैन तिहारे लाल

دیجے بتا جو سانچ ہو، پوچھت ھے یہ بال
رنگ رنگے ہو کون کے نین تہارے لال

ए री माई, सरसुती का पुजन कर के माँगत हूँ यह भोर नूर
'शाह-आलम' पिया के मन की मुरादें सब हीं दीजे भरपूर

اے ری مائی، سرستی کا پوجن کرکے مانگت ہوں یہ بھور نور
شاہ عالم پیا کے من کی مرادیں سب ہیں دیجیے بھرپور

प्यारे हम तुम से करें रस बतियां
न्यारे न हो, पल छिन यों कह लागी छतियां

پیارے، ہم تم سے کریں رس بتیاں
نیارے نہ ہو، پل چھن یوں کہہ، لاگی چھتیاں

हाँ तो जी की कहूँ तो सूं सजनी, वे तो मेरे मन में बसे हैं
ऐसे सुघर प्रान अपने काम में सो तो रंग रसे हैं

ہوں تو جی کی کہوں تو سوں، سجنی، وے تو میرے من بسے ہیں
ایسے سگھر پران اپنے کام میں سو تو رنگ رسے ہیں

जो पिय: आवे मोरे घरवा, करूं संगरवा, लेहूं बलाएं, परहूँ पाएं
कहा करू, कित जाऊं, सखी री, भोर भए, तो अज हूँ न आए छैल तुरकवा

جو پیا آوے مورے گھروا کروں سنگروا، لیہوں بلائیں، پر ہوں پائیں
کہا کروں، کت جاؤں، سکھی ری، بھور بھئے، او اج ہوں نہ آئے چھیل ترکوا

साची कहो प्यारे, कहां से आए रैन के जागे
सारी रैन और सूं रस पागे भोर आ मेरे उर लागे

سانچی کہو، پیارے، کہاں سے آئے رین کے جاگے
ساری رین اور سوں رس پاگے، بھور آ میرے اُر لاگے

उनींद भए अत नैन लला के कैसे लगें जैसे रैन जगाए
ऐडें फिरें, सखी, आज पिया, काहू प्यारी तिया को अंग लगाए

اونیند بھئے ات نین للا کے ایسے لگیں جیسے رین جگائے
اینڈیں پھریں، سکھی، آج پیا، کاھو پیاری تیا کو انگ لگائے

हा हा हमें मत आज कहो, करकी बंगुरी, पिया छाड़ो करयां
ठानो जो जिय: में सो काल को कीजे, न कीजे पिया यह आज बिरयां

ھا ھا ھمیں مت آج کہو، کر کی بنگُری پیا چھاڑو کریاں
ٹھانو جو جیہ میں سو کال کو کیجے پیا یہ آج بریاں

सुन्दर साईं ढोलन, साची कहो अब, कहां रहे तुम रतियां ?
मुंह की मोसूं, जी की औरन सूं, काहे करत हो झूठी बतियां

سندر سائیں ڈھولن، سانچی کہو اب، کہاں رہے تم رتیاں؟
منہہ کی موسوں، جی کی اورن سوں، کاھے کرت ھو جھوٹھی بتیاں

छब कों देखन दें नहीं पीपल बैरी नैन
घरी न लागें रात को, दिवस देत ना चैन

چھب کوں دیکھن دیں نہیں پیپل بیری نین
گھری نہ لاگیں رات کو دوس دیت نا چین

मो को तो अब, ऐ सखी, लाल न पूछें बात
जावत दिन है आस में, रोते रोते रात

مو کو تو اب، اے سکھی، لال نہ پوچھیں بات
جاوت دن ہے آس میں، روتے روتے رات

सुनो न काहू कान धर, बैरी भए सब लोग
पाछे तेरे लाल हैं यह्ं किये है जोग

سنو نہ کاہو کان دھر، بیری بھئے سب لوگ
پاچھے تیرے لال هوں بڑے کیے ہیں جوگ

ए री माई, देखा तू ने, मो सूं उस ढीठ ने कहा कीनी
औरन सूं रंग रलियां करके, हम को बिसार दीनी

اے ری مائی، دیکھا تو نے موسوں اس ڈھیٹھ نے کہا کینی
اورن سوں رنگ رلیاں کرکے، ہم کو بسار دینی

कवित व दोहरा: नायका भेद

२७८

کبت و دوہرہ نایکا بہید

۲۷۸

(खमाच, इकताला)

हजरत पीर की आई बनी मिहदी अत रंग भरी बहु रंग सुहाई
कीनी नजर दस्तगीर ने तुम पर, 'शाहे आलम' माँगा मुराद जो ही अब आई

(کھماج ' یک تالا)

حضرت پیر کی آئی بنی مہدی ات رنگ بھری بہو رنگ سہائی ۔
کینی نظر دستگیر نے تم پر ، شاہ عالم مانگی مراد جو ھی اب آئی

(सोरठ, होरी)

अन ही रंग रंगीली मिहदी रोशन भई आनन्द सू हजरत पीर की
सब मुरादें भर पाईं और कीनी नियाजें पीर दस्तगीर की

(سورٹھہ ' ہوری)

ات ھیں رنگ رنگیلی مہدی روشن بھئی آنند سوں حضرت پیر کی
سب مرادیں بھر پائیں اور کینی نیازیں پیر دستگیر کی

(ہورِیا ، جلد تتالا)

آئی مہدی پیر کی جگمگ جگمگ جوت
شاہ عالم اس سال میں تمہیں مرادیں ہوت

(किदारा, बँधा तिताला)

आई धूम से मिहदी हजरत पीर दस्तगीर ख्वाजः मख्दूम मौलाना ग़रीब पीर की
दीनी मुरादें 'शाहे-आलम' पादशाह को, कीनी रोशनी पादशाह दरवेश पीर दस्तगीर की

(کدارا ، بندھا تتالا)

آئی دھوم سے مہدی حضرت پیر دستگیر خواجہ مخدوم مولانا غریب پیر کی
دینی مرادیں شاہ عالم بادشاہ کی، کینی روشنی بادشاہ درویش پیر دستگیر کی

(अड़ाना, चौताला)

क्या नीकी आज यह रोशनी मिहदी की हजरत पीर दस्तगीर की बन आई
चिराग़न की जोत जगर ऐसी लागत जैसी रंगारंग के जवाहिर से छाई
कैसी धूम की बाजत नौबत और छूटत आतिशबाजी, गुनियन मिल के गाई
कीनी नजर मिहर की अपने मुरीद पर, 'शाहे-आलम' ते मन की मुराद भर पाई

(اڑانا ، چوتالا)

کیا نیکی آج یہ روشنی مہدی کی حضرت پیر دستگیر کی بن آئی
چراغن کی جوت جگر جگر ایسی لاگت جیسی رنگا رنگ کے جواہر سے چھائی
کیسی دھوم کی باجت نوبت اور چھوٹت آتشبازی گنین مل کے گائی
کینی نظر مہر کی اپنے مرید پر ، شاہ عالم بادشاہ نے من کی مراد بھر پائی

(ایمن ، تندها تالا)

آئی مہندی پیر کی لال جڑی خوشرنگ
گنی راگ گاون لگے ، بجت بین ، مرچنگ
شاہ عالم بنتی کریں رنگ ... رنگ انگ
دئی مراد مرید کی ، باڑھے ہیے امنگ

(भूपाली, चौताला)

रंग सुरंग बनी मिहदी और चाव सूं रोशनी नीकी संवारी
कंवल पे दीपन के गन सोहत बाजत बाजे सबै सुख कारी
नेक निगाह करो नित हीं तुम पीर बंधाओगे धीर हमारी
दीजे मुराद कहे मन की, 'शाह-आलम' लीनी पनाह तुम्हारी

(بھوپالی ، چوتالا)

رنگ سُرنگ بنی مہدی اور چاو سوں روشنی نیکی سنواری
کنول پے دیپن کے گن سوھت ، باجت باجے سبے سکھ کاری
نیک نگاہ کرو نت ہیں تم پیر بندھاوگے دھیر ہماری
دیجے مراد کہے من کی ، شاہ عالم لینی پناہ تمھاری

(पूरिया, जल्द तिताला)

आई मिहदी पीर की जगमग जगमग जोत
'शाह-आलम', इस माल में तुमहें मुरादें होत

(ایمن ، چوتالا)

رنگ سُرنگ کے پھول بنے اور نیکی آرایش رنگ رلی کی
سندر لال دھری مہدی جہاں سوبھا بنی ات کنول کلی کی
پائی مراد سبے جیہ کی شاہِ عالم چاو سوں نیاز بھلی کی
دیکھت ہوت ہلاس ہیے ات روشنی یوں مخدوم ولی کی

(ऐमन, बँधा तिताला)

आए मुरादें माँगने तुम से, हजरत पीर
'शाह आलम' अपने दास की बेग बंधाओ धीर

(ایمن ، بندھا تتالا)

آئے مرادیں مانگنے تم سے ، حضرت پیر
شاہِ عالم اپنے داس کی بیگ بندھاؤ دھیر

(ऐमन, बँधा तिताला)

आई मिहदी पीर की लाल जड़ी खुशरंग
गुनी राग गावन लगे, बजत बीन, मुहचंग
'शाह-आलम' बिनती करें रंग ... रंग अंग
दिई मुराद मुरीद को, बाढ़े हिये उमंग

(ऐमन, चलता तिताला)

हज़रत पीर दस्तगीर, तुम मन के कीजे काज
दरजन सबे बिडारिये माँगत हूँ यह आज

(ایمن ، چلتا تتالا)

حضرت پیر دستگیر، تم من کے کیجے کاج
درجن سبے بڈارئیے ، مانگت ھوں یہ آج

(ऐमन, इकताला)

हज़रत पीर ग़ौस-उल-अअ़ज़म सूं बार बार यह इलतिमास की
माल मुल्क सब दिला दीजे, सुनो बिनती अब मुझ दास की

(ایمن ، یک تالا)

حضرت پیر غوث الاعظم سوں بار بار یہ التماس کی
ملک مال سب دلا دیجیے ، سنو بنتی اب مجھ داس کی

(ऐमन, चौताला)

रंग सुरंग के फूल बने और नीकी आराइश रंग रली की
सुन्दर लाल धरी मिहदा जहाँ सोभा बनी अन कंवल कली की
पाई मुराद सबे जिय की 'शाह-आलम' चाव सूं नियाज़ भली की
देखत होत हुलास हिये अन रोशनी याँ मख्दूम वली की

(कामोद, होरी)

मिहदी आई पीर की रोशन चन्द सो चन्द
'शाहे-आलम' मुरीद के घर में भयो आनन्द

(کامود ، ہوری)

مہندی آئی پیر کی روشن چند سو چند
شاہِ عالم مرید کے گھر میں بھیو آنند

(ऐमन, चौताला)

हज़रत ग़ौस-उल-अअज़म की यह नीकी बनी मिहदी बन आई
रोशनी फैल रही चहूँ ओर चिरागन की अत दीपत भाई
नाचत गावत लोग गुनी अब लागत देखे सदा सुखदाई
राज आहे 'शाहे-आलम' को यह कीरत जा की दसों दिस छाई

(ایمن ، چو تالا)

حضرت غوث الاعظم کی یہ نیکی بنی مہندی بن آئی
روشنی پھیل رہی چہوں اور چراغن کی ات دیپت بھائی
ناچت گاوت لوگ گنی اب لاگت دیکھے سدا سکھدائی
راج آہے شاہِ عالم کو یہ کیرت جا کی دسوں دس چھائی

(हमीर, चौताला)

जोत लखी जिन आज यह मिहदी की नैन सखी अत सिहरे भये हैं
रोशनी चारू भई चहुँ ओर में नाहि लके दुख दूर गये हैं
मन्दिर में 'शाहे आलम' के सब भाँतन के सुख आन छये हैं
ऐसे दयाल जहान में पीर हैं जा के मनोरत पूरे दिये हैं

(حمیر ، چوتالا)

جوت لکھی جن آج یہ مہندی کی نین سکھی ات سہرے بھئے ہیں
روشنی چارو بھئی چہوں اور میں ناہ لکے دکھ دور گئے ہیں
مندر میں شاہِ عالم کے سب بھانتن کے سکھ آن چھئے ہیں
ایسے دیال جہان میں پیر ہیں جی کے منورت پورے دئے ہیں

(कामोद, बँधा तिताला)

मिहदी आई पीर की जगमग जोत सूं आज
'शाहे-आलम' को दस्तगीर ने अचल कियो है राज

(کامود ، بندھا تتالا)

مہندی آئی پیر کی جگمگ جوت سوں آج
شاہِ عالم کو دستگیر نے اچل کیو ہے راج

(हमीर, चौताला)

ठाठ बनाए, चिरागा धरे, और पूरन नेह की जोत जगाई
देखे सबे नर नार खरी चहुँ ओरन चारू भई रोशनाई
कीनी बिनती कर जोर दूरू भया गौस-उल-आज़म पीर सुहाई
बाढ़े हुलास हिये 'शाह-आलम' जी की मुराद सबे भर पाई

(ہمیر، چوتالا)

ٹھاٹھ بنائے، چراغ دھرے، اور پورن نیہ کی جوت جگائی
دیکھے سبے نر نار کھری چہوں اورن چارو بھئی روشنائی
کینی بنتی کر جور دوارو بھیو غوث الاعظم پیر سہائی
باڑھے ہلاس ہیے شاہ عالم جی کی مراد سبے بھر پائی

(हमीर, चौताला)

हज़रत पीर की नीकी बनी मिहदी यह देखत ही मन भाई
रोशनी दीपन की अस दीपन अब महताबन की छब छाई
छूटत हैं चरखे चहुँ ओरन फुलझरी, हथफूल, हवाई
आनन्द सं 'शाह आलम' अपने जी की मुराद सबे भर पाई

(ہمیر، چوتالا)

حضرت پیر کی نیکی بنی مہدی یہ دیکھت ہی من بھائی
روشنی دیپن کی اس دیپت اور مہتابن کی چھب چھائی
چھوٹت ہیں چرخے چہوں اورن پھولجھری، ہتھپھول، ہوائی
آنند سوں شاہ عالم اپنے جی کی مراد سبے بھر پائی

(   )

ठाठ बनाए अनेकन भाँत के पीर की है मिहदी सुखदाई
बास सुगन्ध की फैल सुभ साअत शाह के मन्दिर आई
चाव बढ़ो सब के चित में हित सूं बिनती कर जोर सुनाई
दीनी मुबारकी गाए गुनीन मुराद सबै 'शाह-आलम' पाई

(   )

ٹھاٹھہ بنائے انیکن بھانت کے پیر کی ھے مہدی سکھدائی
باس سگندھ کی پھیل رھی، سبھہ ساعت شاہ کے مندر آئی
چاو بڑھو سب کے چت میں ھت سوں بنتی کر جور سنائی
دینی مبارکی گائے گنین ، مراد سبے شاہِ عالم پائی

(हमीर, चौताला)

गौस-उल-अऽजम की मिहदी यह रंग रंगीली मुराद ले आई
नर सूं कंवल के तख्ते बिराजत, नूर चिराग़न नैन झुकाई
गावें गुनी जन बोल सुहावने, मजलिस आज बनी मन भाई
आज के काज बने सब हीं 'शाह-आलम' दास की आस पुजाई

(ہمیر ، چوتالا)

غوث الاعظم کی مہدی یہ رنگ رنگیلی مراد لے آئی
نر سوں کنول کے تختے براجت نور چراغن نین جھکائی
گاویں گنی جن بول سہاونے ، مجلس آج بنی من بھائی
آج کے کاج بنے سب ھیں شاہِ عالم داس کی آس پجائی

मिहदीए ग़ौस-उल-अऽज़म

२०

مہدیٔ غوث الاعظم

۲۰

(भटियार, होरी)

मानत नार जो बरजे मोहि आप न देत, दिखावत गारी
चन्चल ऐसो कहों न लखी हम, दूसरो और न देखो खिलारी
दीठ कहुं. कर चोट कहुं. यह देख अचम्भे रहीं सब नारी
घात लगाए के सीस, सखी, अब छाती लला पिचकारी ही मारी .

(بھٹیار ، ھوری)

مانت نار جو برجے موہ آپ نہ دیت ، دکھاوت گاری
چنچل ایسی کہوں نہ لکھی ہم ، دوسرو اور نہ دیکھو کھلاری
دیٹھ کہوں ، کر چوٹ کہوں ، یہ دیکھ اچنبھے رہیں سب ناری
گھات لگائے کے سیس ، سکھی ، اب چھاتی للا پچکاری ھی ماری

(जैजैवन्ती, होरी)

ले पिचकारी चलाए लला, तब चन्चल चोट बचाए गई है
अपनी नाक सूं खेलत है, कहा चातुर नार खिलार नई है
ऊचक आए सखियन को छोर के लाल गुलाल के मूंह दिई है
नीकी लगे यह आँखन में, कहा रंग अबीर सूं होरी भई है

(جیجونتی ، ھوری)

لے پچکاری چلائے للا ، تب چنچل چوٹ بچائے گئی ھے
اپنی ناك سوں کھیلت ھے ، کہا چاتر نار کھلار نئی ھے
اوچك آئے ، سکھین کو چھور کے ، لال گلال کے موٹھ دئی ھے
نیکی لگے یہ آنکھن میں ، کہا رنگ عبیر سوں ھوری بھئی ھے

(भटियार, होरी)

आज बनाए गुनी गड़वा दरबार रसूल के ले के चलें हैं
बेल नई और पात नए क्या नीकी बसन्त के फूल खिलें हैं
आई नवीद रसूल के द्वार में, जो के मनोरत बेग मिलें हैं
होयेगा राज चहूं दिस को, 'शाह-आलम' के दिन आए भलें हैं

(بھٹیار ، هوری)

آج بنائے گنی گڑوا دربار رسول کے لے کے چلیں هیں
بیل نئی اور پات نئے کیا نیکی بسنت کے پهول کهلیں هیں
آئی نوید رسول کے دوار سوں ، جی کے منورت بیگ ملیں هیں
هویگو راج چهوں دس کو ، شاہ عالم کے دن آئے بهلیں هیں

(भटियार, होरी)

फूलन के हार चार जूही, चमेली, चम्पा, सोसनरा बेल देख कोकिला की बानी जीत जीत के करें
सरसों पाए लों फूल रही मुख गुलाब नैनन नरगिस अधर दस कंवलन की साम्ता धरें
बेली सी नवेली बाल जा के बात बात में सब दादर केवरा, केतकी, मोतिया, सुगन्ध फूल भरें
आप बन आई कामनी बसन्त रुत गड़वा दिन आई 'शाह-आलम' बादशाह के घर भरें

(بھٹیار ، هوری)

پهولن کے هار چار جوهی ، چنبیلی ، چنپا ، سوسنرا بیل دیکهه کوکلا کی بانی جیت جیت کے کریں
سرسوں پائے لوں پهول رهی مکهه گلاب نینن نرگس ادهر دس کنولن کی سامتا دهریں
بیلی سی نویلی بال جا کے بات بات میں سب دادر کیورا ، کیتکی ، موتیا ، سگندھ پهول جهریں
آپ بن آئی کامنی بسنت رت گڑوا دین آئیں شاہ عالم بادشاہ کے گهر بهریں

(भटियार, होरी)

केसर रंग के चीर चुने और भाल में लाल गुलाल बसन्त है
फूली हैं बेली नवेली सबै और गाए बजाए सबै ही हसन्त हैं
फूलन के गडुवा आन मोहन फूल के अंग सिंगार सोहन्त हैं
दे दे मुबारकबाद, गुनी, 'शाहे-आलम' कूं सब गावें बसन्त हैं

(بھٹیار ، ہوری)

کیسر رنگ کے چیر چنے اور بھال میں لال گلال بسنت ہیں
پھولیں ہیں بیلی نویلی سبے اور گاے بجاے سبے ہی ہسنت ہیں
پھولن کے گڑوا ات موہت پھول کے انگ سنگار سوہنت ہیں
دے دے مبارکباد ، گنی ، شاہ عالم کوں سب گاویں بسنت ہیں

(भटियार, होरी)

प्रथम बसन्त बहार को गडुवा बनाए, गुनी, लाए हज़रत रसूल के दरबार
दफ़, दाइरा, बीन, रबाब, क़ानून, मिरदंग, मुहचंग और बजावत हैं सब तार
सुख सम्पत हो दिन ही दिन पुत्रन सहित दीजे दुख और दालिद्र बिडार
गाए बजाए के मांगें मुरादें 'शाहे-आलम' कूं दिलादीजे मुल्क माल गन्ज हज़ार

(بھٹیار ، ہوری)

پرتھم بسنت بہار کو گڑوا بناے ، گنی ، لاے حضرت رسول کے دربار
دف، دائرہ، بین، رباب، قانون، مردنگ، مہچنگ اور بجاوت ہیں سب تار
سکھ سمپت ہو دن ہی دن پترن سہت دیجے دکھ اور دالدر بڈار
گاے بجاے کے مانگیں مرادیں شاہ عالم کوں دلادیجے ملک مال گنج ہزار

(गौंड, होरी)

खेलत अबीर गुलाल सूं होरी, नैनन नैनन नैन लगावे
दीठ बचाए के पीतम की, सखी, मूठ चली को आप ही धावे
रङ्ग लिये, सखी, केसर को तिय भीजत आप अब लाल भिजावे
चन्चल मार चली पिचकारी के आंचल ओट दे चोट बचावे

(گونڈ ، ہوری)

کھیلت عبیر گلال سوں نینن نینن نین نہ لگاوے
دیٹھہ بچاے کے پیتم کی ، سکھی ، موٹھہ چلی کو آپ ہی دھاوے
رنگ لیے ، سکھی ، کیسر کو تیہ بھیجت آپ او لال بھجاوے
چنچل مار چلی پچکاری کے آنچل اوٹ دے چوٹ بچاوے

(गौंड, होरी)

अबीर गुलाल भर भर झोरियाँ और केसर रंग लिये पिचकारियाँ
सब मिल करिहैं किलोल नारियाँ, एक एक अंग संग दे दे तारियाँ
घर से निकसीं नारियाँ, फूलन गेंद मारियाँ, खेलत फाग गा गा गारियाँ
स्याम कन्हिया ने बाँह गही, तब भूल गईं सब खेल को हारियाँ

(گونڈ ، ہوری)

عبیر گلال بھر بھر جھوریاں اور کیسر رنگ لیے پچکاریاں
سب مل کرھیں کلول ناریاں، ایک ایک انگ سنگ دے دے تاریاں
گھر سے نکسیں ناریاں ، پھولن گیند ماریاں کھیلت پھاگ گا گا گاریاں
سیام کنھیا نے بانہہ گہی ، تب بھول گئیں سب کھیل کو ہاریاں

(सोरठ, होरी)

होरी खेलन आई सबै मिल अपने कन्त सूं साँवरी गोरी
हाथ भरी पिचकारी है रङ्ग की, अबीर गुलाल लिये भर झोरी
दफ़, मिरदङ्ग बजावत गावत, केसर रङ्ग में हैं सब बोरी
खेलत फाग में घात सूं प्यारे कन्हिया ने मोरी बाँह मरोरी

(سورٹھ ، هوری)

هوری کهیلن آئیں سبھے مل اپنے کنت سوں سانوری گوری
هاتهه بهری پچکاری هے رنگ کی ، عبیر گلال لیے بهر جهوری
دف ، مردنگ بجاوت گاوت کیسر رنگ میں هیں سب بوری
کهیلت پهاگ میں گهات سوں پیارے کنهیا نے موری بانهه مروری

(जैजैवन्ती, होरी)

स्याम कन्हिया सों खेलें सबै मिल अबीर गुलाल अब फूलन मार
रङ्ग लिये पिचकारी भरी अब बोलत बोल भले तितकार
गावें गुणी सब नीकी भली, दफ़ मुहचङ्ग बजा खटनार
खेलन होरी को काज मचा घर से निकसी है नवेली सी नार

(جیجے ونتی ، هوری)

سیام کنهیا سیں کهیلیں سبھے مل عبیر گلال او پهولن مار
رنگ لیے پچکاری بهری او بولت بول بهلے تتکار
گاویں گنی سب نیکی بهلی ، دف مهچنگ بجا کهٹ تار
کهیلن هوری لو کاج مچا گهر سے نکسی هے نویلی سی نار

(सोरठ, होरी)

तो सूं को खेले होरी लंगर, तू तो फाग की रीत न जाने
हमारे पाछे क्यों लागो है आवे, वहीं जाओ जहाँ तेरो मन माने
एकन सूं रङ्ग गुलाल चओर खेलन मो सूं बरजोरी अब मार के ठाने
जाओ, पिया, रङ्ग आप मचाओ, तेरी कहो अब कोऊ न माने

(سورٹھ ، ھوری)

تو سوں کو کھیلے ھوری لنگر ، تو تو پھاگ کی ریت نہ جانے
ھمارے پاچھے کیوں لاگو ھے آوے ، وھیں جاؤ جہاں تیرو من مانے
ایکن سوں رنگ گلال عبیر کھیلن مو سوں برجوری او مار کے ٹھانے
جاؤ ، پیا ، رنگ آپ مچاؤ ، تیری کہی اب کوا نہ مانے

(सोरठ, होरी)

रङ्ग भरी पिचकार लिये अब अंगन में सखी आए खरी है
चातुर चार खिलार बड़ो अति रूप लिया गुन की अगरी है
गावत फाग सुहान भरी और अंगन मे सब अंग भरी है
हाथ सुगन्ध गुलाल लिये कहा फूलन की बौछार करी है

(سورٹھ ، ھوری)

رنگ بھری پچکار لیے اب انگن میں سکھی آے کھری ھے
چاتر چار کھلار بڑی ات روپ لیا گن کی اگری ھے
گاوت پھاگ سہت بھری اور انگن میں سب انگ بھری ھے
ھاتھ سگندھ گلال لیے کہا پھولن کی بوچھار کری ھے

(मोहनी, होरी)

खेलन हैं मिल के सखियाँ सब हाथ लिये यः रङ्ग डरो री
भर भर मूठी अबीर की डारें, और आनन हैं सब रङ्ग सूं बोरी
नैन नज़र सूं फाग निहारो, और नैन गहो मन मोह को मोरी
बरजोरी करो मत चातुर लाला, अब खेलयें रस सूं होरी

(موہنی، ہوری)

کھیلت ہیں مل کے سکھیاں وہ ہاتھ لیے یہ رنگ اروری
بھر بھر موٹھی عبیر کی ڈارین، اور آنن ہیں سب رنگ سوں بوری
نیک نظر سوں پھاگ نہارو، اور نین گہو مت موہ کو موری
برجوری کرو مت چاتر لال، اب کھیلے رس سوں ہوری

(मोहनी, होरी)

ध्यान से चातुर खेलन होरी को आज लाला सङ्ग नीह रचायो
आनन सखीन के हों के अचानक या को भिजाए के आप बचायो
तीनें अबीर गुलाल लिया कर प्यारें पिया सङ्ग रङ्ग मचायो
लाल, मिरदङ्ग बजाए भली हर आपनी भाव सों नाँच नचायो

(موہنی، ہوری)

کھان سے چاتر کھیلت ہوری او لالا سنگ نیہ رچایو
آنن سکھین کے ہو کے اچانک و او بھجائے کے آپ بچایو
لیے عبیر گلال ... پیارے پیا سنگ رنگ مچایو
لال، مردنگ بجائے بھلی ... آپنو بھاو سو نانچ نچایو

(मालकौस, होरी)

दौर के बाँह गहे हंस के बरजोरी करे बर्जो नहीं माने
चीर नए जिन के पहरे गर, ले के अबीर गुलाल के रङ्ग में साने
मैं सखियाँ की लाज करूँ, वह तो अत हीं बरजोरी ही ठाने
होरी को कहीये वा ढीठ लंगर सूं, मूरख खेल को रंग न जाने

(مالکوس ، هوری)

دَور کے بانهه گهے هنس کے برجوری کرے برجو نہیں مانے
چیر نئے جن کے پہرے گر، لے کے عبیر گلال کے رنگ میں سانے
میں سکهیاں کی لاج کروں، وه تو انت هیں برجوری هی ٹهانے
هوری کو کهیے وا ڈهیٹه لنگر سوں، مورکهه کهیل کو رنگ نه جانے

(खमाच, होरी)

लाल गुलाल सूं खेलन होरी को आई सबे रस भीनी यह नारी
लागे भली सब नारन में, तुम देखो, सखी, यह प्यारी हमारी
ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजावत हैं मिल के कर सूं करतारी
लाल उठे जब खेलन होरी तो भाज चली तब दे दे गारी

(کهماچ ، هوری)

لال گلال سوں کهیلن هوری کو آئی سبے رس بهینی یه ناری
لاگے بهلی سب نارن میں ، تم دیکهو ، سکهی ، یه پیاری هماری
تال ، مردنگ ، مهچنگ بجاوت هیں مل کے کر سوں کرتاری
لال اٹهے جب کهیلن هوری تو بهاج چلی تب دے دے گاری

(अड़ाना, होरी)

आज यों बोली नहीं हूं कछू, कोई एक कहे मैं चार कहूंगी
हों आप करूंगी रङ्ग सें, पर औरन को नहीं खेल सहूंगी
गाय रिझाय के पीतम को चित चोर सदा फिर बाँह गहूंगी
आई बसन्त बहार, सखी, अब कन्त को ले के इकन्त रहूंगी

(اڑانا ، هوری)

آج یوں بولی نہیں هوں کچھو ، کوئی ایک کہے ، میں چار کہوں گی
هوں آپ کروں گی رنگ سے ، پر اورن کو نہیں کھیل سہوں گی
گائے رجھائے کے پیتم کو چت چور سدا پھر بانہہ گہوں گی
آئی بسنت بہار ، سکھی ، اب کنت کو لے کے اکنت رهوں گی

(अड़ाना, होरी)

खेलत फाग को आज सबें, मोरी भीज गई अब रङ्ग सूं सारी
खेल की राह सूं खेल करो नहीं फेंट गहों और देऊगी गारी
अबीर, गुलाल सुगन्ध रलो, और रङ्ग भरी पिचकारी ही मारी
मो सूं करो बरजोरी लला मत, दूर गहो नहीं बाँह हमारी

(اڑانا ، هوری)

کھیلت پھاگ کو آج سبے ، موری بھیج گئی اب رنگ سوں ساری
کھیل کی راہ سوں کھیل کرو ، نہیں پھینٹ گہوں اور دے اوں گی گاری
عبیر ، گلال سگندھ رلو ، اور رنگ بھری پچکاری هی ماری
موسوں کرو برجوری للا مت ، دور گہو نہیں بانہہ هماری

(पूरया, इकताला)

साँची कहो, पिया, कहाँ बन ठन चले तुम ऐसे अमोल
ऐसी है वह कौन पिया प्यारी, जा से करोगे किलोल?

(پوریا ، یک تالا)

سانچی کہو، پیا، کہاں بن ٹھن چلے تم ایسے امول
ایسی ہے وہ کون پیا پیاری، جا سے کروگے کلول؟

(अड़ाना, होरी)

ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजाय के प्यारी पिया गुन बैठ के गाओ
खेलिये खेल अबीर गुलाल सूं, औरन को नित पेम पगाओ
भूल गई, कछू याद नहीं, अब सोवत है नहीं काम जगाओ
अङ्ग में तोरी सो बोरी, लला, अब अङ्ग सूं हात न मेरे लगाओ

(اڑانا ، هوری)

تال، مردنگ، مہچنگ بجاے کے پیاری تیا گن بیٹھ کے گاؤ
کھیلیے کھیل عبیر گلال سوں، اورن کو نت پیم پگاؤ
بھول گئی، کچھو یاد نہیں، اب سووت ہے نہیں کام جگاؤ
انگ میں توری سو بوری، للا، اب انگ سوں هات نہ میرے لگاؤ

(भूपाली, चौताला)

लाज छुटी, गुरह् काज छुट्यो, औरबात खुली सब हीं मुख आनी
हास सहयो, उपहास सहयो, घर बास न देत है नन्द जिठानी
लोग चवाई सूं नाम धराय के मैं अपनो मन दे पचतानी
नौज लगियो तुम सूं अंखियाँ, पिया, लागे को सार नहीं तुम जानी

(بھوپالی ، چوتالا)

لاج چھُٹی ، گرہ کاج چھٹیو ، اور بات کھلی سب ہیں مکھ آنی
ہاس سہیو ، اُپہاس سہیو ، گھر باس نہ دیت ہے نند جٹھانی
لوگ چوائی سوں نام دھرائے کے میں اپنو من دے پچتانی
نوج لگیو تم سوں انکھیاں ، پیا ، لاگے کی سار نہیں تم جانی

(भूपाली, होरी)

केसर रङ्ग सूं अङ्ग हीं भीजे, अबीर, गुलाल लिये भर झोरी
नार सलोनी सुघर अब आई, पिया सूं खेलन होरी
फाग मचो जब कुच कलस पे हाथ गई, तब लाज सूं निहोरी
हा हा करो भाज चली, जब खेलत लाल ने बाँह मरोरी

(بھوپالی ، ہوری)

کیسر رنگ سوں انگ ہیں بھیجے ، عبیر گلال لیے بھر جھوری
نار سلونی سگھڑ اب آئی ، پیا سوں کھیلن ہوری
پھاگ مچو جب اُچ کلس پے ہوتے گئی ، تب لاج سوں نہوری
ہا ہا کرو بھاج چلی ، جب کھیلت لال نے باںہہ مروری

( )

आवे उमङ्ग सूं खेल को पिचकारी कर लाए
पीतम सूं बस ना चले, हा हा करती जाए

( )

آوے اُمنگ سوں کھیل کو پچکاری کر لاے
پیتم سوں بس نا چلے، ھا ھا کرتی جاے

(भूपाली, होरी)

खेलत फाग को आई सबै बन, गावत है मिल साँवरो गोरी
लाई अबीर, गुलाल को खेलत केसर रङ्ग सूं अङ्ग मे बोरी
खेल सकूं नहीं, लाज लगे, पिया, पाय परूं, कहू बाँह मरोरी ?
रङ्ग सुरङ्ग भरी 'शाह-आलम' के मन्दिर नीकी मची आज होरी

(بھوپالی، ہوری)

کھیلت پھاگ کو آئیں سبے بن، گاوت ھیں مل سانوری گوری
لائیں عبیر، گلال کو کھیلت کیسر رنگ سوں انگ سے بوری
کھیل سکوں نہیں، لاج لگے، پیا، پاے پروں، کہو باںہہ مروری
رنگ سرنگ بھری شاہ عالم کے مندر نیکی مچی آج ہور

(कानहरा, होरी)

नार नवेली की हाथ भली अत रङ्ग भरी पिचकार सुहाई
खेलत हैं सब रङ्ग भरी कहा आपस में कर के चतुराई
रीझ रहीं तब हीं सुन के, जब बाँसरी कान कन्हैया बजाई
देखत लाल को फाग के खयाल को बाल अबीर, गुलाल ले धाई

(کانہرا ، ہوری)

نار نویلی کی ہاتھ بھلی اَت رنگ بھری پچکار سہائی
کھیلت ہیں سب رنگ بھری اہا آپس میں کر کے چترائی
ریجھہ رہیں تب ہیں سن کے، جب بانسری کان کنہیا بجائی
دیکھت لال کو پھاگ کے خیال کو بال عبیر گلال لے دھائی

(ऐमन, होरी)

अबीर, गुलाल सुगन्ध ले सुख मींडन को धाए
छल बल यों करती फिरें नैनन नैन लगाए

(ایمن ، ہوری)

عبیر ، گلال سگندھ لے سکھہ مینڈن کو دھائے
چھل بل یوں کرتی پھرے نین نین لگائے

(कामोद, होरी)

हार संवार सिंगार निकसीं खेलन फाग सबै मिल नारी
अबीर, गुलाल भरी होरी छोरी, दीठ बचा के गेन्द की मारी
दफ़, दाइरा, मिरदङ्ग बजावें, गा गा सब देवत गारी
'शाह आलम' सङ्ग झूमर खेलें रङ्ग भर के पिचकारी

(کامود، هوری)

هار سنوار سنگار نکسیں کهیلت پهاگ سبے مل ناری
عبیر، گلال بهری هوری چهوری، دیٹهه بچا کے گیند کی ماری
دف، دائره، مردنگ بجاویں، گا گا سب دیوت گاری
شاه عالم سنگ جهومر کهیلیں رنگ بهر کے پچکاری

(कामोद, होरी)

अबीर, गुलाल के नाविर रङ्ग सबी बरसावत आईं
ताल, मिरदङ्ग रस भीनी तिया मिल फाग को गाईं
रङ्ग फुहार परें चहुं ओर, अरु फूलन गेन्द सूं खेलत भाईं
घात लगाय के आपस में मुख मींडन को सब लाल के धाईं

(کامود، هوری)

عبیر، گلال کے نادر رنگ سبی برساوت آئیں
تال، مردنگ رس بهیی تیا مل پهاگ کو گائیں
رنگ پهوهار پریں چهوں اور، او پهولن گیند سوں کهیلت بهائیں
گهات لگاے کے آپس میں مکهه مینڈن کو سب لال کے دهائیں

(कामोद, होरी)

सभी बजावत आत हैं दफ़, दाइरा, मिरदङ्ग
बसन बसन्ती फब रहे सुघर सलोनी रङ्ग

(کامود، ہوری)

سبھی بجاوت آت ہیں دف، دائرہ، مردنگ
بسن بسنتی پھب رہے سگھر سلونی رنگ

(कामोद, होरी)

माघ बीतत भई, रुत फागन आयें, गुनी सब खेलत होरी
ले पिचकार भरें नर नार अबीर गुलाल लिये भर झोरी
लाज तजी घर लोगन की, सब खेलो निसङ्क हो, कौन की चोरी
गावत गीत, बजावत ताल, कहें मुख तें भरुवा हो जोरी

(کامود، ہوری)

ماگھ بیتت بھئی، رت پھاگن آئے، گنی سب کھیلت ہوری
لے پچکار بھریں نر نار عبیر، گلال لیے بھر جھوری
لاج تجی گھر لوگن کی، سب کھیلو نسنگ ہو، کون کی چوری
گاوت گیت، بجاوت تال، کہیں مکھ تیں بھروا ہو جوری

(   )

होरी में होरी कहो री सबे मिल गोरी उन्हें चल आज रिझावें
गारी दे तारी बजावत नारी घने रंग की बरखा बरखावें
फाग सिंगार सुहाग सूं खेलन कूं 'शाहे-आलम' सूं तिय आवें
कौन कलापच जो हो भला अब ला मिल रङ्ग सूं अङ्ग भिजावें

(   )

ھوری میں ھوری کہو ری سبے مل گوری اُنہیں چل آج رجھاویں
گاری دے تاری بجاوت ناری گھنے رنگ کی برکھا برکھاویں
پھاگ سنگار سہاگ سوں کھیلن کوں شاہِ عالم سوں تیہ آویں
کون کلاپچ جی ھو بھلا اب لا مل رنگ سوں انگ بھجاویں

(कामोद, होरी)

सखी, भिजावन लाल कूं बाढ़ी जिया उमङ्ग
अबीर, गुलाल जोरी भई कर पिचकारी रङ्ग

(کامود ، ھوری)

سکھی ، بھجاون لال کوں باڑھی جیا امنگ
عبیر ، گلال جوری بھئی کر پچکاری رنگ

(हमीर, होरी)

खेलत होरी मैं, पीतम ने, सखी, आज तो रङ्ग सूं अङ्ग भिजायो
दायरा:, ढोलक अव दफ, बांसरी, ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजायो
खेल अबीर, गुलाल मचाय के काम घटा पी सङ्ग मचायो
कै बरजोरी लियो मुख मीड के बाँह गही अव उमङ्ग हमायो

(همیر ، هوری)

کهیلت هوری میں ، پیتم نے ، سکهی ، آج تو رنگ سوں انگ بهجایو
دائرہ، ڈهولک او دف ، بانسری ، تال ، مردنگ ، مهچنگ بجایو
کهیل عبیر ، گلال مچاے کے کام گهٹا پی سنگ مچایو
کے برجوری لیو مکهه میڈ کے بانهه گهی او امنگ هسایو

(हमीर, होरी)

आज लौ काहू ने जानी नहीं कछू, चोरी ही चोरी में पीत जो जोरी
कैसी रही सब नन्द जिठानी सों, बाँह गहे जब आन के मोरी
लाल को रंग में लाल करूं, सखि, कैसे भिजाऊं, हूं सास की चोरी
लोग की लाज अब लाग नई, कहो, कैसे पिया सङ्ग खेलिये होरी

(همیر ، هوری)

آج لو کاهو نے جانی نہیں کچهو، چوری هی چوری میں پیت جو جوری
کیسی رهی سب نند جٹهانی سوں . بانهه گہیں جب آن کے موری
لال کو رنگ میں لال کروں ، سکهه ، کیسے بهجاؤں ، هوں ساس کی چوری
لوگ کی لاج او لاگ نئی ، کہو ، کیسے پیا سنگ کهیلیے هوری

(سیام ، ہوری)

عبیر، گلال او پھول لیے کر باجت تار سہاون لاگی
بھوکھن انگ سنگار سجے سب کھیلت کھیل ملی انراگی
کنجن میں الی گنجن لاگی سبے بن کویل کوکن لاگی
آنند ھلاس بھئے سب کے من، آئی بسنت بھلی رس پاگی

( )

फूल, गुलाल, अबीर ले जी में कियो बिचार
खेलत होरी, लाल को लीजे गेंदन मार

( )

پھول، گلال، عبیر لے جی میں کیو بچار
کھیلت ھوری، لال کو لیجے گیندن مار

( )

रूपमती और रस भरी करके सबे सिंगार
आवत प्यारी बाल वह भरी रङ्ग पिचकार

( )

روپ متی اور رس بھری کرکے سجے سنگار
آوت پیاری بال وہ بھری رنگ پچکار

(گوری، هوری)

پھولیں سب ڈاریاں ، بھئی هیں بهاریاں ، نینن نہاریاں کیاریاں ۔
لاگیں اتِ پیاریاں ، سو ایکر پچکاریاں اور گاویں گیت گاریاں
سیس لیے کڑوا پھولن کو کھیلت بسنت نولائیاں ساریاں
سب مل کریں کلول ناریاں ، ایک ایک کے سنگ دے دے تاریاں

(गौरी, हौरी)

देत कहे यह अञ्जन की जो लीक पिया तुम अङ्ग लगायो :
"खेलत फाग लगी कहीं घात, अब साँच कहो कत रैन जगायो"
और के पेम को नेम छुड़ाय के, आपनो ही इन पेम पगायो
कौन तिया बड़ भागन है, जन फागन में तुमहूं रङ्ग भिगायो

(گوری ، هوری)

دیت کہے یہ انجن کی جو لیک پیا تم انگ لگایو:
«کھیلت پھاگ لگی کہیں گھات ، اب سانچ کہو کن رین جگایو»
اور کے پیم کو نیم چھٹائے کے ، آپنو هی اُن پیم پگایو
کون تیا بڑ بھاگن هے ، جن پھاگن میں تمهے رنگ بھگایو

(सयाम, हौरी)

अबीर, गुलाल अब फूल लिये कर बाजन तार सुहावन लागी
भूषन अङ्ग सिंगार सजे सब खेलत खेल मिली अनुरागी
कुन्जन में अली गुन्जन लागी भये बन कोयल कूकन लागी
आनन्द हुलास भये सब के मन, आई बसन्त भली रस पागी

(गौरी, होरी)

आज रङ्ग खेल आई सकल ब्रज की नारी
चोवा, चन्दन, अबीर, गुलाल और पिचकारी रङ्ग मारी

(گوری ، ہوری)

آج رنگ کھیل آئیں سکل برج کی ناری
چووا ، چندن ، عبیر، گلال اور پچکاری رنگ ماری

(गौरी, होरी)

ऐ बनिता बन आई दफ़ मिरदङ्ग बजाय गाय रुत बहार
फूलन के गड़वा बना लाई 'शाह-आलम' के दरबार

(گوڑی ، ہوری)

اے بنتا بن آئیں دف مردنگ بجائے گائے رت بہار
پھولن کے گڑوا بنا لائیں شاہ عالم کے دربار

(गौरी, होरी)

फूली सब डारियाँ भई हैं बहारियाँ नैनन निहारियाँ क्यारियाँ
लागें अत प्यारियाँ सों लेकर पिचकारियाँ और गावें गीत गारियाँ
सीस लिये गड़वा फूलन को खेलन बसन्त नवलाईयाँ मारियाँ
सब मिल करें किलोल नारियाँ एक एक के सङ्ग दे दे तारियाँ

(मुलतानी धनासिरी, होरी)

तुम तो बड़ी हो चातुर खिलार, लालन तुम सूं खेल मचाऊं रङ्ग भिजाऊं
दफ़, ताल, मिरदङ्ग, मुहचङ्ग बजाऊं, फाग सुनाऊं, अनेक भाँत के भाव बताऊं
चोवा, चन्दन, अबीर सगन्ध लगाऊं, फेंट गहन कों धाऊं, और तुम को रिझाऊं
जब यह राग रङ्ग ढङ्ग मचाऊं, तब देखूं चतुराई, तुमहारे जी को कैसे न भाऊं

(ملتانی دھناسری ، ہوری)

تم تو بڑی ہو چاتر کھلار ، لالن ، تم سوں کھیل مچاؤں ، رنگ بھجاؤں
دف ، تال ، مردنگ ، مہچنگ بجاؤں ، پھاگ سناؤں ، انیک بھانت کے بھاو بتاؤں
چووا چندن ، عبیر سگندھ لگاؤں ، پھینٹ گہن کوں دھاؤں ، اور تم کو رجھاؤں
جب یہ راگ رنگ ڈھنگ مچاؤں ، تب دیکھوں چترائی ، تمہارے جی کو کیسے نہ بھاؤں

(धनासिरी, होरी)

सुकच रही अपने जिय में अब सब सखियन सों बाँह मरोरी
मो सूं कहो नैंन भर देखो, देखत बिसर गई सुध मोरी
जैसी करी आज हम सूं तुम, तैसी कासूं बात कहूं यह बोरी
ऐ तुम होरी खिलार लालन मेरे काहे मींडन को करत हो बरजोरी

(دھناسری ، ہوری)

سکچ رہی اپنے جیہ میں اب سب سکھین موں بانہہ مروری
مو سوں کہو نین بھر دیکھو ، دیکھت بسر گئی سدھ موری
جیسی کری آج ہم سوں تم ، تیسی کا سوں بات کہوں یہ بوری
اے تم ہوری کھلار لالن میرے کاہے میںڈن کو کرت ہو برجوری

(मुलतानी धनासिरी, होरी)

क्यों छल छन्द करो इतने ? चतुराई की बात सो मोहि न भावे
केसर सूं अङ्ग कों रङ्ग आय हो लाग गरे कर के चित चावे
सोहन खाय गये हम सूं तुम, कैसे जिया तुम सूं पतियावे
कैसी मनाई यह होरी, लला, नख दाग कपोल पे नेक सुहावे

(ملتانی دھناسری ، ہوری)

کیوں چھل چھند کرو اتنے؟ چترائی کی بات سو موہ نہ بھاوے
کیسر سوں انگ کوں رنگ آئے ہو لاگ گرے کر کے چت چاوے
سوھن کھائے گئے ہم سوں تم، کیسے جیا تم سوں پتیاوے
کیسی منائی یہ ہوری، للا، نکھہ داغ کپول پے نیک سہاوے

(मुलतानी धनासिरी, होरी)

अबीर, गुलाल सूं झोरी भरी अथ रङ्ग भरी पिचकारी लई है
खेलत होरी को नेह बढ़ा चतुराई सूं खेल खिलार नई है
पीतम ने जब बाँह गही, उन सेती कही तब हा हा दई है
आवत आई कर चोट चलाय भिजाय के लाल को भाज गई है

(ملتانی دھناسری ، ہوری)

عبیر، گلال سوں جھوری بھری او رنگ بھری پچکاری لئی ہے
کھیلت ہوری کو نیہہ بڑھا چترائی سوں کھیل کھلار نئی ہے
پیتم نے جب باںہہ گہی اُن سیتی کہی تب ہا ہا دئی ہے
آوت آئی کر چوٹ چلائے بھجائے کے لال کو بھاج گئی ہے

(सारग बिन्द्राबनी, होरी)

अत्र, गुलाब, अरगजा, चुवा, चन्दन सब ही तुम नित अङ्ग रचायो
अबीर, गुलाल, कुमकुमा, केसर, राग और रङ्ग, नाँच सुहायो
कौन है ऐसी वह प्यारी तिया हम को तज के मन वासूं लगायो
साँची कहो, तुम मोसूं पिया, या फाग के रङ्ग में तुम कौनके चाहत जायो

(سارنگ بندرابنی ، ہوری)

عطر، گلاب، ارگجا، چوا، چندن سب ہیں تم نت انگ رچایو
عبیر، گلال، ککما، کیسر، راگ اور رنگ، ناچ سہایو
کون ہے ایسی وہ پیاری تیا ہم کو تج کے من واسوں لگایو
سانچی کہو تم موسوں پیا، یا پھاگ کے رنگ میں تم کونکے چاہت جایو

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

धूम मचावत गावत राग अनेक चलावत हैं पिचकारें
और ही अङ्ग पे घात लगावत और ही दीठ सूं अङ्ग निहारें
तोरत हार, हमेल, सबे और रङ्ग रङ्गी अङ्गिया गह मारें
लाल गुलाल, अबीर की मूठ ले, देख तिया छतियाँ तक मारें

(سارنگ بندرابنی ، ہوری)

دھوم مچاوت گاوت راگ انیک چلاوت ہیں پچکاریں
اور ہی انگ پے گھات لگاوت اور ہی دیٹھ سوں انگ نہاریں
تورت ھار، ھمیل، سبے اور رنگ رنگی انگیا گہ بھاریں
لال گلال، عبیر کی موٹھ لے، دیکھ تیا چھتیاں تک ماریں

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

गाढ़ी कुच गह गन्ठ लगाय मों, कीनी बहुत मैं झक झोरी
मुख मीडो मन भायो कीनो केसर केसर में मोहि बोरी
ऐसे चतुर खिलार लखे री सुन कीनो सभी की चोरी
कहा कहूं, री सजनी, 'शाह-आलम' ने खेलत होरी मोरी बाँह मरोरी

(سارنگ بندرابنی، ہوری)

گاڑھی کُچ گہ گنٹھ لگائے موں، کینی بہت میں جھک جھوری
مُکھ مِینڈو من بھایو کینو کیسر کیسر میں موہ بوری
ایسے چتُر کھلار لکھے ری سن کینو سبھی کی چوری
کہا کہوں، ری سجنی 'شاہِ عالم' نے کھیلت ہوری موری بانہہ مروری

(सारंग बिन्द्राबनी, होरी)

लाल गुलाल लगायो लख बाल के लाल नहीं अंखियाँ रतनारी
भौंहें चढ़ाय के बैठ रही अनखाय तें निवाय के प्यारी
बाँह गही हंस के 'शाहे आलम' जान के मान कियो हितकारी
रात रहे जहाँ जाइये तहाँ, मैं निहारत हूंगी राह तिहारी

(سارنگ [illegible]رابنی، ہوری)

لال گلال لگیو لکھ بال کے لال نہیں انکھیاں رتناری
بھونہیں چڑھائے کے بیٹھ رہی انکھائے ہیں نوائے کے پیاری
بانہہ گہی ہنس کے شاہِ عالم جان کے مان کیو ہتکاری
رات رہے جہاں جائیے تہاں، میں نہارت ہونگی راہ تہاری

(तोड़ी, होरी)

अनुराग है रङ्ग भरो बहु भाँत छुटे रङ्ग डोरी सुधार से झोरी
पिचकारी मन नीलम काजर है, तकनी सद मूठी मे छूटे न ढोरी
अजटाई गुलाल लिये पल फेंट अबीर है मिला कुमकुम गोरी
कर लाज बड़ी 'शाहे-आलम' के सङ्गत नैनन हीं से खेलत होरी

(توڑی ، هوری)

انراگ هے رنگ بهرو بهو بهانت چهٹے رنگ ڈوری سدهار سے جهوری
پچکاری من نیلم کاجر هے ، ترنی مد موٹهی سے چهوٹے نه ڈهوری
اجٹائی گلال لیے پل پهینٹ عبیر هے ستا کُمکُم گوری
کر لاج بڑی شاہ عالم کے سنگت نین هیں میں کهیلت هوری

(तोड़ी, होरी)

भाज फिरो तुम हात तिया से, कैसे खिलार हो, लाल, कहाओ
मेरे हो आठों जाम रहो, अब औरन के नहीं खेल को जाओ
अबीर, गुलाल ले झोरी भरो और मारन को क्यों दीठ बचाओ
आपस बीच जो होय गई, पिय, खेल की बातन काहू सुनाओ

(توڑی ، هوری)

بهاج بهرو تم هات تیا سے ، کیسے کهلار هو ، لال ، کهاؤ
میرے هو آٹهوں جام رهو ، اب اورن کے نهیں کهیل کو جاؤ
عبیر ، گلال لے جهوری بهرو اور مارن کو کیوں دیٹهه بچاؤ
آپس بیچ جو هوے گئی ، پیه ، کهیل کی باتن کاهو سناؤ

(देवगरी, होरी)

अङ्ग मेरो सब रङ्ग भरो, सखि देत है मोहि को सौत रिसाई
खेलत होरी के कुच गहो, पिय, ऐसी ढिठाई तो मो को न भाई
ऐसो खिलार बड़ो लगवार अबीर गुलाल से धूम मचाई
बहुती करी बिनती कर बाँध के, ता पे लला पिचकार चलाई

(دیوگری ، هوری)

انگ میرو سب رنگ بھرو، سکھی دیت ہے موہ کو سوت رسائی
کھیلت هوری کے کُچ گہو، پیہ ، ایسی ڈھٹھائی تو موکو نہ بھائی
ایسو کھلار بڑو لگوار عبیر گلال سے دھوم مچائی
بہتی کری بنتی کر باندھ کے ، تا پے للا پچکار چلائی

(तोड़ी, होरी)

आई आज खेलन सब नार अनमोली अबीर लिये भर झोली
भर भर मूठ गुलाल चलावत, सखी, दरक गई मोरी चोली
औरन सूं तीखे बोलत, मो सूं नित उठ करत बोली ठोली
'शाहे-आलम' सङ्ग कह, कैसे खेलूं, री सजनी, अब मैं ऐसी होली

(توڑی ، هوری)

آئی آج کھیلت سب نار انمولی عبیر لیے بھر جھولی
بھر بھر موٹھ گلال چلاوت ، سکھی ، درک گئی موری چولی
اورن سوں تیکھے بولت ، مو سوں نت اُٹھ کرت بولی ٹھولی
شاہِ عالم سنگ کہہ ، کیسے کھیلوں ، ری سجنی ، اب میں ایسی هولی

( )

अङ्ग भिजाय दियो पिचकारन सें, जावत हीं पकरो अंचरा है
खेलत हो, पिय, रङ्ग से खेलो, हाथ मेरो तुम क्यों पकरा है
खेलन कों जिय ताहि चहे, तुम छाँडो हमें, कछू का झगरा है
जाने न दूँ, अब जावे कहाँ तू, होरी नहीं? यह क्या नखरा है

( )

انگ بھجائے دیو پچکارن سیں، جاوت ہیں پکرو انچرا ہے
کھیلت ہو، پیہ، رنگ سے کھیلو، ہاتھ مرو تم کیوں پکرا ہے
کھیلن کوں جیہ تاہ چہے، تم چھانڈو ہمیں، کچھو کا جھگرا ہے
جانے نہ دوں، اب جاوے کہاں تو، ہوری نہیں؟ یہ کیا نکھرا ہے

( )

पाय पड़ी निस जाय कहाँ तुम, पेंच खुले यह पाग संवारो
रैन दिनाँ जहाँ रङ्ग मचाओ, वाही तिय के गेह सिधारो
खेल कछू नहीं जानत हूँ, पिया, मेरे नहीं तुम काहे निहारो
होरी को खेल लख्यो न सुन्यो अब जैसो यह खेल हो लाल पुकारो

( )

پاے پڑی نس جاے کہاں تم، پیچ کھلے یہ پاگ سنوارو
رین دنا جہاں رنگ مچاؤ، واہی تیا کے گیہ سدھارو
کھیل کچھو نہیں جانت ہوں، پیا، مرے تئیں تم کاہ نہارو
ہوری کو کھیل لکھیو نہ سنیو، اب جیسو یہ کھیل ہو لال پکارو

(   )

जाओ चले जित जावत हो तुम, हूँ अब तो चुप नाँह रहूँगी
नोखे नये जो खिलार भये, तुम जैसी कहोगे, हूँ तैसी कहूँगी
छाड के लाज सखी की पिया की सूं रावरे तो अब फेंट गहूँगी
एक सही और दो भी सही, पर तीसरी चोट न लाल सहूँगी

(   )

جاؤ چلے جت جاوت ہو تم، ہوں اب تو چپ ناںہ رہوں گی
نوکھے نئے جو کھلار بھیے، تم جیسی کہوگے، ہوں تیسی کہوں گی
چھاڈ کے لاج سکھی کی پیا کی سوں راورے تو اب پھینٹ گہوں گی
ایک سہی اور دو بھی سہی، پر تیسری چوٹ نہ لال سہوں گی

(   )

या होरी के दिन में सब गुनी मिल अच्छो नीको रङ्ग सजायो
दफ़, मिरदङ्ग, ढोलकी, माल, बीन, रबाब और दायरा, चङ्ग मुहचङ्ग बजायो
अबीर, गुलाल, कुमकुमा, फूलन गेंदन सूं अपने सब ही अङ्ग बचायो
फेंट गह फगवा माँगत, 'शाह आलम' सङ्ग यह ढङ्ग मचायो

(   )

یا ہوری کے دن میں سب گنی مل اچھو نیکو رنگ رچایو
دف، مردنگ، ڈھولکی، مال، بین، رباب اور دائرہ، چنگ مہچنگ بجایو
عبیر، گلال، ککما، پھولن گیندن سوں اپنے سب ہی انگ بچایو
پھینٹ گہ پھگوا مانگت، شاہ عالم سنگ یہ ڈھنگ مچایو

( )

हों बरजोरी तो को तो बरजोरी लाय 'शाहे-आलम' सूं खेलन के होरी
ले गुलाल अङ्गया भर दीनी, मुख ऊपर लाय गह अन्चर झक झोरी
तोरी तनी कन्चु की छोरी, बाँह मरोरी, कुच का रिहों कर सूं आप घोरी
मेरो कहो न मानो तब सूं, अब कैसे कहे री, राज करो ऐसी होरी

( )

ہوں برجوری تو کو تو برجوری لاے شاہ عالم سوں کھیلن کے ڈھوری
لے گلال انگیا بھر دینی ، مکھہ اوپر لاے گہ انچر جھک جھوری
توری تنی کنچ کی چھوری، بانہہ مروری، کچہ کا رهو کر سوں آپ گھوری
میرو کہو نہ مانو تب سوں ، اب کیسے کہے ری، راج کرو ایسی ہوری

( )

होरी खेलन, सरक सरक जात सारी, बार बार संवारत सुघर नारी
नाचत प्यारी सुभ संवारी, बाजत तारी घुंघरू की झनकारी
खेल मचा री, सर्व बिसारी, कहूं कहा री, आनन्द कारी, छब न्यारी
एके छोरत पिचकारी, एकै नवलासी नारी फगवा माँगत दे दे गारी

( )

ہوری کھیلت ، سرک سرک جات ساری ، بار بار سنوارت سُگھر ناری
ناچت پیاری سُبھہ سنواری ، باجت تاری گھونگھرو کی جھنکاری
کھیل مچاری ، سرب بساری ، کہوں کہا ری ، آنند کاری، چھب نیاری
ایکے چھورت پچکاری، ایکے نولاسی ناری پھگوا مانگت دے دے گاری

होरि, कबित व दोहरा: वग़ैरा:

६०

هوری ، کبت و دوهره وغیره

٦٠

(गौंड, चलता तिताला)

ऐ दोस्तदारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी
अफ़सोस! यारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

दर बाग़े सीनः अम, ज़ि फ़िराक़े तो, गुल शिगुफ़्त
बर लालः ज़ारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

मन इनतिज़ारे वस्ले तो हर रोज़ मी कशम
ऐ गुलअ़ज़ारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

दर बहरे इश्क़, ग़रक़े महब्बत, चो माहियम
बैहरे शिकारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

सोज़म ज़ि इश्क़े तो, सनमा, मिस्ले 'आफ़ताब'
ऐ दिलफ़िगारे मन, तो गुज़र हम नमी कुनी

(گوڑ، چلتا تتالا)

ای دوستدارِ من، تو گذر هم نمی کنی　　افسوس! یارِ من، تو گذر هم نمی کنی
در باغِ سینه ام، ز فراقِ تو، گل شگفت　　بر لاله زارِ من، تو گذر هم نمی کنی
من انتظارِ وصلِ تو هر روز می کشم　　ای گلعذارِ من، تو گذر هم نمی کنی
در بحرِ عشق، غرقِ محبت چو ماهیم　　بهرِ شکارِ من، تو گذر هم نمی کنی
سوزم ز عشقِ تو، صنما، مثلِ آفتاب
ای دلفگارِ من، تو گذر هم نمی کنی

(   )

माहे सफ़र रसीदो शिफ़ा याफ़्त मुसतफ़ा   ई चारशंबा: अस्त मुबारक बतो, शहा!
ख़ल्के जहानियाँ हमा: दारंद ईं दुआ: "अऽदाये तो हमेशा: बिमानंद दर बला!"

(   )

ماه صفر رسید و شفا یافت مصطفی   این چارشنبه است مبارک بتو، شها!
خلقِ جهانیان همه دارند این دعا: «اعدای تو همیشه بمانند در بلا!»

(गौंड, बँधा तिताला)

दारेम आरज़ूये जमाले तो, ऐ सनम   गाहे नशुद नसीब, विसाले तो, ऐ सनम
बिस्यार फ़हश अज़ तो शनीदेम, ऐ सनम   ग़ैर अज़ जफ़ाओ जौर नदीदेम, ऐ सनम

(گوند، بندها تالا)

داریم آرزوی جمالِ تو، ای صنم   گاهی نشد نصیب وصالِ تو، ای صنم
بسیار فحش از تو شنیدیم، ای صنم   غیر از جفا و جور ندیدیم، ای صنم

(गौंड, चलता तिताला)

बे दीदने तो, जाना, दीवाना: शुदम, वल्ला:   बर शमये रुख़त, जाना, परवाना: शुदम, वल्ला:
गुफ़्तम बतो दर्दे दिल, बे शुबह बिदाँ, जाना   दारम क़समे फ़ुरक़त, दीवाना: शुदम, वल्ला:

(گوند، چلتا تالا)

بی دیدنِ تو، جانا، دیوانه شدم، والله!   بر شمعِ رخت، جانا، پروانه شدم، والله!
گفتم بتو دردِ دل، بی شبهه بدان، جانا   دارم قسمِ فرقت، دیوانه شدم، والله!

( )

ख़्वाहम कि कुनम दर्दे दिले ख़ुद बतो ज़ाहिर गुफ़्तन नतवानम चो शवम पेशे तो हाज़िर

चश्मे तो रसानीद बमन नशश्रये मस्ती ज़ुल्फ़ तो बमा दाद परेशानीये ख़ातिर

अफ़सूने अजीबे निगहत ज़द बदिलें मन चूं चश्मे तो हरगिज़ बनज़र नामदा साहिर

बुर्दी दिलम अज़ दस्त बअन्दाज़े ख़िरामे क़ुरबाने सरे पाये तो मन, ऐ बुते काफ़िर

नुसरत तलबम अज़ कि बआलम 'शाहे-आलम'

जुज़ हज़रते हक़ कूस्त मरा हाफ़िज़ो नासिर ?

( )

خواهم که کنم دردِ دلِ خود بتو ظاهر گفتن نتوانم، چو شوم پیشِ تو حاضر

چشمِ تو رسانید بمن نشئهٔ مستی زلفِ تو بما داد پریشانیِ خاطر

افسونِ عجیبی نگهت زد بدلِ من چون چشمِ تو هرگز بنظر نامده ساحر

بردی دلم از دست باندازِ خرامی قربانِ سرِ پای تو من، ای بتِ کافر!

نصرت طلبم از که بعالم، شهِ عالم

جز حضرتِ حق کوست مرا حافظ و ناصر؟

(گونڈ، چوتالا)

ابر بھوکن انگ سنگار سے جوت جواھر تیں تن چھایو
راج سنگاسن پے نت بیٹھو، رب رسول کو سیس سے پہ سایو
ھاس بلاس ھے مترن کو اب شتر کو آش بناس منایو
راج کرو سکھ سوں شاہ عالم، آیو تمہے نوروز سہایو

(भटियार, होरी)

राज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' बात करें सब आज नवीद की
नर नारी मिल गाय बजाय दियो सब मुबारकी तमहे बकरीद की

(بھٹیار، ھوری)

راج کرو سکھ سوں شاہ عالم بات کریں سب آج نوید کی
نر ناری مل گاے بجاے دیو سب مبارکی تمہے بکرید کی

(گونڈ ، چوتالا)

باجت نوبت دوارے، گاوت کنی جن، دیکھنے چلو سو بھا حضرت پیر دستگیر کی
نیکے جواھر کے خوان میں بنائے دھری روشن بھئی کیا ایسی زندہ پیر کی
مُکتا کی جھالریں لگی ھیں خوان پوش میں، تیسی بنی ہے بہار زرن کے چیر کی
کیسی ھی پیار آج شاہِ عالم بادشاہ نے مہندی بنائے کیا اچھی تدبیر کی

(गौंड, अड़ा चौताला)

आयो नीको सुभ दिन आज चारशंबे को सुख सूं सैर कीजे बाग की
'शाहे-आलम' बादशाह ऐश इशरत करो तुम, सुनूं बातें गौंड राग की

(گونڈ ، اڑا چوتالا)

آیو نیکو سبھ دن آج چارشنبے کو سکھ سوں سیر کیجے باگ کی
شاہِ عالم بادشاہ عیش عشرت کرو تم ، سنوں باتیں گونڈ راگ کی

(गौंड, चौताला)

अंबर भूपन अङ्ग सिंगारयें ओत जवाहिर तें तन छायो
राज सिंगासन पे तिन बैठो, रब रसूल को सीस पे नायो
हास बिलास हैं मित्रन को अब शत्रु को आश बिनास मनायो
राज करो सुख सूं, 'शाहे-आलम', आयो तमहं नौरोज सुहायो

(　　　　)

मरीरे सुलैमाँ मक़ामे तो बाद !　　सिकन्दर व दारा ग़ुलामे तो बाद !
मुतीऽये तो बादा तमामे जहाँ　　दरीं जश्न ख़ुरशीद रामे तो बाद !

(　　　　)

سریرِ سلیمان مقامِ تو باد!　　سکندر و دارا غلامِ تو باد!
مطیعِ تو بادا تمامِ جهان　　درین جشن خورشید رامِ تو باد!

(　　　　)

नौरोज़, शहा, बर तो मुबारक बाशद !　　हाफ़िज़ बतो यासीनो तबारक बाशद !
ख़ुशनूदीये ईं जश्न मुहिब्बाँ दारंद　　अऽदाये तुरा तेग़ ब तारक बाशद !

(　　　　)

نورور، شمها، بر تو مبارك باشد!　　حافظ بتو یسین و تبارك باشد!
حوشنودیٔ این جشن محبان دارند　　اعدای ترا تیغ به تارك باشد!

ग़ज़ल व बैते फ़ार्सी

७

غزل و بیتِ فارسی

۷

(अड़ाना, इकताला)

आज छटी है प्यारे लला की. जो माता के जियय में मोद भयो है
नाना तो लेत बलायें घनी, अब फूफी मुमानी ने गोद लियो है

(اڑانا ، یک تالا)

آج چھٹی ہے پیارے للا کی ، جو ماتا کے جیّہ میں مود بھیو ہے
نانی تو لیت بلائیں گھنی ، اب پھوپھی ممانی نے گود لیو ہے

(परज, बँधा तिताला)

बनरे की मेहदी बनी, जग में जगमग जोत
कोल आराएश सात सब लख नैनन सुख होत

(پرج ، بندھا تالا)

بنرے کی مہدی بنی ، جگ میں جگمگ جوت
کول آرایش سات سب لکھہ نین سکھہ هوت

(गौंड, चौताला)

बाजत नौबत द्वारे, गावत गुनी जन, देखने चलो सोभा हजरत पीर दस्तगीर की
नीके जवाहिर के ख्वानन में बनाय धरी रौशन भई क्या ऐसी जिनदा: पीर की
मुक्ता की झालरें लगी हैं ख्वानपोश में, तैसी बनी है बहार जरन के चीर की
कैसी ही प्यार आज 'शाहे-आलम' बादशाह ने मेहदी बनाय क्या अच्छी तदबीर की

(अड़ाना, इकताला)

राज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' शत्रन को घर खोज गयो है
हर रात तुमहे शबरात भई, और हर दिन ईद नौरोज भयो है

(اڑانا ، یک تالا)

راج کرو سکھ سوں شاہِ عالم شترن کو گھر کھوج گیو ہے
ہر رات تمہے شبرات بھئی ، اور ہر دن عید نوروز بھیو ہے

(अड़ाना, चौताला)

देखत बाग़ बहार जहां, 'शाहे-आलम', फूली सुहाईं लतारे
गावत राग कनचन, बाजत बीन, रबाब, तंबूर, अली तारे
होत आनन्द सूं नौबत बाढ़ी गुन्जत कन्जर जोर तारे
आज शबरात की रात है, आली री, छूट रहे चहूँ ओर सितारे

(اڑانا ، چوتالا)

دیکھت باغ بہار جہاں ، شاہِ عالم ، پھولی سُہائیں لتارے
گاوت راگ کنچن ، باجت بین ، رباب ، طنبور ، الی تارے
ہوت آنند سوں نوبت باڑھی گنجت کنجر جور تارے
آج شبرات کی رات ہے ، آلی ری ، چھوٹ رہے چہوں اور ستارے

(अड़ाना, चौताला)

आज पहरे जरी बसन निकसीं सब नार पूजन को सरसुती नीकी सुहाली
सोलह सिंगार किये बेस की नारी सबे रूप की उजारी आई सङ्ग लिये आली
भाल पर तिलक लगाय हातन पायन मेहदी महावर सजे सिंगार कर कर ले धर आई थाली
जबे आनन्द भयो नाचत गावत मिरदङ्ग बजावन दे कर ताली रात दिवाली

(اڑانا ، چوتالا)

آج پہرے جری بسن نکسیں سب نار پوجنے کو سرستی نیکی سُہالی
سولہ سنگار کئے بیس کی ناری سبے روپ کی اُجاری آئیں سنگ لئے آلی
بھال پر تلک لگائے ھاتن پاین مہدی مہاور سجے سنگار کر کر لے دھر آئیں تھالی
جبے آنند بھیو ناچت گاوت مردنگ بجاوت دے کر تالی رات دوالی

(अड़ाना, चौताला)

आज दिवाली आई सुभ 'शाहे-आलम' घर है आनन्द बधाई
नर नारी गावत बजावत दीनी मुबारकी सब मिल धाई

(اڑانا ، چوتالا)

آج دوالی آئی سُبھ شاہ عالم گھر ہے آنند بدھائی
نر ناری گاوت بجاوت دیبی مبارکی سب مل دھائی

(अड़ाना, बँधा तिताला)

आज मेहदी मिरज़ा अकबर शाह पियारे बने की देख कैसी नीकी बन आई
अच्छी जगमगात, रोशनाई रंगा रंग की, सब गुनी गाय बजाय देत बधाई

(اڑانا ، بندھا تتالا)

آج مہدی مرزا اکبر شاہ پیارے بنے کی دیکھہ کیسی نیکی بن آئی
اچھی جگمگات ، روشنائی رنگارنگ کی ، سب گنی گاے بجاے دیت بدھائی

(अड़ाना, बँधा तिताला)

होय मुबारक तुमहे सालगिरह की आज शादी
'शाहे-आलम' नित क़ायम रहे छतर तख़्त अव आबादी

(اڑانا ، بندھا تتالا)

هوے مبارك تمھے سالگرہ کی آج شادی
شاہِ عالم نت قائم رہے چھتر تخت او آبادی

(अड़ाना, इकताला)

नियाज़ करो सब पीरन की, अब जी की मुराद सबै भर पाई
नर नारी मिल हास हुलास सूं, अल्लाः मियाँ की रात जगाई

(اڑانا ، یك تالا)

نیاز کری سب پیرن کی ، اب جی کی مراد سبے بھر پائی
نر ناری مل ھاس ھلاس سوں ، اللہ میاں کی رات جگائی

(किदारा, चौताला)

जहाँ मुहमदी नूर हुआ, हुआ जहूर और नामत नित मऽमूर गुनी गंधर्व जम और साज
जी में प्रतीत धरें आवत चरन धावत शाहे-आलम' छतर पति शहनशाह करें अचल आराम राज
देस देस के नरेस पेसकस दियो करें जोलों मही मेरो सागर नीर पूरन तोलों रहे दुनी मे लाज
क़ायम रहो जग में सुख सम्पत सूं, सहस सहस बरस लों अल्लाः रसूल दीनो तुम को तख़्त ताज

(کدارا ، چوتالا)

جہاں محمدی نور ہوا ہوا ظہور اورنامت نت معمور گنی گندھرب جم اور ساج
جی میں پرتیت دھریں آوت چرن دھاوت شاہِ عالم چھترپتی شہنشاہ کریں اچل آرام راج
دیس دیس کے نریس پیسکس دیو کریں جولوں مہی میرو ساگر نیر پورن تولوں رہے دنی میں لاج
قائم رہو جگ میں سکھ سمپت سوں ، سہس سہس برس لوں اللہ رسول دینو تم کو تخت تاج

(अडाना, बँधा तिताला)

आई है बरस गाँठ छबीले 'शाहे-आलम' को दिठोना मिरज़ा अकबर प्यारे की
मिरदङ्ग बजाओ, मङ्गल गाओ, देहो आसीस सब नर नारी लाड दुलारे की

(اڈانا ، بندھا تتالا)

آئی ہے برس گانٹھ چھبیلے شاہِ عالم کو دٹھونا مرزا اکبر پیارے کی
مردنگ بجاؤ ، منگل گاؤ ، دیہو اسیس سب نر ناری لاڈ دلارے کی

(किदारा, अड़ा चौताला)

सब नर नारी नीकी निकर्मीं बसन भूषन अंग संवारे हार
सरनाई, करनाइ, झाँझ, नफ़ीरी, जैल दमामे बाजे सब द्वार
बाजत ताल, तंबूरा, मिरदङ्ग, बीन, रबाब, सारङ्गी और कटतार
गावत गुनी आनन्द बधाई, देत बधाई 'शाहे-आलम' के दरबार

(کدارا ، اڑا چوتالا)

سب نر ناری نیکی نکسیں بسن بھوکھن انگ سنوارے ھار
سرنائی، کرنائی، جھانجھ، نفیری، جیل دمامے باجے سب دُوار
باجت تال، طنبورا، مردنگ، بین، رباب، سارنگی اور کٹ تار
گاوت گنی آنند بدھائی ، دیت بدھائی شاہ عالم کے دربار

(किदारा, बँधा तिताला)

रब रसूल को साया: रहे सीस पे, औलिया अंबिया रहें नित पुश्त पनाही
'शाहे-आलम' पादशाह, तुम को मुबारक होवे लाखूं साल नौरोज़ अव तख़्त शाही

(کدارا ، بدھا تتالا)

رب رسول کو سایہ رھے سیس پہ ، اولیا انبیا رھیں نت پُشت پناھی
شاہ عالم بادشاہ ، تم کو مبارک ھووے لاکھوں سال نو روز او تخت شاھی

(   )

बेगम जान के पुत्र भयो, सुनि मोद से गोद खिलावत नाना
लोरी दे चूम झुलावत पालना नानी जीय बड़ोई सुख माना

(   )

بیگم جان کے پتر بہیو ، سن مود سے گود کھلاوت نانا
لوری دے چوم جھلاوت پالنا نانی جیہ بڑوئی سکھہ مانا

(किदारा, चौताला)

फुलजरी, हतफूल, अनार, छूटे घनचकर और हवाई
चदर जाही जूही महताब सितारे की (अत)ही जोत सुहाई
झार, मुचंपे छूटे घनचकर हाथन में कर के रोशनाई
देत सबै 'शाहे-आलम' को शबरात की रात को लोग बधाई

(کدارا ، چوتالا)

پھلجری ، ھتپھول ، انار ، چھوٹے گھن چکر اور ھوائی
چدر جاھی جوھی مہتاب ستارے کی (ات)ھیں جوت سہائی
جھار ، پھچنپے چھوٹے گھن چکر ھاتھن میں کر کے روشنائی
دیت سبے شاہ عالم کو شب رات کی رات کوں لوگ بدھائی

(पूरिया, इकताला)

देखन निकसीं मेहदी अकबर शाह की सब नार बनी परियाँ
सब समधन मिल द्वार रोक खरीं ले हाथों छरियाँ

(پوریا ، یك تالا)

دیکھن نکسیں مہدی اکبر شاہ کی سب نار بنی پریاں
سب سمدھن مل دوار روك کھریں لے ھاتھوں چھریاں

(पूरिया, इकताला)

ए री सखी, चलो मेहदी देखनी पियारे बने की अनूठी
सब गुनी मिल देहो मुबारक दान पा भर मूठी दान पा भर मूठी

(پوریا ، یك تالا)

اے ری سکھی، چلو مہدی دیکھنی پیارے بنے کی انوٹھی
سب گُنی مل دیہو مبارك دان پا بھر موٹھی دان پا بھر موٹھی

(पूरिया, होली)

मुबारक हो शबरात आज अनन्द की रात
'शाहे-आलम' घर आनन्द काज फुलजरी हतफूल हात

(پوریا ، ہولی)

مبارك هو شبرات آج انند کی رات
شاہ عالم گھر آنند کاج پھلجری هت پھول هات

(भूपाली, इकताला)

बेगम जान के पुत्र भयो, ता की छटी सब देत बधाई
आयें सबै तिय चाय बढ़ाय के ले ले बलायें करें मन भाई

(بھوپالی ، ایک تالا)

بیگم جان کے پتر بھیو ، تا کی چھٹی سب دیت بدھائی
آئیں سبے تیہ چاے بڑھاے کے لے لے بلائیں کریں من بھائی

(भूपाली, इकताला)

बालक बेगम जान को रहिस झुलावत बाल
लाये नाना पालना हीरे जड़ के लाल

(بھوپالی ، یک تالا)

بالک بیگم جان کو رہس جھلاوت بال
لاے نان پالنا ہیرے جڑ کے لال

(पूरिया, चलता तिताला)

रोज़ा: भयो उनको सुखदायक, ऐसे नसीब तमहे हों हज़ारक
ले के छल्ले, सब लोग कहें: "शाहे-आलम को चारशंबा मुबारक!"

(پوریا ، چلتا تتالا)

روزہ بھیو اُن کو سُکھدایک ، ایسے نصیب تمھے ہوں ہزارک
لے کے چھلّے ، سب لوگ کہیں : « شاہ عالم کو چارشنبہ مبارک ! »

(ऐमन, इकताला)

देखन निकसीं मेंहदी अकबर शाह की सब नार बनी परियाँ
सब समधन मिल द्वार रोक खरीं ले हाथों छरियाँ

(ایمن ، یک تالا)

دیکھن نکسیں مہدی اکبر شاہ کی سب نار بنی پریاں
سب سمدھن مل دوار روک کھریں لے ھاتھوں چھریاں

(भूपाली, बँधा तिताला)

बाग़ की सैर करो सुख सूं जहाँ रंग अनेक के फूल रहे खिल
आज चलो शाह को चारशंबे की दिन मुबारकी सबे मिल

(بھوپالی ، بندھا تتالا)

باغ کی سیر کرو سکھہ سوں جہاں رنگ انیک کے پھول رھے کھل
آج چلو شاہ کو چارشنبے کی دین مبارکی سبے مل

(भूपाली, बँधा तिताला)

गोधन पूजन बन बन आईं सब ही ब्रज की नारी
गावत राग हुलास भरे अनहीं अनन्द सूं नाचत गोप कुमारी

(بھوپالی ، بندھا تتالا)

گودھن پوجن بن بن آئیں سب ھی برج کی ناری
گاوت راگ ھلاس بھرے انہیں انند سوں ناچت گوپ کماری

(एमन, चौताला)

गावत मङ्गल चार गुनी मिल नाँच लखें धन वारि दियो है
दादी, फूफी खुशहाल फिरें मन अङ्ग समात न फूल गयो है
तारे दिखाए के लेत बलाएँ सो मन्दिर बीच विनोद भयो है
अकबर शाह के नन्द भयो, सब के घर बीच आनन्द भयो है

(ایمن ، چوتالا)

گاوت منگل چار گنی مل ناچ لکھیں دھن وار دیو ہے
دادی ، پوپھی خوشحال پھریں من انگ سمات نہ پھول گیو ہے
تارے دکھائے کے لیت بلائیں سو مندر بیچ بنود بیو ہے
اکبر شاہ کے نند بھیو ، سب کے گھر بیچ آنند بھیو ہے

•

(ऐमन, बँधा तिताला)

आज री आनन्द के सब तराने माई, देखो शाह को मुबारकबादी
सखी सहेली सब मिल बन बन आवो 'शाहे-आलम' घर शादी

(ایمن ، بندھا تالا)

آج ری آنند کے سب ترانے مائی ، دیکھو شاہ کو مبارکبادی
سکھی ، سہیلی سب مل بن بن آوو شاہِ عالم گھر شادی

(कानहरा, चलता तिताला)

यह मेहदी हदिये की मिरजा अकबर शाह की क्या धूम सूं आवत है !
'शाहे-आलम' को सब देत मुबारकबादी, ऐसी मेहदी सब के नैन सुहावत है

(کانہرا ، چلتا تتالا)

یہ مہدی هدیے کی مرزا اکبر شاہ کی کیا دھوم سوں آوت ہے !
شاہ عالم کو سب دیت مبارکبادی ، ایسی مہدی سب کے نین سہاوت ہے

(शहाना, इकताला)

हांस हुलास सों ले निकसीं मिल गाए बजाए दिखावन नारी
नन्द, जिठानी गहीं बहियां दे बेगम जान की लाल पियारी

(شہانا ، یک تالا)

هانس هُلاس سوں لے نکسیں مل گائے بجائے دکھاون ناری
نند ، جٹھانی گہی بہیاں دے بیگم جان کی لال پیاری

(शहाना कानहरा, चलता तिताला)

आनन्द भयो सब के मन मों और आज भई सुभ दिन की शादियाँ
नर, नारी 'शाहे आलम' को सिंगार किये देत नौरोज की मुबारकबादियाँ

(شہانا کانہرا ، چلتا تتالا)

آنند بھیو سب کے من موں اور آج بھئی سُبھ دن کی شادیاں
نر ، ناری شاہ عالم کو سنگار کیے دیت نوروز کی مبارکبادیاں

(कामोद, अड़ा चौताला)

जीवें जागें जगत में जम जम, नित नित रहें सुख मूं जौलों सूरज चन्द
अकबर शाह को मुबारक हो सालगिरह साल बसाल अतिही करें आनन्द

(کامود ، اڑا چوتالا)

جیویں جاگیں جگت میں جم جم نت نت رہیں سکھ سوں جواوں سورج چند
اکبرشاہ کو مبارک ہو سالگرہ سال بسال اتہیں کریں آنند

(कामोद, अड़ा चौताला)

आनन्द भरी आज सब माइ आयो हादिये की मेहदी सुगन बिचारो
भई रौशनी महल शाह की, जुग जुग जीयो मिरजा अकबर शाह पियारो!

(کامود ، اڑا چوتالا)

آنند بھری آج سب مائی آیو ھدیے کی مہدی سگن بچارو
بھئی روشنی محل شاہ کی ، جگ جگ جییو مرزا اکبرشاہ پیارو!

(शहाना कानहरा, चलता तिताला)

बरन बरन की आराइश बनाय लाय मिरजा नौबत धर
आज मेहदी बिस्मिल्ला: की सुभ साअत आई बेगम जान के घर

(شہانا کانہرا ، چلتا تتالا)

برن برن کی آرایش بنائے لائے مرزا نوبت دھر
آج مہدی بسم اللہ کی سبھ ساعت آئی بیگم جان کے گھر

(ہمیر، چوتالا)

ہاتھ لیے ہتپھول سکھی مہتاب سکھی انہیں چھب چھائی
پھولجری سوں بات کہیں انار لکھیں چل سو یہ سہائی
چادر، جاہی، جوہی، گھن چکر، جہار چھوٹیں، جھلکے روشنائی
آنند سوں شاہ عالم کو شب رات کی رات کی دیت بدھائی

(हमीर, दोताला)

पूरन करें मन की मुरादें तुम्हारी हज़रत रसूल
छूटत अनार, सितारे, महताबी, फुलझरी, हाथ हतफूल
आई शबरात की रात सुहाई, माई, और रात नहीं कोउ इसकी तूल
चलो सखी देखें तमाशो शबरात को 'शाह-आलम' के घर रब ने कीनी क़बूल

(ہمیر، دوتالا)

پورن کریں من کی مرادیں تمہاری حضرت رسول
چھوٹت انار، ستارے، مہتابی، پھلجری، ہاتھ ہتھپول
آئی شبرات کی رات سہائی، مائی، اور رات نہیں کوؤ اس کی طول
چلو، سکھی، دیکھیں تماشو شبرات کو شاہ عالم کے گھر رب نے کینی قبول

(कामोद, इकताला)

दीनो है राज हज़रत मुहम्मद तुमको और पूरी भई मनोरत सब जी को
सुख सम्पत सूं आनन्द करो, 'शाह आलम' मुबारक हो यह चारशंबा आयो नीको

(کامود، یک تالا)

دینو ہے راج حضرت محمد تم کو اور پوری بھئی منورت سب جی کو
سکھ سمپت سوں آنند کرو، شاہ عالم، مبارک ہو یہ چار شنبہ آیو نیکو

(हमीर, इकताला)

ऐ री माई, गाय बजाय आनन्द सूं रिझाओ
अकबर शाह की मेंहदी अनेक जतन सूं रचाओ

(حمیر، یک تالا)

اے ری مائی، گاے بجاے آنند سوں رجھاؤ
اکبر شاہ کی مہدی انیک جتن سوں رچاؤ

(हमीर, इकताला)

अनार, फुलजरी, हतफूल, महताब, बरन बरन की आतशबाजी
भुचम्पे, सितारे, हवाई छूटे, चलो सखी देखें शबरात को घर 'शाहे-आलम' गाजी

(حمیر، یک تالا)

انار، پھلجری، ہتپھول، مہتاب، برن برن کی آتشبازی
بھچمپے، ستارے، ہوائی چھوٹے، چلو سکھی دیکھیں شبرات کو گھر شاہِ عالم غازی

(हमीर, चौताला)

हाथ लिये हतफूल सखी महताब मुखी आनि ही छब छाई
फूलजरी सूं बान कहें अनार लखे चल सो यह सुहाई
चादर, जाही, जुही, घन चकर, भार छूटें, झलकें रोशनाई
आनन्द सूं 'शाहे-आलम' को शबरात की रात को देत बधाई

(हमीर, इकताला, व हम कामोद, अड़ा चौताला)

दीखत चाँद 'शाह्-आलम' को देत सब मिल के मुबारकबादियाँ
जैसी आज हुई शबरात, तैसी लाख करोर साल बसाल होवें नित शादियाँ

(حمیر، یک تالا، وهم کامود، اڑا چوتالا)

دیکھت چاند شاہ عالم کو دیت سب مل کے مبارک بادیاں
جیسی آج ہوئی شب رات، تیسی لاکھ کرور سال بسال ہوویں نت شادیاں

( )

दसम साल जगत निहाल हाल आई है शबरात तातें महा सुखदाई है
बाजे सब बाजे साजे साजे अति आनन्द के राग और तमाशन की शोभा सरसाई है
बख्त बुलन्द 'शाह्-आलम' तख़्त बैठे लगन हवाई ताकी ऐसी छब छाई है
चन्द होय के तारन समेत मानों भू में आज आली रफ़्त आमद मचाई है

( )

دسم سال جگت نہال حال آئی ہے شبرات تاتیں مہا سکھہ دائی ہے
باجے سب باجے ساجے ساجے ات آنند کے راگ اور تماشن کی شوبھا سرسائی ہے
بخت بلند شاہِ عالم تخت بیٹھے اگت ہوائی تا کی ایسی چھب چھائی ہے
چند ہوے کے تارن سمیت مانوں بھو میں آج آلی رفت آمد مچائی ہے

(हमीर, चौताला)

ऐसी नीकी शबरात ता में आतशबाजी और छूटत हतफूल हात जाही, जूही, फुलजरी, महताब, सितारे, और ऐसी ही फूल रही चान्दनी सब मन सुहात
हाती दीवट रोशन कर आनन्द सूं पहर पहर जरी सरपाव तैसे भई अभूषन की जोत जगमगात
चिर चिर जियो 'शाहे-आलम' कुटुम सहित. ताके दीखें तें अँखियाँ सब की सुहात

(ہمیر، چو تالا)

ایسی نیکی شبرات تا میں آتشبازی اور چھوٹت ہت پھول ہات
جاہی، جوہی، پھلجری، مہتاب، ستارے، اور ایسی ہی پھول رہی چاندنی سب من سہات
ہاتی دیوٹ روشن کر آنند سوں پہر پہر جری سر پاو تیسے بھیی ابھوکھن کی جوت جگمگات
چر چر جیو شاہ عالم کٹم سہت، تاکے دیکھے تیں انکھیاں سب کی سہات

(हमीर, इकताला)

ऐ री माई, आज नीकी जगमगात सूं, शबरात 'शाहे-आलम' के घर आई है
सब नारी भाँति भाँति की आतशबाजी छोर, नाँच गाय, देत बधाई है

(ہمیر، یک تالا)

اے ری مائی، آج نیکی جگمگات سوں شبرات شاہ عالم کے گھر آئی ہے
سب ناری بھانت بھانت کی آتشبازی چھور، ناچ گاے، دیت بدھائی ہے

(हमीर, बँधा तिताला)

ऐ री माई, आज अतिही आनन्द सूं सब गुनी करें पूरी सुहाली
'शाहे-आलम' पिया के मन्दिर भई रोशनी जगमगात की रात दिवाली

(حمیر ، بندھا تتالا)

اے ری مائی، آج اتہیں آنند سوں سب گُنی کریں پوری سُہالی
شاہِ عالم پیا کے مندر بھئی روشنی جگمگات کی رات دوالی

(हमीर, इकताला)

आज मेहदी लगावन को अकबर शाह पियारो लायो
अतिही रङ्गीली मेहदी बिस्मिल्लाः की जीना बेगम के घर रचायो

(حمیر، یک تالا)

آج مہدی لگاون کو اکبر شاہ پیارو لایو
اتہیں رنگیلی مہدی بسم اللہ کی جینا بیگم کے گھر رچایو

(हमीर, अड़ा चौताला)

सुभ दिन, सुभ महूरत, काज भये घर रब सँवारे के
दियो मुबारक सब मिल आज बरसगाँठ भई अकबर शाह पियारे के

(حمیر، اڑا چوتالا)

سُبھ دن، سُبھ مہورت، کاج بھئے گھر رب سنوارے کے
دیو مبارک سب مل آج برس گانٹھ بھئی اکبر شاہ پیارے کے

(हमीर, चौताला)

गावत मङ्गल चार सबे तिय आपस में मिल रात जगाई
बाजत ताल मुहचङ्ग पखावज, गाय गुनी, नौछावर पाई
लाखों साल हुलास बिलास सूं, राज करो सुख सूं सुखदाई
अकबर शाह की सालगिरह, 'शाह-आलम' को सब देत बधाई

(ہمیر، چوتالا)

گاوت منگل چار سبے تیہ آپس میں مل رات جگائی
باجت تال مُہچنگ پکھاوج، گائے گنی، نوچھاور پائی
لاکھوں سال ھلاس بلاس سوں، راج کرو سکھہ سوں سکھدائی
اکبر شاہ کی سالگرہ، شاہِ عالم کو سب دیت بدھائی

(हमीर, चौताला)

सरसुती के पूजन को सब ले ले आईं भर भर थाली
पूरी, कचोरी, समोसा, पापरी, और करीं नीकी सुहाली
आनन्द सूं गाय बजाय सभी नर नारी दे दे ताली
किया नीको मिचोरी आज माई कनी बन को बनो हार दिवाली

(ہمیر، چوتالا)

سرستی کے پوجنے کو سب لے لے آئیں بھر بھر تھالی
پوری، کچوری، سموسا، پاپری، اور کریں نیکی سہالی
آنند سوں گاے بجاے سبھی نر ناری دے دے تالی
کیا نیکو مچوری آج، مائی کنی بن کو بنو ھار دوالی

(हमीर, इकताला)

आये आज माजोमन्दौलगा 'शाह-आलम' घर सादी देखत सब के मन भयो सुख
नर, नारी मिल अकबर शाह के हदिये की देत मुबारकबादी, सब गुनी गात मङ्गल सुख

(حمیر، یك تالا)

آے آج ما جو مندیلرا شاہ عالم گھر سادی دیکھت سب کے من بھیو سکھ
نر، ناری مل اکبرشاہ کے ھدیے کی دیت مبارکبادی، سب گنی گات منگل سکھ

(हमीर, चौताला)

लाखों साल जग में राज कीबो करो, जीबो दिल के मतालिब करे रब आसानी
तुम्हीं कूं नयाबत हज़रत रसूल है, सदा औलिया अम्बिया रहें मेहरबानी
सोहत तुमको तख्त चतर पादशाही, कीनो तुम पर करम रब सुबहानी
आज को रोज़ को जश्न तुम को मुबारक होय 'शाहे-आलम' साहिबक़िरानी

(حمیر، چوتالا)

لاکھوں سال جگ میں راج کیبو کرو، جیبو دل کے مطالب کرے رب آسانی
تمھیں کوں نیابت حضرت رسول ھے، سدا اولیا انبیا رھیں مہربانی
سوھت تم کو تخت چتر پادشاھی، کینو تم پر کرم رب سبحانی
آج کو روز کو جشن تم کو مبارك ھوے شاہ عالم صاحبقرانی

(स्याम, इकताला)

देत असीस गुनी तुमको चारशंम्बे को रोज़ मुबारक आया
बाग की सैर करो, 'शाहे-आलम' होय सबै तुम्हरा मन भाया

(سیام، یک تالا)

دیت اسیس گنی تم کو، چار شنبے کو روز مبارک آیو
باغ کی سیر کرو، شاہ عالم، ہوئے سبے تمہرو من بھایو

(हमीर, इकताला)

सुभ दिन, सुभ मुहूरत सूं 'शाहे-आलम' जैसे आज को रोज़ भयो ऐसे होवें सदाई
नर, नारी मिल आनन्द सूं जलूस के चांद की सब देत बधाई

(ہمیر، یک تالا)

سبھ دن، سبھ مہورت سوں شاہ عالم جیسے آج کو روز بھیو ایسے ہوویں سدائی
نر، ناری مل آنند سوں جلوس کے چاند کی سب دیت بدھائی

(हमीर, यकताला)

'नारंगी मेंहदी आई हाथों की मिर्ज़ा अकबर शाह के
सब संखी मिल मङ्गल गाओ, मृदङ्ग बजाओ देवो असीस अवमाह के

(ہمیر، یک تالا)

رنگا رنگی مہدی آئی ہتھے کی مرزا اکبر شاہ کے
سب سکھی مل منگل گاؤ، مردنگ بجاؤ دیوو اسیس آوماہ کے

(गौरी, चौताला)

साल नयो अब आयो भलो 'शाहे-आलम' के घर होगी बधाई
मुबारक हो नौरोज तुम्हें अब जी की मुराद सबै भर पाई
भूषन अङ्ग सिंगार सजे, अब धाय के लछमी गेह में आई
दुर्जन नास भये तुम्हरे, अब देत यही चहुँ ओर सुनाई

(گوری، چوتالا)

سال نیو اب آیو بھلو شاہِ عالم کے گھر ہوگی بدھائی
مبارک ہو نوروز تمہے، اب جی کی مراد سبے بھر پائی
بھُوکھن انگ سنگار سجے، اور دھائے کے لچھمی گیہ میں آئی
دُرجن ناس بھیے تمھرے، اب دیت یہی چہوں اُور سنائی

(गौरी, चलता तिताला)

रङ्ग भयो नोरोज़ को जैसो है वैसो ही चीर को रङ्ग ही साजी
गावो सबै मिल, देवो असीस यह, राज करो 'शाहे-आलम' गाजी !

(گوری، چلتا تتالا)

رنگ بھیو نوروز کو جیسو ھے ویسو ھی چیر کو رنگ ھی ساجی
گاؤ سبے مل، دیوو اسیس یہ، "راج کرو شاہِ عالم گاجی!"

(गौरी, बँधा तिताला)

खील बतासे, चिरवे गर सुं दिवाली की भरें हठरी चौघड़ा
खेलन निकसे सभी माई अत ही आनन्द सूं घर भरा

(گوری، بندھا تتالا)

کھیل، بتاسے، چروے گرسوں دوالی کی بھریں ھٹھری چوکھڑا
کھیلت نکسے سبھی مائی ات ھیں آنند سوں گھر بھرا

(गौरी, होरी)

प्यारे बिना सखी काह करूँ, यह नीकी बहार बसन्त जो आई
फूली गुलाब की सीतल बास बयार मिली चहुँ ओर को धाई
बौरी भई हूँ, बोल न जानूँ, भूल गई मन की चतुराई
बैठ के अम्बे की डारन पे, बस बैरिन कोयल ने कूक मचाई

(گوری، ہوری)

پیارے بنا سکھی کاہ کروں، یہ نیکی بہار بسنت جو آئی
پھولی گلاب کی ستیل باس بیار ملی چہوں اور کو دھائی
بوری بھئی ہوں بول نہ جانوں، بھول گئی من کی چترائی
بیٹھ کے انبے کے ڈارن پے، اس بیرن کویل کوک مچائی

(गौरी, होरी)

आज ले ले आई सब सखी मिल यह नीको रंग
नये नये फूलन सूं खेलन बसंत 'शाह आलम' के संग

(گوری، هوری)

آج لے لے آئیں سب سکھی مل یہ نیکو رنگ
نئے نئے پھولن سوں کھلن بسنت شاہ عالم کے سنگ

(गौरी, चलता तिताला)

अल्ला करे ! तुम जीयो करो सदाई शहंशाह 'शाहे-आलम'
ताज तख़्त होवे तुम को मुबारक, राज करो जुग जुग ताईं !

(گوری، چلتا تالا)

اللہ کرے! تم جیو کرو سدائی شہنشاہ شاہ عالم....
تاج تخت ہووے تم کو مبارک، راج کرو جگ جگ تائیں!

(गौरी, होरी)

मंजन कर खंजन अंजन दीजे, सजनी, सब मिल कीजे सिंगार
सीस सुघर गड़वा लीजे, गाये बसन्त, दीजे मुबारक 'शाहे-आलम' के दरबार

(گوری، هوری)

منجن کر کھنجن انجن دیجیے، سجنی، سب مل کیجیے سنگار
سیس سگھر گڑوا لیجیے، گائے بسنت، دیجیے مبارک شاہ عالم کے دربار

(पूरबा धनासिरी, इकताला)

खंजन खंभ जड़ाव जड़े जग सुन डाँडी में लाल लगाई
बेगम जान के पुत्र भयो, सुनि पोरी भई सब के मन भाई

(پوربا دھناسری، یک تالا)

کھنجن کھمبھ جڑاو جڑے جگ سن ڈانڈی میں لال لگائی
بیگم جان کے پتر بھیو، سن پوری بھئی سب کے من بھائی

(पूरबा धनासिरी, इकताला)

कन्चन को सुभ पालना, लागे हीरे लाल
बेगम जान सूं लाड सूं रहस झुलावत लाल

(پوربا دھناسری، یک تالا)

کنچن کو سبھ پالنا، لاگے ہیرے لال
بیگم جان سوں لاڈ سوں رہس جھلاوت لال

(सिरी, बँधा तिताला)

ऐ फरमाये पैगम्बर के आज के रोज बाग की सैर कीजे सुख लीजे
नये नये बसन भूषन पहरें. और आनन्द सूं सब को छल्ले दीजे

(سری، بندھا تالا)

اے فرمائے پیغمبر کہ آج کے روز باغ کی سیر کیجے سکھ لیجے
نئے نئے بسن بھوکھن پہریں، اور آنند سوں سب کو چھلّے دیجے

(जीत सरी, चौताला)

चन्दन को पलना रच के और ता पिछ हीरा लाल जड़ाये
बेगम जान की नन्द लियें अन चाय सूं रेशम डोरी लगाये
मन्दिर में सब नार बुलाय के, आनन्द सूं मिल मङ्गल गाये
सुन्दर बास बिछाये सुगन्धन ता पर ये ललना को झुलाये

(جیت سری، چوتالا)

چندن کو پلنا رچ کے اور تا پچ ہیرا لال جڑائے
بیگم جان کی نند لیے ات چاے سوں ریشم ڈوری لگائے
مندر میں سب نار بلائے کے، آنند سوں مل منگل گائے
سندر باس بچھائے سگندھت تا پر اے للنا کو جھلائے

(जीत सरी, बँधा तिताला)

बेगम जान के पुत्र भयो, सुभ कन्चन के पलना पे झुलायो
नानी निहाल भई अब ही, लखि नाना महा मन में सुख पायो

(جیت سری، بندھا تتالا)

بیگم جان کے پتر بھیو، سبھ کنچن کے پلنا پے جھلایو
نانی نہال بھیی اب ہیں، لکھی نانا مہامن میں سکھ پایو

(   )

रतन जड़ाव को पालना बनाऊँ मिर्ज़ा अकबर की नन्द कूं झुलाऊँ
लोरियाँ दे दे लाड़ लड़ाऊँ मुखरा चूम और लेकर आप खिलाऊँ

(   )

رتن جڑاؤ کو پالنا بناؤں مرزا اکبر کی نند کُوں جھلاؤں
لوریاں دے دے لاڑ لڑاؤں مکھرا چوم اور لے کر آپ کھلاؤں

(जीत सरी, चलता तिताला)

आनन्द भयो 'शाहे आलम' के मन, गोद में ले के तियाँ झुलायो
नन्द को नन्द भयो सुभ बासर कन्चन को पलना बन आयो

(جیت سری، چلتا تتالا)

آنند بھیو شاہ عالم کے من، گود میں لے کے تیاں جھلایو
نند کو نند بھیو سبھ باسر کنچن کو پلنا بن آیو

(जीत सरी, होरी)

अगर चँदन को पलना रेशम डोरी ललित लगाई
बेगम जान को लाल झुलायो, सुगन सूं मङ्गल गाई

(جیت سری، ہوری)

اگر چندن کو پلنا ریشم ڈوری لَلت لگائی
بیگم جان کو لال جھلایو، سُگن سُوں منگل گائی

(धनासिरी, बँधा तिताला)

गुसंय्याँ ने अब करम कियो, और हुकम कियो 'शाहे-आलम' के घर
आई दिवाली मुबारक यह माल मुलक सब दीनो भर

(دھناسری، بندھا تتالا)

گسیّاں نے اب کرم کیو، اور حکم کیو شاہِ عالم کے گھر
آئی دِوالی مبارک یہ مال ملك سب دینو بھر

(मुलतानी धनासिरी, बँधा तिताला)

रब दियो पुत्र बेगम जान को, आय गुनी मिल मङ्गल गायो
लाल चुनी जड़े पलना पर मौद सूं गोद ले नानी झुलायो

(ملتانی دھناسری، بندھا تتالا)

رب دیو پُتر بیگم جان کو، آئے گُنی مل منگل گایو
لال چُنی جڑے پلنا پرمود سُوں گود لے نانی جھلایو

(मुलतानी धनासिरी, तिताला)

नन्द भयो सुन बेगम जान के नानी और नाना जिया हुलसाये
जान छटी, मिल चाव सूं खिचरी नौबत चार बजावत लाये

(ملتانی دھناسری، تتالا)

نند بھیو سن بیگم جان کے نانی اور نانا جیا ھُلسائے
جان چھٹی، مل چاو سُوں کھچری نوبت چار بجاوت لائے

(पूरबी, अड़ा चौताला)

सैर करो तुम बाग़न की, सब देखत हीं छत्र होत अचंभे
राज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' लाखूं मुबारक हों चार शंबे

(پوربی، اڑا چوتالا)

سیر کرو تم باغن کی، سب دیکھت ہیں چھب ہوت اچنبھے
راج کرو سکھ سوں، شاہِ عالم، لاکھوں مبارک ہوں چارشنبے

(पूरबी, चौताला)

अङ्ग संवार सिंगार करो अत आनन्द काज सूं छल्ले ही दीजे
आयो भलो चारशंबे आज बाग़ चलो और सैर ही कीजे
गागर तोर भरी जल की अब .... दुर्जन छीजे
राज करो सुख सूं 'शाहे-आलम' मित्रन सेती मुबारकी लीजे

(پوربی، چوتالا)

انگ سنوار سنگار کرو ات آنند کاج سوں چھلے ہی دیجے
آیو بھلو چارشنبے آج باغ چلو اور سیر ہی کیجے
گاگر تور بھری جل کی اب........دُرجن چھیجے
راج کرو سکھ سوں شاہِ عالم مترن سیتی مبارکی لیجے

(पूरबी, अड़ा चौताला)

जात कही महिमा न कछू हम ही करता नहुँ लोग को स्वामी
दिवस भयो सुभ दिवस बड़ो, नौरोज को रंग है बादामी
दूजे दिलीस के संग करे जिन जायंगे मारे सबे ते हरामी
काज बने 'शाहे-आलम' के अब, लोग कहो सबही मिल आमी

(پوربی، اڑا چوتالا)

جات کہی مہمان نہ پچھو اس ھی کرتا نہوں لوگ کو سوامی
دوس بھیو سبھہ دِوس بڑو، نوروز کو رنگ ھے بادامی
دُوجے دِلیس کے سنگ کرے جن جائیں کے مارے سبے تے حرامی
کاج بنے شاہِ عالم کے اب، لوگ کہو سب ھی مل آمی

(पूरबी, अड़ा चौताला)

पहरो नीके बसन सब, भूषन तन पुखराज
आयो सुभ नौरोज यह, मिलो मीत सूं आज

(پوربی، اڑا چوتالا)

پہرو نیکے بسن سب، بھُوکھن تن پُکھراج
آیو سُبھہ نوروز یہ، ملو میت سُوں آج

(पूरबी, बँधा तिताला)

ऐ री आली, आज मैं सपनो देखो जानूं 'शाहे आलम' कूं रब ने दीनो तख्त ताज
देखत हीं मन में आनन्द भयो सब के, सखी! री, क़ायम रहे सदा यह राज
दुर्जन सब माज़ी भये, और दोस्त के भये पूरन मन के सब काज
चलो, री माई, मिल के आनन्द बधाई गाय नाच बजावें मिरदङ्ग उनके साज

(پوربی، بندھا تتالا)

اے ری آلی، آج میں سپنو دیکھو جانوں شاہِ عالم کوں رب نے دینو تخت تاج
دیکھت ہیں من میں آنند بھیو سب کے، سکھی ری، قایم رہے سدا یہ راج
دُرجن سب ماضی بھیے، اور دوست کے بھیے پورن من کے سب کاج
چلو، ری مائی، مل کے آنند بدھائی گاے ناچ بجاویں مردنگ اُن کے ساج

(पूरबी, होरी)

आज भई ऐ भली बरस गाँठ जहाँदार शाह पियारे की
साथ सखी मिल बन बन आओ, देहो मुबारक बाद अल्लाह निस्तारे की

(پوربی، ہولی)

آج بھئی اے بھلی برس گانٹھ جہاندار شاہ پیارے کی
ساتھ سکھی مل بن بن آؤ، دیہو مبارکباد اللہ نستارے کی

(पूरबी, चौताला)

जम जम तुम्हरो अल्लाह और मुहम्मद पञ्जतन पाक निन रहें हामी ।
'शाहे-आलम' तुमको मुबारक होवे यह आज बधी मिरजा अकबरशाह ने आमी

(پوربی، چوتالا)

جم جم تمہرو اللہ اور محمد پنجتن پاک نت رہیں حامی!
شاہِ عالم، تم کو مبارک ہووے یہ آج بدھی مرزا اکبرشاہ نے آمی

(पूरबी, इकताला)

जियो, जागो कोट बरस लों जग में अकबर प्यारे लाल
जम जम नित नित होय मुबारक तुम्हे सालगिरह लाखूं साल

(پوربی، یک تالا)

جیو، جاگو کوٹ برس لون جگ میں اکبر پیارے لال
جم جم نت نت ہووے مبارک تمہے سالگرہ لاکھوں سال

(तोड़ी, बँधा तिताला)

या जग में जब लों रहे गङ्ग जमन को नीर
सालगिरह तब लों रहे अकबर पीर कबीर

(توڑی، بدھا تالا)

یا جگ میں جب لون رہے گنگ جمن کو نیر
سالگرہ تب لوں رہے اکبر پیر کبیر

(सारंग चलता तिताला)

साज समाज सूं राज करो गजराज और बाज सजाये हजारक
ईद नवीद मुफ़ीद तुम्हे 'शाहे - आलम' हो बकरीद मुबारक

(سارنگ، چلتا تتالا)

ساج سماج سُوں راج کرو گجراج اور باج سجائے ہزارک
عید نوید مفید تمہے، شاہِ عالم، ہو بکرید مبارک

(तोड़ी, अड़ा चौताला)

ऐ री माई, कैसी बन आई यह सालगिरह अकबर शाह प्यारे की!
सुभ घड़ी जान सब नारी बन आई आज दीनी सुभ गिरह नारे की

(توڑی، اڑا چوتالا)

اے ری مائی، کیسی بن آئی یہ سالگرہ اکبرشاہ پیارے کی!
سُبھ گھڑی جان سب ناری بن آئیں آج دینی سبھ گرہ نارے کی

(तोड़ी, अड़ा चौताला)

आज आनन्द भयो सभी के मन, 'शाह - आलम' को सब मिल चलो दे असीस
मुबारक हो तुम को हदिये की शादी सिहरा मोती न बाँधो अकबर शाह के सीस

(توڑی، اڑا چوتالا)

آج آنند بھیو سبھی کے من، شاہِ عالم کو سب مل چاو دیں اسیس
مبارک ہو تم کو ہدیے کی شادی سہرا موتی نہ باندھو اکبر شاہ کے سیس

(सारंग बिन्द्राबनी, चलता तिताला)

आज के रोज मुहम्मद ने करी बाग़ की सैर बड़ी ख़ुशहाली
देन मुबारकबाद, चलो, "शाहे-आलम" को चारशंम्बे की आली

(سارنگ بندرابنی، چلتا تتالا)

آج کے روز محمد نے کری باغ کی سیر بڑی خوشحالی
دین مبارکباد، چلو، شاہِ عالم کو چارشنبے کی، آلی

(सारंग बिन्द्राबनी, चौताला)

या अल्लाह ! जौलों, आफ़ताब, महताब, तारागन,
धूतू लों इस साहिब को राज सईद हो
साहिबक़िरां पादशाहन को पादशाह,
पावत जहाँ न जासों नित ही मुफ़ीद हो
गुनी जन गावत बजावत हैं, आगे आये,
करत आनन्द सबे देख देख दीद हो
बरसों में आवे और कहूँ एक दिन,
'शाहे - आलम' की नित ही बकरीद हो

(سارنگ بندرابنی، چوتالا)

یا اللہ! جولوں، آفتاب، مہتاب، تاراگن، دُھوتو، لَو اس صاحب کو راج سعید ہو
صاحبقران پادشاهن کو پادشاه پاوت جہان نہ جاسوں نت هی مفید هو
گنی جن گاوت بجاوت هیں، آگے آیے کرت آنند سبے دیکھه دیکھه دید هو
برسوں میں آوے اور کہوں ایک دن، شاه عالم کی نت هیں بکرید هو

کھٹ بجری اور کٹ تار لیے سُرنائی بھلی کرنائی او پنگ
گاے گُنی شاہِ عالم کو سب دیت مبارکی بجاے مردنگ

(तोड़ी, चौताला)

जानत नाइब अपनो माये को सीस पै हाथ हजरत रसूल धरे हैं
देहै मुराद सबै मन की भर, मदद को औलिया पीर खरे हैं
हुये हैं नसीब तुम्हैं "शाह आलम" जैते जहां में खजाने भरे हैं
ईद मुबारक है बकरीद की शुभ्र सबै क़ुर्बान करे हैं

(توڑی، چوتالا)

جانت نائب اپنو مایہ کو سیس پے ہاتھ حضرت رسُول دھرے ہیں
دے ہیں مراد سبھے من کی بھر، مدد کو اولیا پیر کھرے ہیں
ہوے ہیں نصیب تمھے، شاہ عالم، جیتے جہاں میں خزانے بھرے ہیں
عید مبارک ہے بکرید کی، شُتر سبھے قربان کرے ہیں

(तोड़ी, चलता तिताला)

आज सबै उर लागत हैं मिल बातें करे हैं और नवीद की
गाय बजाय "शाह आलम" को देत मुबारकी बकरीद की ईद की

(توڑی، چلتا تتالا)

آج سبھے اُرلاگت ہیں مل باتیں کرے ہیں اور نوید کی
گاے بجاے شاہِ عالم کو دیت مبارکی بکرید کی عید کی

(توڑی، چوتالا)

دیکھت بیٹھے سنگھاسن پے جُلوس کیے، سب کے نین سیر سے بھیے، رب راکھو

تم کو سب میں سرس

ہیں مدد تمھاری کو اَولیا، انبیا، غوث، قطب اور حُور، ملایک، عَرس کُرس

پورے بھیے اب سب کے منورت یاھی سمے، جو پاے ہے لیو تہارو درس

شاہِ عالم پادشاہ، چودھواں جشن تم کو مبارک ہو اور ایسے لاکھوں برس!

(तोड़ी, यथा तिताला)

आयो सो है चारशंम्बा, जा मैं हज़रत मुहम्मद सुख पायो

"शाहे आलम" नाइब घर, आनन्द सूं, सुन्दर रोज़ मुबारक आयो

(توڑی، [illegible])

آیو سو ہے چارشنبہ، جا میں حضرت محمد سکھ پایو

شاہِ عالم نائب گھر، آنند سوں، سندر روز مبارک آیو

(तोड़ी, चौताला)

बीन, रबाब, तंबूरा, सितार, क़ानून, दमामे, सारिंगी, मुहचंग

झांझ, मंजीरा, और ढोलकी, दाइरा, बांसरी, करह और हीचंग

खटजरी और कटतार लिये सुरनाई भली करनाई अबपंग

गाय गुनी "शाहे आलम" को सब देत मुबारकी बजाये मिरदंग

(توڑی، چوتالا)

بین، رَباب، طنبورا، ستار، قانون، دمامے، سارنگی، مُہچنگ

جانجھ، مجیرا اور ڈھولکی، دائرا، بانسری، کرہ اور ہی چنگ

(तोड़ी, इकताला)

अल्लाह नबी ने तुम्हारे मनकी मुरादें दीनी, और राखा साया अपना फ़ज़ल का
'शाहे आलम" पादशाह, तुमको मुबारक होवे मिलना नवाब ज़ीनत महल का

(تو ڑی ، یک تالا)

اللہ نبی نے تمہارے من کی مرادیں دینی ، اور راکھا سایہ اپنا فضل کا
شاہ عالم پادشاہ ، تم کو مبارک ہووے ملنا نواب زینت محل کا

(तोड़ी, बंधा तिताला)

ऐरी आली, आई बकरीद, पाई मनकी मुरादें खुशी से "शाह आलम के घर
सोभा सूं संवारें सब नर नारी, नज़र ले ले आगें आईं अपने अपने कर धर

(توڑی ، بندھا تالا)

اے ری آلی ، آئی بکرید ، پائی من کی مرادیں خوشی سے شاہ عالم کے گھر
سوبھا سوں سنواریں سب نر ناری ، نذرانے لے آگیں آئیں اپنے اپنے کر دھر

(तोड़ी, चौताला)

देखत बैठे सिंघासन पै जुलूस किये, सबके नैन सियरे भये, रब राखो तुमको सबमैं सर्स
हैं मदद तुम्हारी को औलिया, अंबिया, गौस, क़ुतब और हूर, मलायक, अर्स, कुर्स
पूरे भये अब सब के मनोरथ याही समैं, जो पाय लिख्यो है तिहारो दरस!
"शाहे आलम" पादशाह, चौथवां जश्न तुमको मुबारक हो और ऐसे लाखों बर्स!

(तोड़ी, चौताला)

रब रखे तुम्हारो तख़्त ताज नित क़ायम यही सबके मनरे
हज़ारों साल सुख सम्पत सूं रहें पीतम प्यारे तिहारो तनरे
आज के रोज़ सभी मिल मिल जावें और वार दई सब धनरे
तुमको यह ईद मुबारक होवे "शाहे आलम" पिया प्यारे बनरे

(توڑی، چوتالا)

رب رکھے تمہارو تخت تاج نت قایم یہی سب کے من رے
ہزاروں سال سکھ سمپت سوں رہے پیتم پیارے تہارو تن رے
آج کے روز سبھی مل مل جاویں اور وار دئی سب دھن رے
تم کو یہ عید مبارک ہووے، شاہِ عالم پیا پیارے بنرے

(तोड़ी, इकताला)

ऐरी माई, क्या नीको भई आज यह नवीद रोज़े सईद
"शाहे आलम" तुम को मुबारक होवे ईद बकरीद !

(توڑی، یک تالا)

اے ری مائی، کیا نیکو بھئی آج یہ نویدِ روزِ سعید
شاہِ عالم، تم کو مبارک ہووے عید بکرید!

(तोड़ी, इकताला)

आज हमीद जदीद यह रब ने "शाहे आलम" को सातों दिस का राज दियो है बधाई
दीजे मुबारकबाद, भली सुभ साअत है, रमज़ान का ईद सईद नवीद ले आई

(توڑی ، یک تالا)

آج حمید جدید یہ رب نے شاہِ عالم کو ساتوں دِس کا راج دیو ہے بدھائی
دیجے مبارکباد بھلی سبھہ ساعت ہے، رمضان کی عید سعید نوید لے آئی

(तोड़ी, चलता-तिताला)

आज नवीद करें सब ही, रमज़ान का ईद मुबारक आई
रोजे नमाज क़बूल भए, "शाहे आलम" को सब देत बधाई

(توڑی ، چلتا تتالا)

آج نوید کریں سب ہیں، رمضان کی عید مبارک آئی
روزہ نماز قبول بھیے، شاہِ عالم کو سب دیت بدھائی

(तोड़ी, बंधा तिताला)

राज करो सुख सूं "शाहे आलम" काज भये तुम्हरे मन माने
मंगल चार भया मन में, सुनि आज मुबारक ईद के आने

(توڑی، بندھا تتالا)

راج کرو سکھہ سوں، شاہ عالم، کاج بھیے تمہرے من مانے
منگل چار بھیی من میں، سن آج مبارک عید کے آنے

(देवगरी, अड़ा चौताला)

भूषन अंग सिंगार सबै, और चीर चुनाय सुगंध लगाइ
दे दे मुबारकबाद कहैं: "शाह आलम" को बकरीद सुहाइ !"

(دیو گری، اڑا چوتالا)

بھوکھن انگ سنگار سبے، اور چیر چُنائے سُگندھ لگائی
دے دے مبارکباد کہیں: "شاہِ عالم کو بکرید سُہائی!"

(सूहा , इकताला)

आज तख्त पर बैठे जश्न कर "शाह आलम" नज़र सभी की लीनी
चलो सब सखी सहेली आनन्द संगी मिल जलूस की मुबारकी दीनी

(سوہا، یک تالا)

آج تخت پر بیٹھے جشن کر شاہِ عالم نذر سبھی کی لینی
چلو سب سکھی سہیلی آنند سنگی مل جلوس کی مبارکی دینی

(भैरवी, आस्थाई बंधा तिताला, अंतरा जल्द तिताला)

आयो है नीको तुम्हें नौरोज़, हुलास बिलास करो मन भाई
पूरे मनोरथ होय सबै, और अंग निरोग आनन्द बधाई

(بھیروی، در آستائی بندھا تالا، در انترہ جلد تالا)

آیو ہے نیکو تمہیں نوروز، ہلاس بلاس کرو من بھائی
پورے منورتھ ہوے سبے، اور انگ نروگ آنند بدھائی

(   )

रब रसूल की मदद है नितही तुम को "शाहे आलम" प्यारे
ईद भई, क़ुरबानी मुबारक, शुतुर भये क़ुरबान निहारे

(   )

رب رسول کی مدد ہے نتہیں تم کو شاہِ عالم پیارے
عید بھئی، قربانی مبارک، شتر بھئے قربان نہارے

(अलया, इकताला)

नानी और दादी खुशी सब गीत भयो, सुन बेगम जान के लाला
दाई, ददा, और ताई, चची सब लेन बलायें फूफी और खाला

(الیا، یکتالا)

نانی اور دادی خوشی سب گوت بھیو، سن بیگم جان کے لالا
دائی، ددا، اور تائی، چچی سب لیت بلائیں او پھی اور خالا

(देवगरी, अड़ा चौताला)

हज़रत रसूल मक़बूल की नियाबत कीजे और दीजे वार वार हीरा मोती लाल
"शाहे आलम" पादशाह तुम को मुबारक हों जश्न हज़ारों ऐसे जैसे बारवां साल

(دیو گری، اڑا چو تالا)

حضرت رسول مقبول کی نیابت کیجیے اور دیجیے وار وار ھیرا موتی لال
شاہِ عالم بادشاہ، تم کو مبارک ھوں جشن ھزاروں ایسے جیسے باروان سال

مقصودِ ماہیں کہ خدا داد از کرم
اے شہ، بتو مبارک ایں جشن یازدہ!

(   )

चलरी सखी, आज गोधन पूजने जाइये "शाह आलम" प्यारे राज दुलारे के गेह
आज त्योहार के दिन की मुबारकी दीजे, अपने प्यारे संग लगइये नेह

(   )

چل ری سکھی، آج گودھن پوجنے جائیے شاہِ عالم پیارے راج دُلارے کے گیہ
آج تیُوہار کے دن کی مبارکی دیجیے، اپنے پیارے سنگ لگائیے نیہ

(   )

ऐरी माई, करम अल्लाह "शाहे आलम" पिया की नित रहे बिहबूदी
ऐसे मौसम के रोज़ देखिये यह बहार दाऊदी

(   )

اے ری مائی، کرم اللہ شاہِ عالم پیا کی نت رہے بہبودی
ایسے موسم کے روز دیکھیے یہ بہار داؤدی

(   )

पूरन रोज़े करे रमज़ान के, कीनी क़बूल भयो रब राज़ी
साल हज़ार मुबारक ईद तुम्हैं, जग मैं "शाहे आलम" ग़ाज़ी

(   )

پُورن روزے کرے رمضان کے، کینی قبول بھیو رب راضی
سال ہزار مبارک عید تمھیے، جگ میں شاہِ عالم غازی

( )

आज ईद को बसंत ले आई बनिता बनाय हज़रत रसूल के दरबार
काज मचाई सब नारी पहरे ज़री सिर पाओ और अभूषन अनमोलन के हार

( )

آج عید کو بسنت اسے آئیں بنِتا بنائے حضرت رسول کے دربار
کاج مچائی سب ناری پہرے جری سر پاو، اور ابھوکھن انمولن کے هار

( )

रोजे को राख नमाज़ पढ़ी, तुम कीनी इबादत रब रिझायो
मुबरक ईद तुम्हे, "शाहे आलम". जी की मुराद सबै भर पायो

( )

روزے کو راکھہ نمار پڑھی، تم کینی عِبادت رب رجھایو
مبارك عید تمھے، شاہِ عالم، جی کی مراد سبے بھر پایو

( )

ऐशो-निशात दिह तू, ख़ुदा, लक हज़ार मह !
गरदां तू फ़ज़ले-ख़ेश दरीं साले याज़दह !
मक़सूदे-मा हमीं कि ख़ुदा दाद अज़ करम
ऐ शाह, बतो मुबारक ईं जश्न याज़िदह

( )

عیش و نشاط دہ تو، خدا، لك هزار مه!
گردان تو فضلِ خویش درین سالِ یازده!

این دعا در حق تو حور و ملائک دارند
"عیش و عشرت بتو ہر ماہ مبارک باشد!"

( )

साज सबै गजराजन बाजन, फ़ौजन के दल साज तूलानी
राज दियो भूमन्डल को तुम को पीर मुहीउद्दीन जीलानी
बैठ दिल्ली तख़्त करो सुख सदाई, या बक़रीद महासुखदानी
देत हैं मुबारकबादी तुमको, "शाहे आलम", करो आज क़ुरबानी

( )

ساج سبے گجراجن باجن، فوجن کے دل ساج طولانی
راج دیو بھومنڈل کو تم کو پیر محی الدین جیلانی
بیٹھ دلّی تخت کرو سکھ سدائی، یا بکرید مہا سکھ دانی
دیت ہیں مبارکبادی تم کو، شاہِ عالم، کرو آج قربانی

( )

बसन, भूषन, रंग रंग के ज़री पहरें निकसें अपने दर पर
आज ईद बकरीद आई, "शाहे आलम" घर आएं मुबारकी दें नर नारी सब मिलकर

( )

بَسن، بھُوکھن، رنگ رنگ کے جری پہریں نکسیں اپنے در پر
آج عید بکرید آئی، شاہ عالم گھر آئیں مبارکی دیں نر ناری سب مل کر

(   )

आप मुहम्मद कीने आनन्द हैं, आज के रोज़ बड़ो सुख कीजे
"शाहे आलम" बाग़ की सैर करें, चलो, सखी, चारशंबे की मुबारकी दीजे

(   )

آپ محمد کینے آنند ہیں، آج کے روز بڑو سکھ کیجے
شاہ عالم باگ کی سیر کریں، چلو، سکھی، چارشنبے کی مبارکی دیجے

(   )

कीनी नेक नज़र तुम पर हज़रत महबूब सुबहानी हर रोज़ो हर माह
क़िबः करो जशन नीके तुम को मुबारक हो सदा, "शाहे आलम" पादशाह

(   )

کینی نیک نظر تم پر حضرت محبوب سبحانی ہر روز و ہر ماہ
کیبو کرو جشن نیکے تم کو مبارک ہو سدا، شاہِ عالم پادشاہ

(   )

ईदे-क़ुर्बां बतो, ऐ शाह, मुबारक बाशद !
हर ज़मां शादिये दिलख़्वाह मुबारक बाशद !
ईं दुआ दरहक़्क़े-तो हूरो-मलाइक दारन्द
"ऐशो-इशरत बतो हर माह मुबारक बाशद !"

(   )

عید قربان بتو، ای شاہ، مبارک باشد!
ہر زمان شادیء دلخواہ مبارک باشد!

( )

कीनी नमाज़ और राखे रोज़े, क़बूल करें हैं अल्लाह नबी ने
होय मुबारक ईद तुम्हें, "शाहे आलम", दीनी मुबारकबाद सबी ने

( )

کینی نماز اور راکھے روزے، قبول کرے ہیں اللہ نبی نے
ہوے مبارک عید تمہے، شاہِ عالم، دینی مبارکباد سبی نے

( )

आनन्द सूं "शाहे आलम" के घर किलोल के सब सामान करहूं
हज के दिन सब शत्रु तुम्हारे ज्यों उशत्रु क़ुरबान करहूं

( )

آنند سوں شاہِ عالم کے گھر کلول کے سب سامان کروں
حج کے دن سب شتر تمہارے جیوں اشتر قربان کروں

( )

शुत्रु की क़ुरबानी करें "शाहे आलम" हज्ज सवाब लियो है
लाखों तुम्हें बकरीद नसीब हो, येही मुबारकबाद दियो है

( )

شتر کی قربانی کرے شاہ عالم حج ثواب لیو ہے
لاکھوں تمہے بکرید نصیب ہو، ایہی مبارکباد دیو ہے

( )

बस नसेत और सेत तन नयो भयो नौरोज़
"शाह आलम" को सफल है शत्रुन को गयो खोज

( )

بس نست اور سیت تن نیو بھیو نو روز
شاہ عالم کو سپھل ہے شترن کو گیو کھوج

( )

रब ने कीनी क़बूल दुआ तुम्हरी, आई भली यह आज नवीद
"शाहे आलम" तुम्हे पिया को होय सदा यह मुबारक ईद !

( )

رب نے کینی قبول دعا تمھری، آئی بھلی یہ آج نوید
شاہ عالم تمھے پیا کو ہوے سدا یہ مبارک عید!

( )

सातों दिस का राज करो "शाहे आलम" कर औराद तबारक
गाय बजाय कहें नर नारी : "होवे तुम्हे बकरीद मुबारक"!

( )

ساتوں دس کا راج کرو شاہ عالم کر اوراد تبارک
گاے بجاے کہیں نرناری: " ہووے تمھے بکرید مبارک "!

( )

राज करो सुख सूं "शाह आलम" आयो तुम्है नौरोज मुबारक
मार बिडारिये शत्रुन को, और छीन के लीजिये देस हजारक
सेत सिंगार सजो तन मैं, और दुरजन के मुख दीजिये कारक
हो हैं मनोरथ जी के सबै अब आवें खजाने बड़े दिन चारक

( )

راج کرو سکھہ سوں شاہ عالم، آیو تمہے نوروز مبارک
مار بڈاریے شتّرن کو، اور چھین کے لیجیے دیس ہزارک
سیت سنگار سجو تن میں، اور درجن کے مکھہ دیجیے کارک
ہو ہیں منورت جی کے سبے اب آویں خزانے بڑے دن چارک

( )

आवन लागी हैं सारी सखी. मिल गाय बजाय. अरी मोरी आली
खेल मचा सब खेलन लागीं छोटी बड़ी सब बैस की भोली भाली
जब खेलन लागीं "शाह आलम" सूं हार गईं सांवरी गोरी जोबन वाली
हा हा करत अब पंयमां परत सब देत असीस मुबारक दिवाली

( )

آون لاگی ہیں ساری سکھی، مل گائے بجائے، اری موری آلی
کھیل مچا سب کھیلن لاگیں، چھوٹی بڑی سب بیس کی بھولی بھالی
جب کھیلن لاگیں، شاہ عالم سوں ہار گئیں سانوری گوری جوبن والی
ھا ھا کرت اب پئیاں پرت سب دیت اسیس مبارک دوالی

मुबारकबादे जश्ने

नौरोज़ वग़ैरह

१२५

مبارکباد جشن

نو روز وغیرہ

۱۲۵

(गौंड, चलता तिताला)

या हज़रत पीर दस्तगीर, अपनी मिहर की नज़र कीजे
"शाहे-आलम" पादशाह मुरीद के मन की सब मुरादें दीजे

(گونڈ، چلتا تتالا)

یا حضرت پیر دستگیر، اپنی مہر کی نظر کیجے
شاہِ عالم پادشاہ مرید کے من کی سب مرادیں دیجے!

(गौंड, चलता तिताला)

भूम हरी अति नीकी सुहावे, और घेरें चहूं उरतें बादर
ख़्वाज: क़ुतुब से मांग मुरादें, कीजे ज़ियारत ही यह नादर
मोर झिंगारें पहाड़ के ऊपर, मोर करें सगरे मिल दादर
नैनन नीका लगो भरना और छूटे भली सब ही तें चादर

(گ، ڈ، چلتا تتالا)

بھوم ھری ات نیکی سُہاوے، اور گھیرے چہوُں اُرتیں بادر
خواجہ قطب سے مانگ مرادیں، کیجیے زیارت ھیں یہ نادر
مور جھنگاریں پہاڑ کے اوپر، مور کریں سگرے مل دادر
نین نیکو لگو جھرنا، اور چھوٹیں بھلی سب ھی تیں چادر

(किदारा, बंधा तिताला)

हो तुम पीर मेरे दस्तगीर आलम में, हूँ फ़िदा मुरीद तुम्हारो
मांगत हूँ तुम से, दीन दुनया के "शाहे आलम" के सब काज सवारो

(کدارا، بندھا تتالا)

ہو تم پیر مرے دستگیر عالم میں، ہوں فدا مُرید تمہارو
مانگت ہوں تم سے، دین دُنیا کے شاہِ عالم کے سب کاج سنوارو

(किदारा, बंधा तिताला)

नजर करम की कीजिये मो पर, हजरत पीर !
"शाहे-आलम" मुरीद की, दीजे मुरादें, अमीर !

(کدارا، بندھا تتالا)

نظر کرم کی کیجے مو پر، حضرت پیر
شاہِ عالم مرید کی، دیجے مرادیں، امیر !

( )

हो तुम पीर, मुरीद मैं तेरो हूँ, रैन दिना तुम्हरे गुन गाऊँ
ताज अव तख्त दियो सब राज तैं, तो "शाहे-आलम" शाह कहाऊँ
चाहत हूँ जग में इतनी अब मो मुख सूं कह तोहि सुनाओं
नेक निगाह रहे नित ही और जी की मुराद सबै भर पाऊँ

( )

ہو تم پیر، مرید میں تیرو ہوں، رین دناں تمہرے گن گاؤں
تاج ار تخت دیو سب راج تیں، تو شاہِ عالم شاہ کہاؤں
چاہت ہوں جگ میں اتنی اب سو مکھ سوں کہہ توہ سناؤں
نیک نگاہ رہے نت ہیں، اور جی کی مراد سبے بھر پاؤں

(भूपाली, बंधा तिताला)

ले आये अपने मन के मनोरत तुम्हारे दरबार, हजरत रसूल, दीजे
"शाहे-आलम" पादशाह की सातों देस मे सल्तनत मुहकम कीजे

(بھوپالی، بندھا تتالا)

لے آئے اپنے من کے منورت تمہارے دربار، حضرت رسول، دیجے
شاہِ عالم بادشاہ کی ساتوں دیس میں سلطنت محکم کیجے

(पूरया, चलता तिताला)

"शाह-आलम" धावे तुम्है, करम करो अब, पीर
बिन्ती सुनो मुरीद की, बेग बंधाओ धीर

(پوریا، چلتا تتالا)

شاہ عالم دھاوے تمہے، کرم کرو اب، پیر
بنتی سنو مرید کی، بیگ بندھاؤ دھیر

(किदारा, बंधा तिताला)

हजरत रसूल मक़बूल का साया "शाहे-आलम" के सीस पर सदा रहे बनी
आदी अन्त लूं राज क़ाइम रहे, होवेगो सातों पादशाहत को धनी

(کدارا، بندھا تتالا)

حضرت رسول مقبول کا سایا شاہِ عالم کے سیس پر سدا رہے بنی
آدی اَنت لُوں راج قائم رہے، ہووے گو ساتوں پادشاہت کو دھنی

حسنی اور حُسینی ہو تمہی عالی نسب
گلِ باغِ علی، یا حضرتِ غوث الثقلین !

آفتاب اپنے کی، از بہرِ رسولِ مختار
دو مرادیں سبھی، یا حضرتِ غوث الثقلین !

( )

मांगत हूँ तुम सूं, दीजे मेरे मन की सब, मुहम्मदे-अरबी !
दूजी करें हम से जो कोई, मारे जावें सबै ज्यों काफ़र हरबी
ऐसो हो राज मेरो, ज्यों जग में माने सब धाक शर्क़ी और ग़र्बी
"शाहे-आलम" है ख़ादिम तुम्हारो, सुन लीजे बाकी कीजे मेहर की नज़र, रब्बी !

( )

مانگت ہوں تم سوں، دیجے میرے من کی سب، محمد عربی !
دوجی کریں ہم سے جو کوئی، مارے جاویں سبے جیوں کافر حربی
ایسو ہو راج میرو، جیوں جگ میں مانے سب دھاک شرقی اور غربی
شاہِ عالم ہے خادم تمہارو، سن لیجے باکی، کیجے مہر کی نظر، ربی !

(शहाना कान्हड़ा, चलता तिताला)

मांगत तुम सूं आज मैं, हज़रत ख़्वाजः पीर
"शाह-आलम" को दीजिये माल मुल्क मन धीर

(شہانا کانہڑا، چلتا تتالا)

مانگت تم سوں آج میں، حضرت خواجہ پیر
شاہ عالم کو دیجیے مال ملک من دھیر

(हमीर, इकताला)

रंगारंग मेहदी सबै पूरे मन के काम
भई रोशनी पीर की "शाहे-आलम" के धाम

(ہمیر، یک تالا)

رنگا رنگ مہدی سبے پورے من کے کام
بھئی روشنی پیر کی شاہِ عالم کے دھام

(हमीर, इकताला)

तुम खुदा के वली, या हज़रते-ग़ौसुस्सक़लैन !
फ़ख़रे-आले-नबी, या हज़रते-ग़ौसुस्सक़लैन !

तुम्ही सय्यिद, तुम्ही सुल्तां, तुम्ही मख़दूम फ़क़ीर
ख़्वाजये-दीं तुम्ही, या हज़रते-ग़ौसुस्सक़लैन !

हसनी और हुसैनी हो तुम्ही आले-नसब
गुले-बाग़े-अली, या हज़रते-ग़ौसुस्सक़लैन !

"अफ़ताब" अपने की, अज बहरे-रसूले-मुख़्तार
दो मुरादें सभी, या हज़रते-ग़ौसुस्सक़लैन !

(ہمیر، یک تالا)

تم خدا کے ولی، یا حضرتِ غوث الثقلین !
فخرِ آلِ نبی، یا حضرتِ غوث الثقلین !

تمھی سید، تمھی سلطان، تمھی مخدوم فقیر
خواجۂ دیں تمھی، یا حضرتِ غوث الثقلین !

سید حسینی اور حسنی ہاشمی نسب
اور کہنے تم کو مجیبی دیب سب ہیں، یا امیر !

تم شیخ عبدقادر و قطب زمانہ ہو
میں ہوں مرید، اور سبھی پیروں کے تم ہو پیر

روشن ہے نور مہر تمہارے سے آفتاب
جوں ماہ آفتاب کے ہے فیض سے منیر

(श्याम, इकताला)

हज़रत पीर की रोशनी की मेहदी "शाहे-आलम" जब मन्दिर आई
आनन्द चाव हियो में भयो, और जी की मुराद सबै भर पाई

(شیام، یک تالا)

حضرت پیر کی روشنی کی مہدی شاہ عالم جب مندر آئی
آنند چاو ہیو میں بھیو، اور جی کی مراد سبھے بھر پائی

(हमीर, दोताला)

हज़रत पीर दस्तगीर, तुम दियो मुरादें "शाहे-आलम" पादशाह हमारे की
रब के संवारे, और हज़रत ग़ौसुल-अऽज़म के प्यारे, सारे जगत के दुलारे की

(ہمیر، دو تالا)

حضرت پیر دستگیر، تم دیو مرادیں شاہ عالم بادشاہ ہمارے کی
رب کے سنوارے، اور حضرت غوث الاعظم کے پیارے، سارے جگت کے دلارے کی

(मुलतानी धनासिरी, इकताला)

या हज़रत ख़्वाजः क़ुतुब साहब, मेरी सुन के नेक नजर कीजे
"शाहे-आलम" ख़ादिम तुम्हारो तुम सूं मांगे माल मुल्क, दिलादीजे

(ملتانی دھناسری، یک تالا)

یا حضرت خواجہ قطب صاحب، مری سن کے نیک نظر کیجے
شاہِ عالم خادم تمھرو تم سوں مانگے مال ملک، دلادیجے

(स्याम,)

दीजे मुराद दिल की मेरे, पीरे-दस्तगीर !
उफ़तादह अम बपाये तू, या पीरे-दस्तगीर !
महबूबे-हक़ हो ख़्वाजओ मख़दूमे-काइनात
सुल्ताने ग़ौसे-आऽजमो दरवेश और फ़क़ीर
सय्यिद हुसैनी और हसनी हाशिमी नसब
और कहते तुम को मुहयिऐ-दीं सब हैं, या अमीर !
तुम शैख़े अब्दे-क़ादिर क़ुतबे ज़मानः हो
मैं हूँ मुरीद, और सभी पीरों के तुम हो पीर
रोशन है नूरे-मेहर तुम्हारे से "आफ़ताब"
जो माह आफ़ताब के है फ़ैज़ से मुनीर

(سیام،)

دیجے مراد دل کی مرے، پیرِ دستگیر !
اُفتادہ‌ام بپای تو، یا پیرِ دستگیر !
محبوبِ حق ہو خواجہ و مخدومِ کائنات
سلطانِ غوثِ اعظم و درویش، اور فقیر

(तोड़ी, इकताला)

यह अर्ज़ करूं हूं अब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
दो मेरी मुरादें सब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
विर्द अपना मैं रखता हूं हर रोज़ तुम्हारा नाम
जपता हूं तुम्हें हर शब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
सर अपना क़दम करके मैं पहूंचूं ज़ियारत को
तुम मुझको बुलाओ जब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
दो सारी ख़ुदाई की दौलत मुझे और हशमत
जल्दी बतुफ़ैले-रब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !
सुन लो "शाहे-आलम" की यह अर्ज़ कि तुम उसके
बरलाओ सभी मतलब, या ख़्वाजः मुईनुद्दीं !

(ٹوڑی، یک تالا)

یہ عرض کروں ہوں اب، یا خواجہ معین الدیں !
دو میری مرادیں سب، یا خواجہ معین الدیں !
ورد اپنا میں رکھتا ہوں ہر روز تمہارا نام
جپتا ہوں تمہیں ہر شب، یا خواجہ معین الدیں !
سر اپنا قدم کرکے میں پہنچوں زیارت کو
تم مجھ کو بلاؤ جب، یا خواجہ معین الدیں !
دو ساری خدائی کی دولت مجھے اور حشمت
جلدی بطفیلِ رب، یا خواجہ معین الدیں !
سن لو شہِ عالم کی یہ عرض کہ تم اُس کے
بر لاؤ سبھی مطلب، یا خواجہ معین الدیں !

(तोड़ी, चलता तिताला)

अर्ज़ करूँ हूं इतनी मैं, या क़ुतबल-अक़ताब
"शाहे-आलम" की दीजिये जो इन्छा है शिताब

(توڑی، چلتا تالا)

عرض کروں ہوں اتنی میں، یا قُطبَ الاَقطاب
شاہِ عالم کی دیجیے جو انچھا ہے شِتاب

( )

हज़रत मुईनुददीन के तुम हो क़ुतबुददीन
नेक नज़र से देखिये, तेरो दामन लीन

( )

حضرت معین الدین کے تم ہو قطب الدین
نیک نظر سے دیکھیے، تیرو دامن لین

(देवगरी, आड़ा चौताला)

आसरो राखत है तुम्हारो, अब हज़रत पीर रसूल सुनीजे
जी के मनोरथ पूरे करो, "शाहे-आलम" को मंगल दीजे

(دیوگری، آڑا چوتالہ)

آسرو راکھت ہے تمہارو، اب حضرت پیر رسول سنیجے
جی کے منورتھ پورے کرو، شاہ عالم کو منگل دیجے

(टोड़ी, चलता तिताला)

किया है गुस्ल-शिफ़ा आज साहिबे-मेराज
सफ़र के माह का आया चहार शम्बा आज

बहक़्क़े-आले-रसूल, इलाही, दे "शाहे-आलम"
बहुत मुबारक मेरा कायम हमेशा तख़्त और ताज!

(ٹوڑی، چلتا تتالہ)

کیا ہے غسل شفا آج صاحب معراج
سفر کے ماہ کا آیا چہار شنبہ آج

ازل تلک ... ہمیشہ تخت اور تاج

( )

فروغِ شمعِ ایماں، حضرتِ خواجہ معین الدین
چراغِ بزمِ عرفاں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

اعانت اولیای دیں کو دینداری میں تم سے ہے
تمہی ہو پیرِ پیراں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمہی ہو قطبِ دیں، گنجِ شکر، سلطانِ مشائخ کے
نصیرِ دینِ یزداں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمہی سے خواجگانِ چشت سارے فیض پاتے ہیں
تمہی ہو بحرِ احساں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمہارے روضۂ جنّت نشاں کے جو کہ درباں ہیں
رکھے ہیں حکمِ رضواں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

گدای در تمہارا جو کہ ہے، وہ شاہِ عالم ہے
تم اُس کے ہو نگہباں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

تمہارے در پہ آیا آفتاب، اُس کی جو مشکل ہے
کرو جلدی سے آساں، حضرتِ خواجہ معین الدیں

(   )

फ़रोग़े-शमए-ईमां हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं
चिराग़े-बज़्मे-इरफ़ां, हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं

इमामुल औलियाए-हिन्द की दीदारी में तुम से है
तुम्हीं हो पीरे-पीरां, हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्ही हो क़ुतुबे-दीं, गंजे-शकर, सुल्तां मशाइख़ के
नसीरे-दीने यज़दां हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्हीं से ख़्वाजगाने-चिश्त सारे फ़ैज़ पाते हैं
तुम्हीं हो बहरे-इरफ़ां हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्हारे रौज़ए-अक़्दस-निशां के जो कि दरबां हैं
रखे हैं हुक्मे-रिज़्वां, हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं

गदाए-दर तुम्हारा जो कि है, वह शाहे-आलम है
तुम्हीं उसके हो निगहबां, हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं

तुम्हारे दर पे आया 'आफ़ताब', उसको भी मुश्किल है
करो जल्दी से आसां, हज़रते ख़्वाजा मुईनुद्दीं

(   )

माल मुल्क "शाहे-आलम" को दो, और खजाने तुम्ही भरना
सैर करें अमराई तले लख छूटत चादर और झरना

(   )

مال ملك شاہ عالم کو دو، اور خزانے تمہی بھرنا
سیر کریں امرائی تلے لکھ چھوٹت چادر اور جھرنا

(   )

ख्वाजः मुईनुद्दीन के आये हम दरबार
पाईं मुरादें जिये की लागे नाहीं बार

(   )

خواجہ معین الدین کے آئے ہم دربار
پائیں مرادیں جیہ کی، لاگے ناہیں بار

(   )

हज़रत कुतुबुद्दीन की देख जागती जोत
"शाहे-आलम" पादशाह की इच्छा पूरन होत

(   )

حضرت قطب الدین کی دیکھ جاگتی جوت
شاہ عالم بادشاہ کی اچھا پورن ہوت

(   )

करम की नजर कीजे, ख्वाजा: मुईनुद्दीन पीर चिश्ती "शाहे-आलम" के रहो पुश्ती
विनती कर कहत हैं, मानलो, मेरी पार लंघाओ मुराद की किश्ती

(   )

کرم کی نظر کیجے، خواجہ معین الدین پیر چشتی شاہِ عالم کے رہو پشتی
بنتی کر کہت ہوں، مانو، میری پار لنگھاؤ مراد کی کشتی

(   )

माँगत चाही, रसूल सुनो तुम, नेक निगाह इते कर लीजे!
"शाहे-आलम" नायब राव गोद, सब जी की मुराद सबै भर दीजे!

(   )

مانگت باھی، رسول، سنو تم، نیک نگاہ اِتے کر لیجے!
شاہِ عالم نائب رو رہے ھے، سب جی کی مراد سبے بھر دیجے!

(   )

माँगत हूँ यह ख्वाजा:कुतुब, तुम जी की मुरादें सभी भर करना
चाहूँ तुम्हें, तुम ही सूँ चाहूँ, लाग रहूँ तुम्हरे चरना

(   )

مانگت ہوں یہ خواجہ قطب، تم جی کی مرادیں سبھی بھر کرنا
سائں تمہیں، تم ھی سوں چاؤں، لاگے رہوں تمہرے چرنا

इस्तुति पीरां

दोहरा कवित ग़ज़ल

२१ २ ४

استت پیراں

دوہرہ کبت غزل

۱۱ ۲ ۴

(सोहनी, चलता तिताला)

(२५) समधी का सब ले गई समधन शरबत आय
समधी दीनो हाथ में, लीनो मुंह में लाय

(سوہنی چلتا تالا)

سمدھی کا سب لے گئی سمدھن شربت آئے (۲۵)
سمدھی دینو ہاتھ میں، لینو منہ سے لائے

(सोहनी चलता तिताला)

(२६) समधन के सब आगे रखा, और नहीं कुछ सोभा
हंस हंस के बैठी खाये समधन समधी का

(سوہنی چلتا تالا)

سمدھن کے جب آگے رکھا اور نہیں کچھ سوبھا
ہنس ہنس کے بیٹھی کھائے سمدھن سمدھی کا

(किदारा, बंधा तिताला)

जब डाला समधी ने, तबहीं चौंक उठी इकबारी
हार मज़ाक़ पड़ा घर में, और शादी के लोगों में आय पुकारी

(کدارا، بندھا تتالا)

(١٦) جب ڈالا سمدھی نے، تب ہیں چونک اٹھی سمدھن اکباری
ھار مزاخ پڑا ار میں، اور شادی کے لوگوں میں آئے پکاری

(किदारा, बंधा तिताला)

समधन का देखन आया जो समधी का खोटा
ढूंढी हाथ चलाय कर समधी का वह मोटा

(کدارا، بندھا تتالا)

(١٧) سمدھن کا دیکھن آیا جی سمدھی کا کھوٹا
ڈھونڈھی ھاتھ چلائے کر سمدھی کا وہ موٹا

(किदारा, चलता तिताला)

समधन पै समधी चढ़ा सज बरात ले साथ
पकड़ाये वह आप तो बीड़ा समधन हाथ

(کدارا، چلتا تتالا)

(١٨) سمدھن پے سمدھی چڑھا سج برات لے ساتھ
پکڑائے وہ آپ تو بیڑا سمدھن ھاتھ

(भोपाली, बंधा तिताला)

(१३) बैठ गई समधन समधी का खड़ा देख के डेरा
समधी ने डाला जब, चौकी, पर्दे चिलवन घेरा

(بھوپالی، بندھا تتالا)

(۱۳) بیٹھ گئی سمدھن سمدھی کا کھڑا دیکھ کے ڈیرا
سمدھی نے ڈالا جب، چونکی، پردے چلون گھیرا

(भोपाली, बंधा तिताला)

समधन के अति जी को भाया, समधी का लंबा और मोटा
हंस हंस के और दौड़ दौड़ घड़ी घड़ी कहे सोटा

(بھوپالی، بندھا تتالا)

(۱۴) سمدھن کے اَتِ جی کو بھایا، سمدھی کا لمبا اور موٹا
ہنس ہنس کے اور دَوڑ دَوڑ گھڑی گھڑی کہے سوٹا

(भोपाली, बंधा तिताला)

लख जुब्दतुज्जमानी समधी को रीझी अच्छा लंबा गोल
आबदार और तेज नुकीला खन्जर निपट अमोल

(بھوپالی، بندھا تتالا)

(۱۵) لَکھ زُبدۃُ الزّمانی سمدھی کو ریجھی اچھا لمبا گول
آبدار اور تیز نکیلا خنجر نِپٹ امول

(गौरी, बंधा तिताला)

(१०) काम भरी, आनि रस भरी, आई समधन फूल
फूला फाला, दला मला, दीनो समधन फूल

(گوری، بندھا تتالا)

(۱۰) کام بھری، آنت رس بھری، آئی سمدھن پھول
پھولا پھالا، دلا ملا، دینو سمدھن پھول

(हमीर, इकताला)

(११) समधन मलिक ज़मानी ने कहवे रात पुकार
समधी बस कर, अब मुझे फूलन गेंद न मार

(ہمیر، اکتالا)

(۱۱) سمدھن ملک زمانی نے کہوے رات پکار
سمدھی بس کر، اب مجھے پھولن گیند نہ مار

(हमीर, इकताला)

(१२) समधन साहिब महल जब बोली: "क्यों हमकूं तुम छेड़ा ?"
वहीं हाथ समधी ने पकड़ा, मुँह में डाला पेड़ा

(ہمیر، اکتالا)

(۱۲) سمدھن صاحب محل جب بولی: "کیوں ہم کوں تم چھیڑا؟"
وہیں ہاتھ سمدھی نے پکڑا، منہ میں ڈالا پیڑا

(पूर्वी, अड़ा चौताला)

(७) छाती दिखावे, आँख लड़ावे, बोलत बोल बढ़ावा
समधन आई समधी के धिग, लेकर हाथ चढ़ावा

(پوربی، اڑا چوتالا)

(۷) چھاتی دکھاوے، آنکھ لڑاوے، بولت بول بڑھاوا
سمدھن آئی سمدھی کے ڈھگ، لے کر ھاتھ چڑھاوا

(मुलतानी धनासरी, बंधा तिताला)

(८) समधन तेरी तंग बहुत है, सुन्दर सुघड़ अनूठी
अंगुरी जात नहीं है वा में, ऐसा लाल अंगूठी

(ملتانی دھناسری، بندھا تتالا)

(۸) سمدھن تیری تنگ بہت ھے، سُندر سُگھڑ انُوٹھی
انُگری جات نہیں ھے وا میں، ایسی لال انگُوٹھی

(पूरया, चलता तिताला)

(९) समधन की सुकरी के अन्दर फंस के जावे सारा
वह समधी का ऊमी, गली में, घोड़ा सजा सिंगारा

(پوریا، چلتا تتالا)

(۹) سمدھن کی سُکری کے اندر پھنس کے جاوے سارا
وہ سمدھی کا اُمی، گلی میں، گھوڑا سجا سنگارا

(काफ़ी, चलता तिताला)

(४) टेढ़ा, बांका भावे नाहीं, समधन खावे सीधा
एक दोय से ख़ुशी न होवे, सौ दो सौ से बीधा

(کافی، چلتا تتالا)

(۴) ٹیڑھا، بانکا بھاوے ناہیں، سمدھن کھاوے سیدھا
ایک دوے سے خوشی نہ ہووے، سو دو سو سے بیدھا

(सारंग, चलता तिताला)

बैठ के समधी का समधन ने खड़ा देख खसखाना
समधी का फ़व्वारह छुटना, समधन का मुस्काना

(سارنگ، چلتا تتالا)

(۵) بیٹھ کے سمدھی کا سمدھن نے کھڑا دیکھ خسخانا
سمدھی کا فوارہ چھٹنا، سمدھن کا مُسکانا

(पूर्वी, बंधा तिताला)

आगा खोल दिखाया समधन एक दर अपना बड़ा
हंस हंस के समधी ने डाला साचक़ का सब ठाठ खड़ा

(پوربی، بندھا تتالا)

(۶) آگا کھول دکھایا سمدھن ایک در اپنا بڑا
ھنس ھنس کے سمدھی نے ڈالا ساچق کا سب ٹھاٹھ کھڑا

( )

(१) समधी ने समधन को जल्दी हाथ में ले दिखलाया
मोटा, खासा बड़ा, सुनहरा, भला पलंग का पाया

( )

سمدھی نے سمدھن کو جلدی ہاتھ میں لے دکھلایا
موٹا، خاصا بڑا، سُنہرا، بھلا پلنگ کا پایا

( )

(२) समधन चाहे, समधी का ले हाथ में अपने मोटा
कची बूटी भावे नाहीं, मांगे बड़ो निरोटा

( )

سمدھن چاہے، سمدھی کا لے ہاتھ میں اپنے موٹا
کچی بوٹی بھاوے ناہیں، مانگے بڑو نروٹا

( )

(३) पकड़ रही समधी का समधन, थी अपने वह गौं की
लंबा, मोटा, टहरा, बांका, सकरक़न्द ले हाथ में चौंकी

( )

پکڑ رہی سمدھی کا سمدھن، تھی اپنے وہ گوں کی
لنبا، موٹا، ٹہرا، بانکا، سکر قند لے ہاتھ میں چونکی

सीठने

२६

سیٹھنے

۲۶

(४७) (जैजवन्ती, इकताला)

क्यूँ इन दिनों में बैठा है हम से किनारह हो ?
तश्बिह तेरे दिल की मगर संगे-खारह हो
अव्वल मताऽ थी दिलो-दीन, सो तो ले चुके
अब जां निसार है, अगर अंदक इशारह हो
नै मेहरबां रक़ीब है, नै कोई आशना
कूचे में तेरे किस तरह अपना गुज़ारह हो ?
वह गुलबदन जबीं से जहां हो अर्क़ फ़िशां
उस जा में गुल शिगुफ़्ताओ-लाला हज़ारह हो
ज़र्रा भी मिहर यार के दिल में न 'आफ़ताब'
महबूब मिहरबां हो, तो हरदम नज़ारह हो

(جیجونتی، یک تالا)

(۴۷) کیوں اِن دنوں میں بیٹھا ہے ہم سے کنارہ ہو ؟
تشبیہ تیرے دل کی مگر سنگِ خارہ ہو
اول متاع تھی دل و دیں، سو تو لے چکے
اب جاں نثار ہے، اگر اندک اشارہ ہو
نے مہرباں رقیب ہے، نے کوئی آشنا
کوچے میں تیرے کس طرح اپنا گذارہ ہو ؟
وہ گلبدن جبیں سے جہاں ہو عرق فشاں
اُس جا میں گل شگفتہ و لالہ ہزارہ ہو
ذرہ بھی مہر یار کے دل میں نہ، آفتاب
محبوب مہرباں ہو، تو ہردم نظارہ ہو

(४६) (जैजवन्ती, इकताला)

बेदादगर ही देखा, और बेवफ़ा ही देखा
तुझको तो मैंने जब तब नाआशना ही देखा
मेरी ज़रा तो तूने असला ख़बर न पूछी
जब तुझको मैंने देखा, प्यारे, ख़फ़ा ही देखा
क्या ख़ू बुरी पड़ी है ! कर दूर उसको दिल से
तुझको मैं सब से अपना करते गिला ही देखा
उलझन की मेरी तुझको असला ख़बर नहीं है
अपनी तरफ़ से तेरा दिल में फिरा ही देखा
दिल 'आफ़ताब' का क्या तुझ से मिले, कि हरदम
ऐ संगदिल, तेरा तो दिल पुर दग़ा ही देखा

(جیجونتی، یک تالا)

(۴۶) بیدادگر هی دیکھا، اور بیوفا هی دیکھا
تجھه کو تو میں نے جب تب نا آشنا هی دیکھا
میری ذرا تو تو نے اصلا خبر نہ پوچھی
جب تجھه کو میں نے دیکھا، پیارے، خفا هی دیکھا
کیا خُو بُری پڑی ہے ! کر دور اُس کو دل سے
تجھه کو میں سب سے اپنا کرتے گلا هی دیکھا
الجھن کی میری تجھه کو اصلا خبر نہیں ہے
اپنی طرف سے تیرا دل میں پھرا هی دیکھا
دل آفتاب کا کیا تجھه سے ملے، کہ هردم
اے سنگدل، ترا تو دل پُر دغا هی دیکھا

(४५) (गौंड, इकताला)

दिल दामे-ख़त का तेरे गिरिफ्तार है, सनम
जन्जीर, तेरी जुल्फ़ का हर तार है, सनम
बातों में तू लुभाता है सब के दिलों के तईं
क्या दिल फ़रेब यह तेरी गुफ्तार है, सनम !
देखा नहीं जहां में कोई ऐसा दिलरुबा
जैसा कि तू बुतों में तरहदार है, सनम
सर रिश्तः दीं का हाथ से खोया है शैख़ ने
देखा जो तेरा रिश्तऐ जुन्नार है, सनम
उसको ख़ुदा नख़्वास्तः कुछ और नहीं खियाल
क्यूं 'आफ़ताब' अपने से बेज़ार है, सनम ?

(گونڈ، یک تالا)

(۴۵) دل دامِ خط کا تیرے گرفتار ھے، صنم
زنجیر، تیری زلف کا ھر تار ھے، صنم
باتوں میں تو لبھاتا ھے سب کے دلوں کے تئیں
کیا دلفریب یہ تری گفتار ھے، صنم !
دیکھا نہیں جہاں میں کوئی ایسا دلربا
جیسا کہ تو بتوں میں طرحدار ھے، صنم
سر رشتہ دیں کا ھاتھ سے کھویا ھے شیخ نے
دیکھا جو تیرا رشتۂ زُنّار ھے، صنم
اُس کو خدانخواستہ کچھ اور نہیں خیال
کیوں آفتاب اپنے سے بیزار ھے، صنم ؟

(४४) (गौंड, इकताला)

मत मिल रक़ीबों सेती, हया की तुझे क़सम !
ऐ बुत, हो साफ़ मुझ से, .ख़ुदा की तुझे क़सम !

वऽदा ख़िलाफ़ियां न कर इतनी भी मेरे साथ
आईनः रू है, सिदक़ो-सफ़ा की तुझे क़सम !

जौरो-सितम से हाथ उठाता नहीं है तू
देता हूं गर्चे तर्के-जफ़ा की तुझे क़सम

मत 'आफ़ताब' अपने से कर बेवफ़ाईयां
ऐ दिलरुबा, है महरो-वफ़ा की तुझे क़सम !

(گونڈ، یک تالا)

(۴۴) مت مل رقیبوں سیتی، حیا کی تجھے قسم !
اے بُت، ہو صاف مجھ سے، خدا کی تجھے قسم !

وعدہ خلافیاں نہ کر اتنی بھی میرے ساتھ
آئینہ رو ہے، صدق و صفا کی تجھے قسم !

جور و ستم سے ہاتھ اُٹھاتا نہیں ہے تو
دیتا ہوں گرچہ ترکِ جفا کی تجھے قسم

مت آفتاب اپنے سے کر بیوفائیاں
اے دلرُبا، ہے مہر و وفا کی تجھے قسم !

(४३) (गौंड, इकताला)

मैं क्या कहूं ? ग़रज़ कि अजब ही बहार हो !
इस वक़्त सैरे-बाग़ में, यारो, जो यार हो
कोई जा कहे, कि आवे शिताबी वह बेवफ़ा
तो जाने-बेक़रार को मेरी क़रार हो
मुज़तर हूँ उस बग़ैर निहायत ही, वह सनम
आवे, तो दूर दिल का मेरे इज़्तिरार हो
होवे हमारे ग़ुन्चए-दिल को शिगुफ़्तगी
गर हमकलाम हम सेती वह गुलऽज़ार हो
वाशुद हो सैरे-बाग़ से तब दिल को, 'आफ़ताब'
वह सर्वे-,ख़ुश ख़िराम जब आ हमकनार हो

(گونڈ، یک تالا)

(۴۳) میں کیا کہوں ؟ غرض کہ عجب ھی بہار ھو!
اِس وقت سیرِ باغ میں، یارو، جو یار ھو
کوئی جا کہے، کہ آوے شتابی وہ بیوفا
تو جانِ بیقرار کو میری قرار ھو
مضطر ھوں اُس بغیر نہایت ھی، وہ صنم
آوے، تو دور دل کا مرے اِضطرار ھو
ھووے ھمارے غنچۂ دل کو شگفتگی
گر ھمکلام ھم سیتی وہ گلعذار ھو
واشُد ھو سیرِ باغ سے تب دل کو، آفتاب
وہ سروِ خوش خرام جب آ ھمکنار ھو

(४२) (गौंड, चलता तिताला)

मेरे गले से आन के प्यारा जो फिर लगे
यह अब्र यह बहार मुझे ख़ूब तर लगे
बिन देखे उस प्यारे के, आंखों ने अपना हाल
ऐसा किया है, जैसे कि बारां का झड़ लगे

मत इस अदाओ-नाज़ से गुलशन में कर गुज़र
डरता हूँ मैं, मबादा, किसी की नज़र लगे !
हो चार चश्म कौन सके ऐसे यार से
आंखों के देखते ही पिया की, ख़तर लगे

हर लैलो-हर नहार तेरी ज़ाते-पाक है
कहता है 'आफ़ताब', दुआए-सहर लगे

(گونڈ، چلتا تتالا)

(۴۲) میرے گلے سے آن کے پیارا جو پھر لگے
یہ ابر، یہ بہار مجھے خوب تر لگے
بن دیکھے اُس پیارے کے، آنکھوں نے اپنا حال
ایسا کیا ہے، جیسے کہ باراں کا جھڑ لگے

مت اس اداو ناز سے گلشن میں کر گذر
ڈرتا ہوں میں، مبادا، کسی کی نظر لگے !
ہو چار چشم کون سکے ایسے یار سے
آنکھوں کے دیکھتے ہی پیا کی، خطر لگے

ہر لیل و ہر نہار تری ذات پاک سے
کہتا ہے آفتاب، دعای سحر لگے

(४१) (गौंड, चलता तिताला)

ऐ दिलरुबा, वफ़ा का तुझे मुद्दआ नहीं
क्या है सबब, जो हम सेती अब तक मिला नहीं ?

पूछे गा कौन तुमको तुम्हारे यह ढंग देख ?
मुझ सा तो, प्यारे, तुमको यह आशिक़ बुरा नहीं

मानो हमारी बातें, सुनो गोशे-दिल सेती
अब संग-दिल भी होना तुम्हें कुछ भला नहीं

मैं दिल फ़िदा किया है तुम्हारी तो राह पर
देखा जो तुमको, तुम में मुहब्बत ज़रा नहीं

सायह ख़ुदा का सर पे तेरे, 'आफ़ताब' है
सारे जहां में कोई अदू अब रहा नहीं

(گونڈ، چلتا تتالا)

(۴۱) اے دلربا، وفا کا تجھے مدعا نہیں
کیا ہے سبب، جو ہم سیتی اب تک ملا نہیں؟

پوچھے گا کون تم کو تمہارے یہ ڈھنگ دیکھ؟
مجھ سا تو، پیارے، تم کو یہ عاشق برا نہیں

مانو ہماری باتیں، سنو گوش دل سیتی
اب سنگدل بھی ہونا تمہیں کچھ بھلا نہیں

میں دل فدا کیا ہے تمہاری تو راہ پر
دیکھا جو تم کو، تم میں محبت ذرا نہیں

سایہ خدا کا سر پے ترے، آفتاب، ہے
سارے جہاں میں کوئی عدو اب رہا نہیں

(४०) (गौंड, इकताला)

दिखला टुक आके हमको अपना, ऐ दिलरुबा, रुख
मुश्ताक़ हैं यह आंखें, तो देखें अब तेरा रुख
तुम भी ज़रा तो ईधर, प्यारे, करो तवज्जुह
हम तक रहे हैं तुमको, तो देखें अब ज़रा रुख
शह पाके, ग़ैर हम से अड़ कर हैं चाल चलते
देता नहीं जो हमको तू, शोख़े-बेवफ़ा, रुख
हम देखने न पावें मुखड़े के तईं तुम्हारे
ज़ुल्फ़ों में इस लिये है तुम ने लिया छिपा रुख
दिल 'आफ़ताब' के में यह आरज़ू रही है
देखा करे तेरा ही, ऐ रश्के-मह सदा रुख

(گونڈ، یک تالا)

(۴۰) دکھلا ٹک آکے ہم کو اپنا، اے دلربا، رُخ
مشتاق ہیں یہ آنکھیں، تو دیکھیں اب ترا رُخ
تم بھی ذرا تو ایدھر، پیارے، کرو توجّہ
ہم تک رہے ہیں تم کو، تو دیکھیں اب ذرا رُخ
شہ پاکے، غیر ہم سے اڑ کر ہیں چال چلتے
دیتا نہیں جو ہم کو تو، شوخِ بیوفا، رُخ
ہم دیکھنے نہ پاویں مکھڑے کے تئیں تمھارے
زلفوں میں اس لیے ہے تم نے لیا چھپا رُخ
دل آفتاب کے میں یہ آرزو رہی ہے
دیکھا کرے ترا ہی، اے رشکِ مہ، سدا رُخ

(३९) (गौंड, इकताला)

तुमने बख़्शा है जो उसको ताज, या-ताजननबी
शाहे-आलम की रखो तुम लाज, या-ताजननबी
बादशाही उसके तईं तुम बख़्शो हफ़्त-इक़लीम की
सारे मुल्कों का दिलाओ बाज या ताजननबी
रुबऐ-मस्कूं में जो दुश्मन उसके हैं, यकबार सब
मार कर जग से करो इख़राज, या-ताजननबी
पूरे करदो सब मतालिब उसके, दिल के आज ही
मांगता हूं तुम से मैं यह आज, या-ताजननबी
सर-बुलन्दी 'आफ़ताब' अपने को बख़्शो दहर में
क्योंकि हो तुम साहिबे-मिऽराज, या-ताजननबी

(گونڈ، یک تالا)

۳۹) تم نے بخشا ھے جو اُس کو تاج، یا تَاجَ النّبی
شاہِ عالم کی رکھو تم لاج، یا تَاجَ النّبی
بادشاھی اُس کے تئیں تم بخشو ھفت اقلیم کی
سارے ملکوں کا دلاؤ باج، یا تَاجَ النّبی
رُبعِ مسکوں میں جو دشمن اُس کے ھیں، یکبار سب
مار کر جگ سے کرو اِخراج، یا تَاجَ النّبی
پورے کردو سب مطالب اُس کے دل کے آج ھی
مانگتا ھوں تم سے میں یہ آج، یا تَاجَ النّبی
سربلندی آفتابؔ اپنے کو بخشو دھر میں
کیوں کہ ھو تم صاحبِ معراج، یا تَاجَ النّبی

(३८) (सोरठ, इकताला)

कल का वऽदा न करो, दिल मेरा बेकल न करो
कल पड़ेगी न मुझे, मुझ से यह कल कल न करो

कहीं जला दे न उसे शोऽलये-आहे-आशिक
पल्कों की टट्टी के तईं आंखों की ओझल न करो

कर चुकी तेगे-निगह काम तो पल ही में तमाम
तीर पल्कों का मुक़ाबिल मेरे पल पल न करो

उसको हर शब है ज़वाल, इसको नहीं है कुछ नुक़्स
बद्र को चिहरे से उसके मुतमस्सल न करो

दुख न पावे कहीं वह नाज़नीं गरदन, प्यारे
तकयः, ज़िन्हार, सरे-बालिशे मख़मल न करो

(سورٹھ، یکتالا)

(۳۸) کل کا وعدہ نہ کرو، دِل مرا بیکل نہ کرو
کل پڑے گی نہ مجھے، مجھہ سے یہ کل کل نہ کرو

کہیں جلادے نہ اُسے شعلۂ آہِ عاشق
پلکوں کی ٹٹی کے تئیں آنکھوں کی اوجھل نہ کرو

کرچکی تیغِ نگہ کام تو پل ھی میں تمام
تیر پلکوں کا مقابل مرے پل پل نہ کرو

اُس کو ھر شب ھے زوال، اِس کو نہیں ھے کچھہ نقص
بدر کو چہرے سے اُس کے متمثّل نہ کرو

دکھہ نہ پاوے کہیں وہ نازیں گردن، پیارے
تکیہ، زنہار، سرِ بالشِ مخمل نہ کرو

(३७) ( )

क्या .खूब मेहदी आई मेरे पीर की यह आज !
बख़्शे है नूर आंखों के तईं रोशनी यह आज

तख़्ते कंवल के रोशन इन आराइशों से हैं
दिखलाते हैं बहारे-गुलिस्तां सभी यह आज

वज्दो-स मा ओ-र क़सो-स रू दे-मु ग न्नि यां
दिल को अजब तरह की हैं देते .खुशी यह आज

पीराने-पीर की है शबे-उर्स का जहूर
अन्वारे-हक़ की जिसमें है जलवागरी यह आज

मेहर उसकी से जहान में रोशन है 'आफ़ताब'
मजलिस है जिसने पीर की तरतीब दी यह आज

( )

(۳۷) کیا خوب مہدی آئی مرے پیر کی یہ آج !
بخشے ہے نور آنکھوں کے تئیں روشنی یہ آج

تختے کنول کے روشن ان آرایشوں سے ہیں
دکھلاتے ہیں بہارِ گلستاں سبھی یہ آج

وجد و سماع و رقص و سرودِ مغنیاں
دل کو عجب طرح کی ہیں دیتے خوشی یہ آج

پیرانِ پیر کی ہے شبِ عرس کا ظہور
انوارِ حق کی جس میں ہے جلوہ گری یہ آج

مہر اُس کی سے جہاں میں روشن ہے آفتاب
مجلس ہے جس نے پیر کی ترتیب دی یہ آج

(३६) (सोहनी, इकताला)

घर ग़ैर के जो यार मेरा रात से गया
जी सीने से निकल गया, दिल हात से गया

मैं जान से गया तेरी ख़ातिर; वलेक हैफ़ !
तू मुझ से ज़ाहिरी भी मुदारात से गया

या साला-माह था तू मेरे साथ, या तू अब
बरसों में एक दिन की मुलाक़ात से गया

देखा जो बात करते तुझे रात ग़ैर से
दिल मेरा हाथ सेती इसी बात से गया

उस रश्के-माह की बज़्म में जाते ही 'आफ़ताब'
दिल सा रफ़ीक़ मेरा, मेरे सात से गया

(سوھنی، یک تالا)

(۳۶) گھر غیر کے جو یار مرا رات سے گیا
جی سینے سے نکل گیا، دل ہات سے گیا

میں جان سے گیا تری خاطر؛ ولیک حیف!
تو مجھ سے ظاہری بھی مدارات سے گیا

یا سال و ماہ تھا تو مرے ساتھ، یا تو اب
برسوں میں ایک دن کی ملاقات سے گیا

دیکھا جو بات کرتے تجھے رات غیر سے
دل میرا ہاتھ سیتی اسی بات سے گیا

اُس رشکِ مہ کی بزم میں جاتے ہی، آفتاب
دل سا رفیق میرا، مرے سات سے گیا

(३५) (अड़ाना, इकताला)

आई है मेहदी धूम से, बजते नक़ारे हैं
छुटते हर इक तरफ़ से भुचंपे सितारे हैं
तारीफ़ क्या ब्यान चिराग़ां की कीजिये !
गोया यह जगमगाते हज़ारों पे तारे हैं.

रक़्क़ासः रक़्स करती है इकसू बज़ेबो-ज़ैन
क़व्वाल गाते, बैठे हुवे इक किनारे, हैं
पीराने-पीरे-ख़ल्क़ की मेहदी का यह है ठाठ
जिसके मुरीद, पीर ज़माने के सारे हैं

या पीरे-दस्तगीर, यह है अर्ज़-'आफ़ताब'
बरलाओ तुम शिताब जो मक़सद हमारे हैं

(اڑانا، یك تالا)

(۳۵) آئی ہے مہدی دھوم سے، بجتے نقارے ہیں
چھٹتے ہر اك طرف سے بھچنپے ستارے ہیں
تعریف کیا بیان چراغاں کی کیجیے !
گویا یہ جگمگاتے ہزاروں پے تارے ہیں

رقاصہ رقص کرتی ہے یك سو بزیب و زین
قوال گاتے، بیٹھے ہوئے اك کنارے، ہیں
پیران پیرِ خلق کی مہدی کا یہ ہے ٹھاٹھہ
جس کے مرید، پیر زمانے کے سارے ہیں

یا پیرِ دستگیر، یہ ہے عرضِ آفتاب:
«برلاؤ تم شتاب جو مقصد ہمارے ہیں !»

(३४) (किदारा, बंधा तिताला)

जब माह-रू के सामने आती है चांदनी
मुखड़े पर उसके सदक़े ही जाती है चांदनी

सैरे-चमन को निकले है जब माह-रू मेरा
सतहे-जमीं पै फ़र्श बिछाती है चांदनी

हमराह आशिकों के न हो तू ही जब तलक
किसको यह सैर और किसे भाती है चांदनी !

इक शब तो टुक निक़ाब को मुखड़े से दे उठा
जलवे को मुन्तजिर तेरे आती है चांदनी

आईनः रू को देख मेरे होगी मुन्फ़इल
क्यों अपनी ख़ुदनुमाई जताती है चांदनी ?

(کدارا، بندھا تالا)

(۳۴) جب ماهرو کے سامنے آتی هے چاندنی
مکھڑے پر اُس کے صدقے هی جاتی هے چاندنی

سیرِ چمن کو نکلے هے جب ماهرو مرا
سطحِ زمیں پہ فرش بچھاتی هے چاندنی

همراه عاشقوں کے نہ هو تو هی جب تلك
کس کو یہ سیر اور کسے بھاتی هے چاندنی !

اك شب تو ٹك نقاب کو مکھڑے سے دے اُٹھا
جلوے کو منتظر ترے آتی هے چاندنی

آئینہ رو کو دیکھ مرے هوگی منفعل
کیوں اپنی خودنمائی جتاتی هے چاندنی ؟

(३३) (किदारा, बंधा तिताला)

आंखों के बीच तेरी फिरती है, यार, सूरत
भूली नहीं है, हरगिज लैलो-नहार, सूरत
गुलशन की सैर अब तो भाती नहीं है, प्यारे
लगती है हमको तेरी, बागो-बहार, सूरत
ताऽरीफ़ उस घड़ी की कब हो सके किसू से !
आकर जो हम से होवे इकदम दुचार सूरत
औरों के देखने से होती है कब तसल्ली
भावे न कोई तुझ बिन, ऐ गुलऽजार, सूरत
मुद्दत से चाहता है यह 'आफ़ताबे-ताबां'
आकर दिखावे अपनी गर वह निगार सूरत

(کدارا، بندھا تتالا)

(۳۳) آنکھوں کے بیچ تیری پھرتی ہے، یار، صورت
بھولی نہیں ہے، ہرگز لیل و نہار، صورت
گلشن کی سیر اب تو بھاتی نہیں ہے، پیارے
لگتی ہے ہم کو تیری، باغ و بہار، صورت
تعریف اُس گھڑی کی کب ہو سکے کسو سے !
آکر جو ہم سے ہووے اکدم دوچار صورت
اوروں کے دیکھنے سے ہوتی ہے کب تسلّی !
بھاوے نہ کوئی تجھہ بن، اے گلعذار، صورت
مدت سے چاہتا ہے یہ آفتابِ تاباں
آکر دکھاوے اپنی، گر وہ نگار، صورت

(३२) (पूरया, इकताला)

जानां, हमारे घर को भी अब तुम गुजर करो
अहवाल पर हमारे शिताबी नज़र करो

यारो, यह दिल हमारा तो जाता है हाथ से
उस यारे-दिल-नवाज़ को जल्दी ख़बर करो

होते हो क्यों मेरे ही गुलूगीर दमबदम ?
ऐ आहो-नाला, दिल में टुक उसके गुजर करो

इस दर्द-मंद दिल को सताना भला नहीं
आशिक की आहे-सर्द से, प्यारे, हज़र करो

अपने ख़ुदा के नाम को औराद के तईं
ऐ 'आफ़ताब' मूनिसे-शामो-सहर करो

(پوریا، یک تالا)

(۳۲) جاناں، ہمارے گھر کو بھی اب تم گذر کرو
احوال پر ہمارے شتابی نظر کرو

یارو، یہ دل ہمارا تو جاتا ہے ہاتھ سے
اُس یارِ دل نواز کو جلدی خبر کرو

ہوتے ہو کیوں مرے ہی گلوگیر دمبدم ؟
اے آہ و نالہ، دل میں ٹک اُس کے گذر کرو

اِس دردمند دل کو ستانا بھلا نہیں
عاشق کی آہِ سرد سے، پیارے، حذر کرو

اپنے خدا کے نام کو اوراد کے تئیں
اے آفتاب، مونسِ شام و سحر کرو

(३१) (भोपाली, इकताला)

रहता मलूल हूं मैं, दिल मेरा शाद कीजे!
सब मेरे कामो-मक़सद तिबक़े-मुराद कीजे!

हो तुम तो पीरे-पीरां, मैं हूँ ग़रीब ख़ादिम
मुझ मुऽतक़िद का मजूर अब इऽतिक़ाद कीजे!

हो दख़्ल ममलुकत में सब शश जिहत की मेरा
दौलत मेरी निहायत हद से ज़ियाद कीजे!

हो सल्तनत को मेरी रौनक़, ऐ पीर मेरे
और अहद से मेरे अब रफ़ये-फ़साद कीजे!

यह 'आफ़ताब' तुमको एक ज़र्रा भूलता नहीं
शाहा, क़ुबूल इसकी हर दम की याद कीजे!

(بھوپالی، یک تالا)

(۳۱) رهتا ملول هوں میں دل میرا شاد کیجے
سب میرے کام و مقصد طبقِ مراد کیجے!

هو تم تو پیر پیراں، میں هوں غریب خادم
مجھ معتقد کا منظور اب اعتقاد کیجے!

هو دخل مُملکت میں سب شش جهت کی میرا
دولت مری نہایت حد سے زیاد کیجے!

هو سلطنت کو میری رونق، اے پیر میرے
اور عهد سے مرے اب رفعِ فساد کیجے!

یہ آفتاب تم کو اک ذرّہ بھولتا نہیں
شاها، قبول اِس کی هر دم کی یاد کیجے!

(३०) (भोपाली, इकताला)

क्या ही दमक चिरागों की रखती बहार है !
मेहदी हमारे पीर की जरीं-निगार है

रोशन कंवल के तखत हज़ारों हैं इक तरफ़
इक सु छुटे भुचंपे, हवाई अनार है

मुतिरब सदाये-ख़ुश से बयकसू ग़ज़ल-सरा
और इक तरफ़ को रक़्स में हर गुलऽज़ार है

उ र से-श री फ़े-ह ज़ र ते-पी रा ने-पी र है
आरास्ता यह बज़मे करामत-निसार है

जिस पीर का मुरीद बदिल है यह 'आफ़ताब'
इसका मुमिद, वह मुफ़्तख़रे-रोज़गार है

(بھوپالی، یک تالا)

(۳۰) کیا ھی دمك چراغوں کی رکھتی بہار ھے !
مہدی ھمارے پیر کی زرّیں نگار ھے

روشن کنول کے تخت ھزاروں ھیں یك طرف
یکسو چھٹے بھُچنپے، ھوائی انار ھے

مُطرب صدای خوش سے بیکسو غزل سرا
اور یکطرف کو رقص میں ھر گلعذار ھے

عرسِ شریفِ حضرتِ پیرانِ پیر ھے
آراستہ یہ بزمِ کرامت نثار ھے

جس پیر کا مرید بدل ھے یہ آفتاب
اس کا ممِد، وہ مفتخرِ روزگار ھے

(२९) (ऐमन, चलता तिताला)

मेहदी यह हज़रते-ग़ौसुसमदानी की है
रोशनी उस शर्फ़े-इन्सियो-जानी की है
आइना राज़े-हक़ीक़त का है, जिसकी सूरत
रोशनी उस गुहरे-बहरे-मआनी की है

ज़ाहिर आफ़ाक़ में हैं, जिस के फ़ुयूज़े-बातिन
मेहदी उस आलिमे-असरारे-निहानी की है
हसनी और हुसैनी है, बखा ख़ुल्क़े-हस्न
रोशनी उस हस्ने-बसरिये-सानी की है

'आफ़ताब' उसका सनाख़्वां है जहां में, जिसकी
जा बजा ख़ूबी बयां शीरीं ज़बानी की है

(ایمن، چلتا تتالا)

(۲۹) مہدی یہ حضرتِ غوث الصّمدانی کی ہے
روشنی اُس شرفِ انسی و جانی کی ہے
آئنہ رازِ حقیقت کا ہے، جس کی صورت
روشنی اُس گہرِ بحرِ معانی کی ہے
ظاہر آفاق میں ہیں، جس کے فیوضِ باطن
مہدی اُس عالمِ اسرارِ نہانی کی ہے
حسنی اور حسینی ہے، و با خُلقِ حَسَن
روشنی اُس حسنِ بصریء ثانی کی ہے
آفتاب اُس کا ثناخواں ہے جہاں میں، جس کی
جا بجا خوبی بیاں شیریں زبانی کی ہے

(२८) (ऐमन, इकताला)

करता है हर मुहिम को तू, आली जनाब, फ़तह
या मुर्तज़ा अली, तू मुझे दे शिताब फ़तह !

मैं बन्दा ख़ाकी तुझसे यह करता हूं इल्तिमास:
"कर मेरे मुश्किलात को, या बू तुराब, फ़तह" !

मुश्किल-कुशाये-ख़ल्क़ तेरा नामे-पाक है
तूने किया है क़लऽये-ख़ैबर का बाब फ़तह

दुनयाओ-दीन में कुल मुहिम्मात को मेरे
तू कर, ऐ रहनुमाये-तरीक़े-सवाब, फ़तह

पकड़ा है तेरा हाथ शहे-ज़ूउलफ़क़ार ने
चाह उस से हर मुहिम में तू, ऐ 'आफ़ताब', फ़तह

(ایمن، یک تالا)

(۲۸) کرتا ہے ہر مُہم کو تو، عالی جناب، فتح
یا مُرتضیٰ علی، تو مجھے دے شتاب فتح !

میں بندہ خاکی تجھ سے یہ کرتا ہوں التماس:
«کر میرے مُشکلات کو. یابُو تُراب. فتح !»

مشکل کُشای خلق ترا نام پاک ہے
تونے کیا ہے قلعۂ خیبر کا باب فتح

دنیا و دیں میں کُل مُہمّات کو مرے
تو کر، اے رہنمای طریقِ صواب، فتح

پکڑا ہے تیرا ہاتھ شہہ ذُوالفقار نے
چاہ اُس سے ہر مہم میں تو، اے آفتاب، فتح

(२७) (ऐमन, इकताला)

दिलबर से मिलके, आह, इन अंखियों ने क्या किया !
की ऐसे बुत की चाह, इन अंखियों ने क्या किया !
ऐसा गुनह किया कि दिया दिल के तईं डुबा
सब कहते हैं: "गुनाह इन अंखियों ने क्या किया" ?

दस्ते-सितम से उस बुते-जालिम के, दिल को अब
हरगिज़ नहीं निबाह, इन अँखियों ने क्या किया !
दिल उस सनम के हाथ से छुटना मुहाल है
हम सेती, या अल्लाह, इन अँखियों ने क्या किया

ऐ 'आफ़ताब' कर नहीं सकता हूँ कुछ बयां
मुझ से सुलूक, वाह, इन अँखियों ने क्या किया !

(ایمن، یک تالا)

(۲۷) دلبر سے مل کے، آہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !
کی ایسے بُت کی چاہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !
ایسا گُنہ کیا کہ دیا دل کے تئیں ڈُبا
سب کہتے ہیں: «گناہ ان انکھیوں کیا کیا» ؟
دستِ ستم سے اُس بُتِ ظالم کے، دل کو اب
ہرگز نہیں نباہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !
دل اُس صنم کے ہاتھ سے چھٹنا مُحال ہے
ہم سیتی، یا اللہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !
اے آفتاب، کر نہیں سکتا ہوں کچھ بیاں
مجھ سے سلوک، واہ، ان انکھیوں نے کیا کیا !

(२६) (ऐमन, इकताला)

पीराने-पीर की है मेंहदी यह जी से भाई
ऐसी कहूँ न देखी, जैसी यह मेंहदी आई

तख़्ते कंवल के रौशन हैं इस बहार सेती
सैरे-गुलो-गुलिस्तां उन सब ने है दिखाई

जिधर निगाह जावे, है उस तरफ़ चिरागां
पहुँचे नजर जहां तक, यकसर है रोशनाई

है गोया बारिशे नूर, अज़बसकि छूटती है
महताब, जाही, जूही और फुलझड़ी, हवाई

फ़ज़ले-ख़ुदा से तूने, ऐ 'आफ़ताबे'-आलम
जो थी मुराद जी की अपने, सो आज पाई

(ایمن، یک تالا)

(۲۶) پیران پیر کی ھے مہدی یہ جی سے بھائی
ایسی کہوں نہ دیکھی، جیسی یہ مہدی آئی

تختے کنول کے روشن ھیں اس بہار سیتی
سیر گل و گلستاں اُن سب نے ھے دکھائی

جیدھر نگاہ جاوے، ھے اُس طرف چراغاں
پہنچے نظر جہاں تک، یکسر ھے روشنائی

ھے گویا بارش نور، از بسکہ چھوٹتی ھے
مہتاب، جاھی، جوھی اور پھلجھڑی، ھوائی

فضل خدا سے تونے، اے آفتاب عالم
جو تھی مراد جی کی اپنے، سو آج پائی

(कामोद, इकताला)

(२५)
जी वस्ल तेरा चाहता हर चन्द, यार, है
इस दर्दे-दिल के हाथों कहां इख्तियार है !
कहने से किसके, कह, नहीं आता है इस तरफ ?
मिलने का तेरे मुझ को सदा इन्तिज़ार है

सर ता क़दम में आब हुआ मिस्ले-आइना
तो भी तो, मुझसे तू नहीं होता दुचार है
क्या चाहिये है मेरे तईं सागरे-शराब !
आँखों तेरी के देखे से जाता ख़ुमार है

हो 'आफ़ताब' क्यों न अदू पर ज़फ़र तुझे !
तेरा मुईन, हज़रते-परवरदिगार है

(کامود، یک تالا)

۲۵) جی وصل تیرا چاھتا ھرچند، یار، ھے
اس دردِ دل کے ھاتھوں کہاں اختیار ھے !
کہنے سے کس کے، کہ، نہیں آتا ھے اس طرف ؟
ملنے کا تیرے مجھکو سدا انتظار ھے
سر تا قدم میں آب ھوا مثلِ آئنہ
تو بھی تو مجھ سے تو نہیں ھوتا دوچار ھے
کیا چاھیئے ھے میرے تئیں ساغرِ شراب !
آنکھوں تری کے دیکھے سے جاتا خُمار ھے
ھو، آفتاب، کیوں نہ عدو پر ظفر تجھے !
تیرا مُعین، حضرتِ پروردگار ھے

(२४) (स्याम, इकताला)

देखो तो, किस अदा से रुख़ पर हैं डाली ज़ुल्फ़ें !
जों मार, डसती हैं दिल दिलबर की काली ज़ुल्फ़ें
चाहे हैं जिस न तिस को, बाँधें गिरह में अपनी
दिल लेने को बला हैं यह पेच वाली ज़ुल्फ़ें
मिस्ले-सलासिल इस में उक़्दे हज़ारह हैं
टुक पेचो-ताब से मैं देखीं न ख़ाली ज़ुल्फ़ें
मारे-सिया जुदा कब रहता है गंजे-ज़र से ?
होती नहीं हैं उसके रुख़ से निराली ज़ुल्फ़ें
थी रात जो यकायक दिन देखने लगे सब
जब आफ़ताब' उसने रुख़ से उठाली ज़ुल्फ़ें

(سیام، یک تالا)

(۲۴) دیکھو تو، کس ادا سے رُخ پر ہیں ڈالی زلفیں!
جوں مار، ڈستی ہیں دل دلبر کی کالی زلفیں
چاہے ہیں جس نہ تس کو، باندھیں گرہ میں اپنی
دل لینے کو بلا ہیں یہ پیچ والی زلفیں
مثلِ سلاسل، اس میں عُقدے ہزارہا ہیں
ٹک پیچ و تاب سے میں دیکھیں نہ خالی زلفیں
مارِ سیہ جدا کب رہتا ہے گنجِ زر سے؟
ہوتی نہیں ہیں اُس کے رُخ سے نرالی زلفیں
تھی رات جو یکایک دن دیکھنے لگے سب
جب، آفتاب، اُس نے رُخ سے اُٹھالی زلفیں

(२३) (संयाम, इकताला)

मेहदी की रोशनी की चमक देखो, पीर की
इस में तजल्ली नूर की है दस्तगीर का

मीरो-वज़ीर, अमीरो-फ़क़ीर आयें क्यों न साथ
मेहदी चली ही आती है दीं के अमीर की

भेजो दुरूद मिल के सग़ीरो-कबीर सब
शब उर्स की है आज अमीरे-कबीर की

यह ग़ौसे-पाक मुहिये-दीं, जिस के नूर से
है रोशनी यह सब महो-मेहरे-मुनीर की

यह 'आफ़ताब' उसके मुरीदों का है मुरीद
रहती है याद इसे उसी पीराने-पीर की

(سیام، یک تالا)

(۲۳) مہدی کی روشنی کی چمک دیکھو، پیر کی
اس میں تجلّی نور کی ہے دستگیر کی

میر و وزیر، امیر و فقیر آئیں کیوں نہ سات
مہدی چلی ہی آتی ہے دیں کے امیر کی

بھیجو درود مل کے صغیر و کبیر سب
شب عرس کی ہے آج امیرِ کبیر کی

وہ غوث پاک محیٔ دیں، جس کے نور سے
ہے روشنی یہ سب مہ و مہرِ منیر کی

یہ آفتاب اُس کے مریدوں کا ہے مرید
رہتی ہے یاد اِسے اُسی پیرانِ پیر کی

(२२) (सयाम, इकताला)

हर यक वसीलः ढूँढे है हर जी-हयात का
मेरे तईं वसीलः है तेरी ही ज़ात का

तू है करीमो-राहिमो-रोज़ी-रसाने-ख़ल्क़
माऽबूद भी है तू ही सभी क़ाइनात का

दाना है तू ही ख़ैरो-शरे-ख़ल्क़ का मुदाम
वाक़िफ़ है तू ही सब की हयातो-ममात का

वाजिब न जाने जब तईं तेरे सुजूद को
सूरत न पकड़े काम कोई मुमकिनात का

नित 'आफ़ताब' को दे यह तख़्ते-शाही क़ियाम !
मुख़्तार, ऐ कि तू ही है, उसके सबात का !

(سیام، یک تالا)

(۲۲) ہریک وسیلہ ڈھونڈھے ہے ہر ذی حیات کا
میرے تئیں وسیلہ ہے تیری ہی ذات کا

تو ہے کریم و راحم و روزی رسانِ خلق
معبود بھی ہے تو ہی سبھی کائنات کا

دانا ہے توہی خَیر و شرِ خلق کا مُدام
واقف ہے توہی سب کی حیات و مَمات کا

واجب نہ جانے جب تئیں تیرے سُجود کو
صورت نہ پکڑے کام کوئی ممکنات کا

نت آفتاب کو دے یہ تخت شہی قیام!
مُختار، اے کہ توہی ہے، اُس کے ثَبات کا!

(स्याम, इकताला)

(२१)
मतलूबे-दिल हमारा, ऐ गुलऽज़ार, तू है
सब गुलरुखां पे ग़ालिब, ऐ नौ-बहार, तू है
मुझको न सैर भावे बाग़ों की और गुल की
मेरे बहार दिल की, ऐ मेरे यार, तू है

सूरज-मुखी किया दिल इस आफ़ताब रू ने
उधर को दिल फिरे है, जिधर को 'यार' तू है
दिल बेक़रार हरदम तेरे फ़िराक़ में, आह
मुझ बेक़रार दिल का, प्यारे, क़रार तू है

तुझ ज़ुल्फ़ में फंसा है दिल 'आफ़ताब' का अब
अब दीं रहा न इसलाम, ज़ुन्नार-दार ! तू है

(سیام، یک تالا)

(۲۱) مطلوب دل ہمارا، اے گلعذار، تو ہے
سب گل رُخاں پے غالب، اے نو بہار، تو ہے
مجھ کو نہ سیر بھاوے باغوں کی اور گل کی
میرے بہار دل کی، اے میرے یار، تو ہے
سورج مکھی کیا دل اس آفتاب رو نے
اودھر کو دل پھرے ہے، جیدھر کو 'یار'، تو ہے
دل بیقرار ہر دم تیرے فراق میں، آہ !
مجھ بیقرار دل کا، پیارے، قرار تو ہے
تجھ زلف میں پھنسا ہے دل آفتاب کا اب
اب دیں رہا نہ اسلام، زنّار دار ! تو ہے

(२०) (गौरी, चलता तिताला)

हम सेती तुमने, प्यारे, दिल सख्त क्यों किया है ?
सच कहियो, यार, तेरा अब हम ने क्या किया है ?

तुम बार बार हम को आंखों में घूरते हो
इस तरह सेती, दिलबर, गोया कि कुछ दिया है

फ़ुरक़त में तेरी मैं तो पजमुरदः हो गया था
आने की तेरे सुन कर, दिल फेर कर जिया है

कहता है अपने रब से यह 'आफ़ताब' हरदम:
"यह चत्रो-तख्ते-शाही तू ही ने सब दिया है"

(گوری، چلتا تتالا)

(۲۰) ہم سیتی تم نے، پیارے، دل سخت کیوں کیا ہے ؟
سچ کہیو، یار، تیرا اب ہم نے کیا کیا ہے ؟

تم بار بار ہم کو آنکھوں میں گھورتے ہو
اس طرح سیتی، دلبر، گویا کہ کچھ دیا ہے

فرقت میں تیری میں تو پژمردہ ہو گیا تھا
آنے کی تیرے سنکر، دل پھیر کر جیا ہے

کہتا ہے اپنے رب سے یہ آفتاب ہر دم:
«یہ چتر و تختِ شاہی تو ہی نے سب دیا ہے»

(गौरी, इकताला)

(१९)

दिलबर से दिल लगाया, इन आंखों का बुरा हो!
जी मुफ़्त में फंसाया, इन आंखों का बुरा हो।
कब चाहता था मैं यह, जो दिल बुतां के तईं दूं
मुझ दिल के तईं खुवाया, इन आंखों का बुरा हो।

उस शमऽरू सनम से, मेरी लगन लगाई
तन मन मेरा जलाया, इन आंखों का बुरा हो!
दामानो-आस्तीं को, ऐ 'अफ़ताब' मेरे
खूनाब में डुबाया, इन आंखों का बुरा हो!

(گوری، یکتالا)

(۱۱) دلبر سے دل لگایا، ان آنکھوں کا برا ہو!
جی مفت میں پھنسایا، ان آنکھوں کا برا ہو!
کب چاھتا تھا میں یہ، جو دل بتاں کے تئیں دوں
مجھ دل کے تئیں کھوایا، ان آنکھوں کا برا ہو!

اُس شمع رو صنم سے میری لگن لگائی
تن من مرا جلایا، ان آنکھوں کا برا ہو!
دامان و آستیں کو، اے آفتاب، میرے،
خوناب میں ڈبایا، ان آنکھوں کا برا ہو!

(१८) (गौरी, इकताला)

इस जौरो-सितम सेती तेरा नाम न होगा
मुझ जैसे के मारे सेती कुछ काम न होगा

जों आहूए-वहशी, यह मेरा दिल है रमीदा
बिन तेरे दिलासे के, चले, राम न होगा

हाथ अपने में है वह मये-वह्दत का पियाला
दिल जैसा जहां में कोई और जाम न होगा

दूरी में तेरि रहता हूं मैं मुज़्तरिबुलहाल
बिन वस्ल के तेरे, मुझे आराम न होगा

यक ज़र्रा तसल्ली न हो खुरशीदे जहां को
इक बोसः भी जब तक इसे इनआम न होगा

(گوری، یکتالا)

(۱۸) اس جور و ستم سیتی ترا نام نہوگا
مجھ جیسے کے مارے سیتی کچھ کام نہوگا

جوں آھوی وحشی، یہ مرا دل ھے رمیدہ
بن تیرے دلاسے کے، ولے، رام نہوگا

ھاتھ اپنے میں ھے وہ مئ وحدت کا پیالا
دل جیسا جہاں میں کوئی اور جام نہوگا

دوری میں تری رھتا ھوں میں مضطربُ الحال
بن وصل کے تیرے، مجھے آرام نہوگا

یک ذرّہ تسلّی نہو خورشیدِ جہاں کو
اک بوسہ بھی جب تک اسے انعام نہوگا

(धनासिरी, इकताला)

(१७)

वाहिद है ला-शरीक तू, सानी तेरा कहां !
आलिम है सब के हाल का तू, जाहिरो-निहां
जाहिर में तू अगरचि नजर आता है नहीं
देखा जो मैंने ग़ौर से, तू है जहां तहां

एहसां तेरे शुमार में कोई क्योंकि ला सके !
राजिक़ है सारी खल्क़ का तू ही तो बे-गुमां
क़ासिर है यह जबान मेरी शुक्र से तेरे
क्या कर सकूं हूं हम्दो-सना का तेरी ब्यां !

यह अर्ज़ 'आफ़ताब' की है तुझ से, या करीम !
तख़्ते-शाही पे मेरे तईं रखियो जावेदां !

(دھناسری، یک تالا)

(۱۷) واحد ھے لا شریک تو، ثانی ترا کہاں !
عالم ھے سب کے حال کا تو ظاھر و نہاں
ظاھر میں تو اگرچہ نظر آتا ھے نہیں
دیکھا جو میں نے غور سے، تو ھے جہاں تہاں

احساں ترے شمار میں کوئی کیونکہ لا سکے !
رازق ھے ساری خلق کا تو ھی تو، بیگماں
قاصر ھے یہ زبان مری شکر سے ترے
کیا کر سکوں ھوں حمد و ثنا کا تری بیاں !

یہ عرض آفتاب کی ھے تجھ سے، یا کریم !
تخت شہی پہ میرے تئیں رکھیو جاوداں !

(१६) (धनासिरी, इकताला)

दुनया पे मत ही भूलो, इसबात कुछ नहीं है
आख़िर को सब फ़ना है, हैहात ! कुछ नहीं है
दुनया सराय-फ़ानी है स्वांग पेखने का
दिल को लगाना अपने इस सात कुछ नहीं है
तू जाने या नजाने, तुझ बिन, मेरे ऐ पियारे !
क्या कहिये, आह ! कटनी औक़ात कुछ नहीं है
दिन ईद का सा गर हो, और शब-बरात की रात
तू ही नहो, तो फिर यह दिन रात कुछ नहीं है
मुँह पर मेरे ख़ुशामद और पीठ पीछे शकवः !
प्यारे, यह शेवः बद है, यह बात कुछ नहीं है
तुझ हिज्र की घटा में है 'आफ़ताब' जबसे
आँखों की झड़ के आगे बरसात कुछ नहीं है

(دھناسری، یک تالا)

(۱٦) دنیا پے مت ہی بھولو، اثبات کچھ نہیں ہے
آخر کو سب فنا ہے، ھیہات ! کچھ نہیں ہے
دنیا سرای فانی ہے سوانگ پیکھنے کا
دل کو لگانا اپنے اس سات کچھ نہیں ہے
تو جانے نا جانے، تجھ بن، مرے اے پیارے !
کیا کہیے، آہ ! کٹنی اوقات کچھ نہیں ہے
دن عید کا سا گر ہو، اور شب برات کی رات
تو ہی نہ ہو، تو پھر یہ دن رات کچھ نہیں ہے
منھ پر مرے خوشامد اور پیٹھ پیچھے شکوہ !
پیارے، یہ شیوہ بد ہے، یہ بات کچھ نہیں ہے
تجھ ہجر کی گھٹا میں ہے آفتاب جب سے
آنکھوں کی جھڑ کے آگے برسات کچھ نہیں ہے

(१५) (सारङ्ग, चलता तिताला)

जी चाहता, है चलिये प्यारे के अब नगर
उल्फ़त की बातें कीजिए, पर वह मिले अगर

आने को मना करते हो किसवास्ते, सनम ?
तेरे अगर न आऊँ, कहां, जाऊँ फिर किधर ?

नाज़ो अदा से तुमने मेरे दिल को लेके अब
आशिक़ के क़त्ल पर तो बांधी है क्यों कमर ?

ऐसे डराए सेती मैं डरता नहीं, पिया
है फ़ज़्ले-हक़ तो हमको किसीका नहीं है डर

या रब, यह तेरी ज़ात से रौशन है 'आफ़ताब'
है याद उसको तेरी तो हर शामो हर सहर

(سارنگ، چلتا تالا)

(۱۵) دل چاھتا ھے، چلیے پیارے کے اب نگر
الفت کی باتیں کیجیے، پر وہ ملے اگر

آنے کو منع کرتے ھو کس واسطے، صنم ؟
تیرے اگر نہ آؤں، کہو، جاؤں پھر کدھر ؟

ناز و ادا سے تم نے مرے دل کو لے کے اب
عاشق کے قتل پر تو باندھی ھے کیوں کمر ؟

ایسے ڈرائے سیتی میں ڈرتا نہیں، پیا
ھے فضلِ حق، تو ھم کو کسی کا نہیں ھے ڈر

یارب، یہ تیری ذات سے روشن ھے آفتاب
ھے یاد اُس کو تیری تو ھر شام و ھر سحر

(१४) (सारङ्ग, इक ताला)

उस यारे-सब्ज़रंग को जी चाहे देखिये
महबूबे-शोख़ो-संग को जी चाहे देखिये
हँस हँस के बाढ़ झाड़े है हर बात बात में
उस काफ़िरे-फ़रङ्ग को जी चाहे देखिये
मुद्दत से क़ब्ज़े में है उस अबरू कमां के दिल
बांके पलक खदङ्ग को जी चाहे देखिये
अबरू चढ़ाना जिसका तबस्सुम के साथ है
शोख़े-शिताब-जंग को जी चाहे देखिये
ऐ 'आफ़ताब' अब्र में उस जां अज़ीज़ साथ
दिल की सभी उमङ्ग को जी चाहे देखिये

(سارنگ، یک تالا)

(۱۴) اُس یارِ سبز رنگ کو جی چاھے دیکھیے
محبوبِ شوخ و شنگ کو جی چاھے دیکھیے
ھنس ھنس کے باڑھ جھاڑے ھے ھر بات بات میں
اُس کافرِ فرنگ کو جی چاھے دیکھیے
مدت سے قبضے میں ھے اُس ابرو کماں کے دل
بانکے پلک خدنگ کو جی چاھے دیکھیے
ابرو چڑھانا جس کا تبسم کے ساتھ ھے
شوخِ شتاب جنگ کو جی چاھے دیکھیے
اے آفتاب، ابر میں اُس جاں عزیز ساتھ
دل کی سبھی اُمنگ کو جی چاھے دیکھیے

(तोरी, इक ताला)

(९३)

जब वह नज़रें दोचार होती हैं
तीर सी, दिलके पार होती हैं
रन्जिशें मेरी और उस गुल की
रात - दिन में हज़ार होती हैं
इश्क़ में बे-हिजाबियां दिल को
क्या ही बे-इख़तियार होती हैं
तू जो जाता है बाग़ में, ऐ गुल !
बुलबुलें सब निसार होती हैं
क़ुमरियां बन्दगी में तुझ क़द की
सर-बसर तौक़दार होती हैं
'आफ़ताब' उसके वस्ल की बातें
बाइसे - इज़तिरार होती हैं

(تو ری، یك تالا)

(۱۳) جب وہ نظریں دو چار ھوتی ھیں
تیر سی، دل کے پار ھوتی ھیں
رنجشیں میری اور اُس گل کی
رات دن میں ھزار ھوتی ھیں
عشق میں بیحجابیاں دل کو
کیا ھی بے اختیار ھوتی ھیں!
تو جو جاتا ھے باغ میں، اے گل
بلبلیں سب نثار ھوتی ھیں
قُمریاں بندگی میں تجھہ قد کی
سر بسر طوقدار ھوتی ھیں
آفتاب، اُس کے وصل کی باتیں
باعثِ اضطرار ھوتی ھیں

(१२) (तोरी, चलता तिताला)

करता हूं अर्ज़ जो मैं, सुन लीजे, मेरा साहब !
सुन कर, जो आवे दिल में, कहदीजे, मेरा साहब !

मत पूछो, मसअले में क्या है सज़ाए - आशिक़ ?
माशूक़ जो किया हो, सो कीजे, मेरा साहब !

ग़ुस्से से लाऽले - लब को कीजे न ज़ेरे - दन्दां
यूं खूने - आशिक़ां को मत पीजे, मेरा साहब !

दो दिन के बाद आख़िर टूटेंगे फेर टांके
ज़ख्मे - जिगर मेरा अब, गो, सीजे, मेरा साहब !

सुनके यही दुआ है, ऐ 'आफ़ताबे - आलम'
आलम की ता बिना हो, नित जीजे, मेरा साहब !

(توری، چلتا تتالا)

(۱۲) کرتا ہوں عرض جو میں، سن لیجے، میرا صاحب !
سن کر جو آوے دل میں، کہدیجے، میرا صاحب !

مت پوچھو، مسئلے میں کیا ہے سزائے عاشق ؟
معشوق جو کیا ہو، سو کیجے، میرا صاحب !

غصے سے لعل لب کو کیجے نہ زیرِ دنداں
یوں خونِ عاشقاں کو مت پیجے، میرا صاحب !

دو دن کے بعد آخر ٹوٹیں گے پھیر ٹانکے
زخم جگر مرا اب، گو، سیجے، میرا صاحب !

سن کے یہی دعا ہے. اے آفتاب عالم
عالم کی تا بنا ہو، نت جیجے میرا صاحب !

(११) ( )

करती हैं मेरे दिल पर जो कुछ जफ़ा, सो आंखें
तक़सीर नहिं किसू की, जो हैं बला, सो आंखें
ख़ाना-ख़राब, इन्होंने उश्शाक़ का, किया है
हैं दिल के तईं फँसाती हर जा बजा, सो आंखें
दिल को इन्होंने बस में दिल्दार के फँसाया
बेचारा दिल करे क्या ! हैं बेवफ़ा' सो आंखें
ख़ूबां से आशना हो, बेगानः हमसे होगईं
देखी हैं सब जहां मे नाआशना, सो आंखें
क्या दिल को ताऽनः कीजे ! उसका गुनाह कुछ नहिं
ऐ 'आफ़ताब' करगईं मुझ से दग़ा, सो आंखें

( )

(۱۱) کرتی هیں میرے دل پر جو کچھه جفا، سو آنکهیں
تقصیر نہیں کسو کی، جو هیں بلا، سو آنکهیں
خانه خراب، انهوں نے عشاق کا، کیا هے
هیں دل کے تئیں پهنساتی۔هر جابجا، سو آنکهیں
دل کو انهوں نے بس میں دلدار کے پهنسایا
بیچاره دل کرے کیا! هیں بے وفا، سو آنکهیں
خوباں سے آشنا هو، بیگانه هم سے هوگئیں
دیکهی هیں سب جہاں میں نا آشنا، سو آنکهیں
کیا دل کو طعنه کیجے! اُس کا گناه کچهه نہیں
اے آفتاب، کر گئیں مجهه سے دغا، سو آنکهیں

(१०) (सरपर्दा, इकताला)

हमसे कहो, ऐ दिलबर, दिल किससे जाके अटका ?
दिन रात जी को मेरे रहता है एही खटका
उल्फ़त से जब कि हमने दामन को तेरे पकड़ा
तूने वहीं छुड़ाया, ऐ शोख़, देके झटका
ग़ैरों के साथ कैसी वाशुद है तुझको, गुलरू !
कांटा सा, एक मैं ही नज़रों में तेरी खटका
उस नाज़नीं दहन से हर्फ़ इस अदा से निकला
गोया कि गुन्चए - गुल सहने - चमन में चटका
अफ़सूं नहो मोअस्सिर कोई, 'आफ़ताब' उसको
देखा है जिसने उसकी ज़ुल्फ़े - सियह का लटका

(سرپردہ، یک تالا)

(۱۰) ہم سے کہو، اے دلبر، دل کس سے جاکے اٹکا ؟
دن رات جی کو میرے رہتا ھے ایہی کھٹکا
الفت سے جب کہ ہم نے دامن کو تیرے پکڑا
تونے وہیں چھڑایا، اے شوخ، دیکے جھٹکا
غیروں کے ساتھ کیسی واشد ھے تجھ کو، گلرو !
کانٹا سا، ایک میں ھی نظروں میں تیری کھٹکا
اُس نازنیں دھن سے حرف اس ادا سے نکلا
گویا کہ غنچۂ گل صحنِ چمن میں چٹکا
افسوں نہو مؤثر کوئی، آفتاب، اُس کو
دیکھا ھے جس نے اُس کی زلفِ سیہ کا لٹکا

(९) (सरपर्दा इकताला)

तड़पे है बिन तेरे दिल, बेआब जैसे माही
देता है कुछ तेरा भी, ऐ शोख़, दिल गवाही ?

दुनया में जो कोई है, करता तेरी तरफ़ है
तेरे सितम से, कीजे जा किससे दादख़्वाही !

वे ग़ैर ही मुसाहिब तेरे हैं रात दिन के
भाती नहीं मुलाक़ात अपनी तो गाह-गाही

नहीं शर्म से उठाता टुक भी तू आँख ऊपर
अल्ला ही अल्ला, ऐ बुत, इतनी भी कमनिगाही !

चाहे वह माह हमको टुक मेहरबानगी से
ऐ 'आफ़ताब' हमने अक्सर यह बात चाही

(سر پردہ، یک تالا)

(۹) تڑپے ھے بن ترے دل، بے آب جیسے ماھی
دیتا ھے کچھ ترا بھی، اے شوخ، دل گواھی ؟

دُنیا میں جو کوئی ھے، کرتا تری طرف ھے
تیرے ستم سے، کیجے جا کس سے داد خواھی !

وے غیر ھی مُصاحب تیرے ھیں رات دن کے
بھاتی نہیں ملاقات اپنی تو گاہ گاھی

نہیں شرم سے اُٹھاتا ٹک بھی تو آنکھ اوپر
اللہ ھی اللہ، اے بت، اتنی بھی کم نگاھی !

چاھے وہ ماہ ہم کو ٹک مہربانگی سے
اے آفتاب، ہم نے اکثر یہ بات چاھی

(८) (अलया 'इकताला')

जों माहे-ईद, उस पर हैगी नजर जहाँ की
तारीफ़ होसके नहीं, कुछ तेरे अबरुवाँ की

करते हैं बेवफ़ाई मुझ से यह जैसी हरदम
किससे करूँ मैं जाकर फ़रयाद इन बुताँ की ?

नहीं दोस्ती का मेरी उसके तईं यक़ीं कुछ
क्या कहिये बदगुमानी उस यारे - बदगुमाँ की !

जों शमए - सुबहगाही, कोई दम को मेहमाँ है
प्यारे, ख़बर शिताबी ले अपने नीमजाँ की !

ऐ 'आफ़ताब' उस का चाहूँ जो कुछ लिखूँ वस्फ़
क़ासिर मेरी ज़बाँ है, ताक़त नहीं बयाँ की

(الیا، یک تالا)

(۸) جوں ماہِ عید، اُس پر ہے گی نظر جہاں کی
تعریف ہوسکے نہیں، کچھ تیرے ابرواں کی

کرتے ہیں بیوفائی مجھ سے یہ جیسی ہردم
کس سے کروں میں جاکر فریاد ان بتاں کی؟

نہیں دوستی کا میری اُس کے تئیں یقیں کچھ
کیا کہیے بدگمانی اُس یارِ بدگماں کی!

جوں شمعِ صُبحگاہی، کوئی دم کو میہماں ہے
پیارے، خبر شتابی لے اپنے نیمجاں کی !

اے آفتاب، اُس کا چاہوں جو کچھ لکھوں وصف
قاصر مری زباں ہے، طاقت نہیں بیاں کی

( )

(७) बिन देखे तेरे, दिलबर, दिलको न चैन आवे !
दूरी में तेरी, दिलबर, टुक ख्वाबो-ख़ुर न भावे !
दिन ही न दर्दो-ग़म में कटता है, यार, तुझ बिन
रोते ही रोते मुझ को सारी यह रात जावे !
सुनता नहीं है अस्ला तू दर्दे-दिल किसी का
तुझ हर्फ़-नाशनो को कोई हाल क्या सुनावे !
निकले हैं साँस ठण्डे बे-इख़्तियार दिल से
ता चन्द सर्द-मेहरी तेरी कोई छिपावे !
ऐ 'आफ़ताब' दिल को ज़र्रा न चैन तुझ (?) बिन
उस रश्के-मह को जल्दी मुझ से कोई मिलावे !

( )

(۷) بن دیکھے تیرے، دلبر، دل کو نہ چین آوے!
دوری میں تیری، دلبر، ٹک خواب و خور نہ بھاوے!
دن ھی نہ درد و غم میں کٹتا ھے، یار، تجھہ بن
روتے ھی روتے مجھہ کو ساری یہ رات جاوے!
سنتا نہیں ھے اصلا تو دردِ دل کسی کا
تجھہ حرف ناشنو کو، کوئی حال کیا سناوے!
نکلے ھیں سانس ٹھنڈے بے اختیار دل سے
تا چند سرد مہری تیری کوئی چھپاوے!
اے آفتاب، دل کو ذرّا نہ چین تجھہ (؟) بن
اُس رشکِ مہ کو جلدی مجھہ سے کوئی ملاوے!

( )

(६) चीं - बर - जबीं ही मुझ से रहा गुलऽज़ार, हैफ़ !
दिलबर ने मेरा हाल न पूछा, हज़ार हैफ़ !
मैं तो इसी उमेद में रहता हूँ रात दिन
आया न मेरे पास कभू, ऐ निगार, हैफ़ !
ऐ रश्के - आइना, मेरा दिल तुझ से साफ़ है
मेरी तरफ़ से दिल में तेरे है गुबार, हैफ़ !
कहते थे— "बेवफ़ाई करूँगा न तुझ से मैं"
है क्या सबब, जो भूले वह क़ौलो - क़रार, हैफ़ !
वह रश्के - मह कभू न हुआ मुझ पे मेहरबाँ
करता हूँ, 'आफ़ताब' यही बार बार हैफ़

( )

(۶) چیں بر جبیں ھی مجھ سے رھا گلعذار، حیف !
دلبر نے میرا حال نہ پوچھا، ھزار حیف !
میں تو اسی امید میں رھتا ھوں رات دن
آیا نہ میرے پاس کبھو، اے نگار، حیف !
اے رشک آئنہ، مرا دل تجھ سے صاف ھے
میری طرف سے دل میں ترے ھے غبار، حیف !
کہتے تھے: «بیوفائی کرونگا نہ تجھ سے میں»
ھے کیا سبب، جو بھولے وہ قول و قرار، حیف !
وہ رشک مہ کبھو نہ ھوا مجھ پے مہربان
کرتا ھوں، آفتاب، یہی بار بار حیف

( )

(५) मुझ से सुलूक आँखों ने क्या कुछ किया है, हाय !
दिल मेरा दामे-इश्क़ में फँसवादिया है, हाय !
जों गुल, किसू तरह नहीं पाता है इलतियाम
इस चाके-दिल को जितना कि मैंने सिया है, हाय !
बेहूद - गोई से जो उठाता नहीं है हाथ
नासिह का, कोई पूछे कि, मैं क्या लिया है, हाय !
मानन्दे - लाला, गुलशने - दौराँ में आके. आह !
ख़ूने-दिल अपने साग़रे-दिल में पिया है, हाय !
ऐ 'आफ़ताब' कल शबे - हिज्राँ में दिल मेरा
बेताबियों से, आह ! मुवा और जिया है, हाय !

( )

(٥) مجھ سے سلوک آنکھوں نے کیا کچھ کیا ہے، ہائے !
دل میرا دامِ عشق میں پھنسوا دیا ہے، ہائے !
جوں گل، کسو طرح نہیں پاتا ہے التیام
اس چاکِ دل کو جتنا کہ میں نے سیا ہے، ہائے !
بیہودہ گوئی سے جو اُٹھاتا نہیں ہے ہاتھ
ناصح کا، کوئی پوچھے کہ، میں کیا لیا ہے، ہائے !
مانندِ لالہ، گلشنِ دوراں میں آکے، آہ !
خونِ دل اپنے ساغرِ دل میں پیا ہے، ہائے !
اے آفتاب، کل شبِ ہجراں میں دل مرا
بیتابیوں سے، آہ ! مُوا اور جیا ہے، ہائے !

( )

(४) लाचार हूँ मैं अपनी आँखों के हात, यारो !
करती हैं दुश्मनी नित यह मेरे सात, यारो !
क्या क्या ख़याल जी में रहते हैं; लेक जब वह
आता है, मुझ को तब कुछ नहीं आती बात, यारो !
इक इक घड़ी बराबर रोज़े-शुमार के है
किन किन ख़राबियों से कटती है रात, यारो !
आईन उसके आगे पत्थर से सख़्त तर है
देखी है जिस ने नाज़ुक उस गुल की गात, यारो !
नूर 'आफ़ताब' के से हर ज़र्रे की चमक है
इस बात को है जाने सब काइनात, यारो !

( )

(۴) لاچار هوں میں اپنی آنکھوں کے هات، یارو !
کرتی هیں دشمنی نت یه میرے سات، یارو !
کیا کیا خیال جی میں رهتے هیں؛ لیك جب وه
آتا هے، مجهه کو تب کچهه نهیں آتی بات، یارو !
اك اك گهڑی برابر روزِ شُمار کے هے
کن کن خرابیوں سے کٹتی هے رات، یارو !
آئینه اُس کے آگے پتھر سے سخت تر هے
دیکهی هے جس نے نازك اُس گل کی گات، یارو !
نور آفتاب کے سے هر ذرّے کی چمك هے
اس بات کو هے جانے سب کائنات، یارو !

( )

(३) गो सुध नहीं उस शोख़ सितमगर ने सँभाली
तिस पर भी कोई बात अदा से नहीं ख़ाली

कुछ होश नहीं मुझ में रहा जब से पिलाई
उस नर्गिसे-मख़मूर की, साक़ी ने पियाली

शबनम के अर्क़ में हुआ ख़जलत सेती गुल तर
देखी जो लबे-लाल की उस शोख़ के लाली

वे ग़ैर ही हैं, जिन की हर इक बात हो सुनते
हमने तो जो कुछ अर्ज़ की, सो सुनते ही टाली

तौसीफ़ कोई करसके क्या! ऐ 'शहे-आलम'
रुतबा है तेरे शेऽर का गुफ़्तार से आली

( )

(۴) گو سُدھ نہیں اُس شوخ ستمگر نے سنبھالی
تِس پر بھی کوئی بات ادا سے نہیں خالی

کچھ ھوش نہیں مجھ میں رھا، جب سے پلائی
اُس نرگسِ مخمور کی، ساقی نے، پیالی

شبنم کے عرق میں ھوا خجلت سیتی گُل تر
دیکھی جو لبِ لعل کی، اُس شوخ کے، لالی

وے غیر ھی ھیں، جن کی ھر اک بات ھو سنتے
ھم نے تو جو کچھ عرض کی، سو سُنتے ھی ٹالی

توصیف کوئی کرسکے کیا! اے شہِ عالم
رُتبہ ھے ترے شعر کا گُفتار سے عالی

( )

क्या हो, अगर जो प्यारा आ मुझ से बात करले !
आकर, गले में मेरे उल्फ़त से हात करले !
फिर वह ही गर्मजोशी, अल्ताफ़ो - मेहरबानी
करता था आगे जितनी, अब मेरे सात करले !
रम - करद - दिल हमारे वहशी के सैद खातिर
आँखों को कर क़रावल, कई दाव घात करले !
मुझ दिल की सबरो-ताक़त, होशो-खिरद की बाजी
इक किश्त से निगह की फ़िल्फ़ौर मात करले !
मग़रिब में ज़ुल्फ़ के फिर दिल 'आफ़ताब' का ले
फ़ुर्क़त के दिन को, ऐ मह, वस्लत की रात करले !

( )

(۲) کیا ہو، اگر جو پیارا آ مجھ سے بات کرلے !
آکر، گلے میں میرے الفت سے ہات کرلے !
پھر وہ ہی گرمجوشی، الطاف و مہربانی
کرتا تھا آگے جتنی، اب میرے سات کرلے !
رم کردہ دل ہمارے وحشی کے صید خاطر
آنکھوں کو کر قراول، کئی داو گھات کرلے !
مجھ دل کی صبر و طاقت، ہوش و خرد کی باری
اک کشت سے نگہ کی فی‌الفور مات کرلے !
مغرب میں زلف کے پھر، دل آفتاب کا، لے
فرقت کے دن کو، اے مہ، وصلت کی رات کرلے !

( )

(१) पाता नहीं हूं और किसी काम से लज्ज़त
जो कुछ कि मैं पाता हूँ तेरे नाम से लज्ज़त
कैफ़ीयतें उस दीदए-मैगूं से जो पाईं
पाई न कभी बादे से और जाम से लज्ज़त
ज़ाहिर है तेरी नर्गिसे-मख़मूर से मस्ती
टपके है तेरे लाऽले-मै-आशाम से लज्ज़त
पाता हूं मजा बेकली और दर्द का ऐसा
पावे है कोई जैसे कि आराम से लज्ज़त
रखता है हवस बोसे की तेरे 'शाहे आलम'
पावेगा बहुत तेरे इस इनआम से लज्ज़त.

( )

(۱) پاتا نہیں ہوں اور کسی کام سے لذت
جو کچھ کہ میں پاتا ہوں ترے نام سے لذت
کیفیتیں اُس دیدۂ میگوں سے جو پائیں
پائی نہ کبھی بادے سے اور جام سے لذت
ظاہر ہے تری نرگس مخمور سے مستی
ٹپکے ہے ترے لعلِ می آشام سے لذت
پاتا ہوں مزا بیکلی اور درد کا ایسا
پاوے ہے کوئی جیسے کہ آرام سے لذت
رکھتا ہے ہوس بوسے کی تیرے شہ عالم
پاویگا بہت تیرے اس انعام سے لذت

ग़ज़ले रेख़्ता

४७ ग़ज़ल

غزلِ ریختہ

۴۷ غزل

नादिराति शाही

نادراتِ شاہی

معذرت

دیباچہ ختم کرنے سے پہلے یہ ظاہر کر دینا ضروری ھے کہ ھندی کے جن لفظوں کے آخر میں یای مجہول آتی ھے، جیسے سبے، تمھے وغیرہ، اصل قلمی کتاب کے لکھنے والے نے اس قسم کے سب لفظوں کو یای مجہول سے پہلے زبر کے ساتھ सबै, तुम्है لکھا تھا۔ مگر میری بے توجہی سے یہ لفظ زیادہ تر یای مجہول سے پہلے زیر کے ساتھ सबे, तुम्हे چھپ گئے ھیں۔

اصل قلمی نسخے میں کچھ لفظ ایسے بھی ھیں جو میری سمجھ میں نہیں آئے۔ اُنھیں میں نے جوں کا توں نقل کردیا ھے۔ اگر ھندی ادیبوں نے اُن کی صحت کی طرف توجہ دلائی، تو آیندہ چھاپے میں درست لکھ دیے جائیں گے۔

شکریہ

مطبع کے کارکنوں کا شکریہ ادا کر کے، جنھوں نے آج کل کے برے حالات میں پوری کوشش اور توجہ سے میرا ساتھ دیا، دیباچہ ختم کرتا ھوں۔ اور دعا کرتا ھوں کہ یہ ناچیز کوشش بھی بندگانِ اعلی حضرت فرمانروای رامپور، دام اقبالہم وملکہم، کے حضور میں شرفِ قبول حاصل کرے۔ آمین!

کتابخانۂ عالیۂ ریاست رامپور
یکم اکتوبر ۱۹۴۴ع

حقیر
امتیاز علی خاں عرشی
ناظم کتابخانہ

چند ضروری باتیں

(۱) شاہ عالم نے کئی دوہوں میں رمضان کے روزے رکھنے کا ذکر کیا ہے۔ شاہ عالم نامہ (ص ۱۵۰) سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بحالت بادشاہی سنہ ۱۱۷۳ھ کے رمضان کے پورے روزے رکھے، اور برابر تراویح کی نماز ادا کی۔

(۲) اسی طرح بکرید کی نماز اور قربانی کا بھی کئی جگہ مذکور ہے۔ اسی کتاب (ص ۱۶۹) سے پتا چلتا ہے کہ اس سال بکرید کی نماز بادشاہ نے عیدگاہ جا کر پڑھی، اور نماز کے بعد خطیب کو خلعت اور غربا کو خیرات دی، اور قربانی کی رسم ادا کی۔

(۳) آخری چارشنبے کے سلسلے میں چھلے بانٹنے کا حوالہ بھی کئی دوہوں میں نظر آتا ہے۔ وقائع عالمشاہی (ص ۵۶ ب) میں ۲۹ صفر سنہ ۱۱۹۹ھ کے واقعات میں لکھا ہے کہ "محمد یعقوب خاں عرف کلو خواص نے حسب الحکم ۵۰۰ روپے کے گنگا جمنی چھلے تیار کرا کے پیش کیے۔ حکم ہوا کہ ۱۰۰ چھلے پٹیل کو اور ۵۰ فی کس رانی خان بھائی، دیس مکھ پٹیل کے داماد اور میرزا رحیم بیگ کو پہنچا کر باقی امیروں، بیگموں اور مرشد زادوں کو پہننے کے لیے دیدیے جائیں"۔

(۴) شاہ عالم نے غوث الاعظم کی مہندی پر بہت سی نظمیں لکھی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات بڑی دلچسپی سے سنی جائے گی کہ یہ مہندی ہر سال ۱۱ ربیع الاول کو مرزا راجہ رام ناتھ ذرہ تخلص پیشکار نظامت کے یہاں سے بڑی دھوم اور عقیدت کے ساتھ قلعے میں آتی تھی(۱)۔

(۱) مجموعۂ نغز : ۲۵۹/۱ -

(۸) ملکہ زمانی بیگم ، یہ فرخ سیر بادشاہ کی بیٹی اور محمد شاہ بادشاہ کی بڑی بیوی تھیں (۱) ۔ بیوہ ہو کر قلعۂ معلی کے باہر موری دروازے کے پاس جا رہی تھیں ۔ غلام قادر خاں کی لوٹ کھسوٹ کے وقت اُس کے حکم سے نواب تاج محل ، نواب شاہ آبادی ، مبارک محل اور رانی جیو کا سامان محل میں جا کر انہیں نے قرق کیا تھا ۔ اسی سال ان کا انتقال بھی ہوا ہے (۲) ۔

(۹) صاحب محل ، یہ محمد شاہ بادشاہ کی دوسری بیوی اور ملکہ زمانی بیگم کی خالہ زاد بہن تھیں ۔ احمد شاہ ابدالی نے ان کی بیٹی حضرت بیگم سے اپنا عقد کیا تھا ۔ کہتے ہیں کہ بادشاہ دھلی نے جہیز میں جو سامان دیا تھا ، چشمِ فلک نے اُس جیسا نہ دیکھا ہوگا ۔

صاحب محل اپنی بیٹی کے ساتھ افغانستان چلی گئی تھیں ۔ ۱۸ برس وہاں مقیم رہیں ۔ تقریباً سنہ ۱۱۸۷ھ (۱۷۷۳ع) میں حضرت بیگم کا انتقال ہوا ، تو اُن کا تابوت لے کر دلی آئیں ، اور محمد شاہ کے برابر دفن کیا ۔

یہ بھی موری دروازے ملکہ زمانی بیگم کے ساتھ رہا کرتی تھیں ۔ غلام قادر خاں نے ان کے مکانات بھی لوٹ لیے تھے ۔ ملکہ زمانی بیگم تو اس فتنے کے فوراً بعد مر گئیں ، مگر یہ بیٹی کے بعد ۳۰ برس زندہ رہ کر تقریباً سنہ ۱۲۱۷ھ (۱۸۰۲ع) میں فوت ہوئیں (۳) ۔

(۱) ملخص التواریخ : ۱۹۰ب ، فرینکلن : ۱۷۷ ، واقعات اظفری : ۸۳ب ۔

(۲) تاریخ تیموری : ۱۲۰ب ، واقعات اظفری : ۸۵ الف ۔

(۳) ملخص التواریخ : ۱۹۰ الف ، فرینکلن : ۱۷۷ ، واقعات اظفری : ۸۴ الف ــ ۸۵ الف ، مفتاح التواریخ : ۳۴۱ ۔

مرزا محمد اکرام الدین عرف مرزا مغل ، مرزا عبدالمقتدر عرف مرزا طغل ، فقیرہ بیگم اور جینا بیگم یہ چاروں بچے انہیں کے پیٹ سے تھے۔

شاہ عالم کے ابتدائی عہد میں مرزا جواں بخت ، شاہ ابدالی کی طرف سے دلی کے حاکم تھے ، تو یہ شاهزادے کی نیابت کا کام انجام دیتے تھے۔ بد خواہوں نے ہر چند بہکایا کہ ولی عہد بچہ ہے اور بادشاہ یہاں موجود نہیں۔ آپ بھی اسی خاندان کے فرد ہیں۔ حکومت پر قبضہ کیوں نہیں کر لیتے۔ انھوں نے ایک بھی نہ سنی ، اور شاہ عالم کی واپسی تک وفاداری کے ساتھ جواں بخت کی اعانت کرتے رہے۔

ان کی بیٹی جینا بیگم کی شادی ولی عہد سے ہوئی تھی ، بیٹوں میں سے مرزا مغل بیگم جان سے اور مرزا طغل عزیز النسا بیگم سے بیاہے گئے تھے ، جو شاہ عالم کی بیٹیاں تھیں۔ اس رشتے سے یہ بادشاہ کے دہرے سمدھی ہوئے(۱)۔

(۷) زبدۃ الزمانی بیگم ، غالباً شاہ عالم کی بہن لاڈلی بیگم کا خطاب ہے ، جو مرزا بابا کی زوجہ تھیں۔ اس قیاس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شاہ عالم نے ان کا ذکر ایک سیٹھنے میں سمدھن کے انداز سے کیا ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ شاہ عالم کی دوسری بہن خیرالنسا بیگم کا خطاب عمدۃ الزمانی بیگم تھا ، جو زبدۃ الزمانی بیگم کا ہم قافیہ اور جوڑ معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ خیال درست ہے ، تو زبدۃ الزمانی بیگم شاہ عالم کی بہن اور دہری سمدھن ، یعنی ولی عہد سلطنت مرزا جواں بخت ، بیگم جان اور عزیز النسا بیگم کی پھوپھی اور ساس تھیں۔

(۱) واقعات اظفری ۷ الف و ۱۱ ب و ۱۲ الف و ب و ۴۲ ب و ۵۷ الف ، شاہ عالم نامہ : ۳۰۔

بیگم بیچاری کہنے میں آ گئیں ۔ وہ بد بخت سال بھر تک انہیں بہلاتا رہا ، اور ہزاروں لاکھوں روپے کا آدمی ہو گیا ۔ ایک دن تعویذ بھیجا اور کہا کہ «آج آدھی رات گئے یہ عمل پڑھ کے بالا خانے پر پلنگ بچھا کر اور زیور وغیرہ قیمتی سامان بقدر گنجایش پلنگ پر رکھ کر بیٹھ جائیے ، اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیے کہ کس طرح موکل آپ کو منزل مقصود پر پہنچاتے ہیں» ۔ رات ہوئی ، تو بیگم نے اس مکار کے کہنے پر عمل کیا ۔ خدا جانے ، بیگم کے وہم کا اثر تھا یا کیا ، کہ انہیں گز بھر کے قریب پلنگ اٹھتا معلوم ہوا ، مگر پھر نیچے آ گیا اور دوبارہ نہ ہلا ۔ صبح کو یہ ماجرا فقیر سے کہلوایا ، تو اس نے کہا : « شاید آپ نے ہدایت پر پورا عمل نہیں کیا ۔ خیر ، میں آپ کی خاطر ایک چلہ اور کھینچوں گا ، اور آپ کو لکھنؤ بھیج کر رہوں گا » ۔ اس کے بعد دس دن کی اجازت لے کر دلی سے ایسا غائب ہوا کہ پھر کہیں کھوج نہ ملا (۱) ۔

غلام قادر خاں کے فتنے سے کچھ پہلے جہاندار شاہ انہیں بنارس لے گئے تھے ۔ بیوگی کے بعد بھی انگریزوں کی سرپرستی میں اپنے بیٹے مرزا مظفر بخت کے ساتھ وہیں مقیم رہیں (۲) ۔

(۶) مرزا بابا ، یہ شاہ عالم کے حقیقی چچا زاد بھائی ، بہنوئی اور سمدھی تھے ۔ اصلی نام میرزا محمد علاءالدولہ بہادر ہے ۔ ذاتی لیاقت اور صلاحیت کی بنا پر عالمگیر ثانی اولاد سے زیادہ ان کی عزت و حرمت کرتے تھے ، اور ان کے ساتھ اپنی بیٹی لاڈلی بیگم کی شادی کر دی تھی ۔

---

(۱) واقعات اظفری : ۱۲ ب ۔ (۲) نشتر عشق : ۱۸۲ ب ببعد ۔

سنہ ۱۱۹۳ھ (۱۷۷۹ع) میں ان کا انتقال ہوا ، اور لال بنگلے میں دفن کی گئیں (۱)۔

(۵) جینا بیگم ، یہ مرزا بابا کی بیٹی تھیں۔ سنہ ۱۲ جلوس (۱۱۸۵ھ) میں مرزا جہاندار شاہ کے ساتھ بیاہی گئیں اور نواب قتلق سلطان بیگم خطاب پایا(۲)۔ موزون طبع تھیں ، اور کبھی کبھی شعر بھی کہتی تھیں (۳)۔

مرزا جہاندار شاہ دہلی سے رات کو چھپ کر نکلے ، تو یہ شریک مشورہ تھیں ، مگر اُن کے ساتھ جا نہ سکیں (۴)۔ پھر بادشاہ نے نہ جانے دیا اور ان کو قلعے میں قید کر لیا۔ یہ اپنے شوہر سے بیحد مانوس تھیں۔ کہتی تھیں : «لاکھوں صرف ہو جائیں ، مگر کسی طرح اُن کے پاس چلی جاؤں»۔ عورتیں تعویذ گنڈوں کو زیادہ مانتی ہیں۔ اس زمانے میں ایک مکار فقیر دہلی میں آیا ہوا تھا۔ بیگم نے اُس سے رجوع کیا۔ اُس نے کہا : «آپ گھبرائیں نہیں ، میں آپ کو موکلوں کے ہاتھ لکھنؤ پہنچوا دوں گا»۔

---

(۱) علوی صاحب نے بہادر شاہ ظفر : ۱۶ میں شاہ عالم کی ماں لال کنور کا سال وفات ۱۱۹۳ھ (۱۷۷۹ع) لکھا ہے ، اور یہ بھی لکھا ہے کہ لال بنگلے میں انہیں دفن کرنے کی وجہ بادشاہ کی مفلسی تھی۔ میرے نزدیک علوی صاحب کو مغالطہ ہوا ہے۔ شاہ عالم کی ماں ان کے بچپن ہی میں مر چکی تھیں۔ ماں زینت محل اب تک زندہ تھیں۔ چونکہ عام طور پر یہی بادشاہ کی ماں کہلاتی تھیں ، اس لیے انہیں مورخوں نے والدۂ شاہ کے الفاظ سے ذکر کیا۔ علوی صاحب نے ان لفظوں سے شاہ عالم کی حقیقی ماں مراد لی ، اور اس طرح سوتیلی ماں کا سنۂ وفات حقیقی ماں کا سال انتقال قرار پا گیا۔

(۲) واقعات اظفری : ۱۲ الف و ب و ۵۷ ب۔

(۳) مجموعۂ نغز : ۱۷۸/۱۔ (۴) وقائع عالمشاہی : ۹ الف۔

(۴) زینت محل ، نسب میں سیدانی اور شاہ عالم کی سوتیلی ماں تھیں ۔ ان کے صرف ایک بیٹی عمدۃالزمانی بیگم تھیں ۔ شاہ عالم کی ماں بی نھنی(۱) انھیں بچہ چھوڑ کر مر گئیں ، تو زینت محل ھی نے گود لیے کر پالا تھا (۲) ۔

ماں بیٹوں میں آخر تک حقیقی رشتے کا سا تعلق رھا ۔ جب عمادالملك کے محاصرے سے نکل کر شاہ عالم ھانسی حصار گئے ، تو یہ بیقرار ھو کر اُن سے ملنے سلطان پور پہنچیں ، اور آٹھہ دس روز رہ کر دلی واپس آئیں ۔ شاہ عالم نے سعادت کے خیال سے آٹھہ دس قدم تك ان کو پہنچایا (۳) ۔

قلعۂ معلی میں ان کا اقتدار سب چھوٹوں بڑوں کو تسلیم تھا ۔ بھاؤ نے دلی پر قبضہ کر کے شاہجہان ثانی کو معزول کیا ، اور اُن کی جگہ جہاندار شاہ ولی عہد کو تخت پر بٹھایا ، تو یہی محلاتِ شاھی کی افسر اور نگران بنائی گئی تھیں(۴) ۔

(۱) دیباچے کے صفحہ ۵ پر میں بادشاہ کی حقیقی ماں کا نام لال کنور لکھہ آیا ھوں ۔ لیکن تذکرۂ شعرا مصنفۂ محسن علی محسن (قلمی ۳۹ ب) میں بی نھنی لکھا ھے ۔ مجھے پہلے ھی شبہہ تھا کہ لال کنور ملقب بہ زینت محل شاہ عالم کے دادا جہاندار شاہ کی بیوی کا نام ھے ۔ شاہ عالم کی سوتیلی ماں کا لقب زینت محل دیکھہ کر کسی مورخوں کو دھوکا سا ہوا ، اور انھوں نے لقب کے اشتراک سے بیوی کا نام رکھہ دیا جو نہیں رکھہ دیا جو دراصل ساس کا تھا ۔ چونکہ مورخوں نے زینت محل کے حقیقی ماں ھونے میں دھوکا کھایا ھے ، اس لیے میرے نزدیك لال کنور بھی غلط فہمی پر مبنی ھے ۔ شاہ عالم کی حقیقی ماں کا نام بی نھنی ھی تھا ، جو محسن نے لکھا ھے ۔

(۲) سیرالمتاخرین : ۲ : ۹۰۵ ، واقعات اظفری : ۵ الف و ب ۔

(۳) شاہ عالم نامہ : ۵۱ ۔ (۴) شاہ عالم نامہ : ۱۷۴ ، واقعات اظفری : ۷ الف ۔

یہ ممتاز محل کے بطن سے سنہ ۱۲۰۵ھ (۱۷۹۰ع) میں پیدا ہوئے تھے، اور ماں باپ کے بڑے چہیتے تھے(۱)۔

اکبر شاہ تخت نشین ہو کر انگریزوں کے وظیفہ خوار اور صرف لال قلعے کے حکمراں رہے۔ شعر و شاعری ورثے میں ملی تھی۔ باپ کے تخلص آفتاب کی مناسبت سے شعاع تخلص کرتے تھے۔ مگر کہتے بہت کم تھے(۲)۔ باپ کا اندوختہ صرف کر چکے، تو انگریزوں سے وظیفہ بڑھانے کی درخواست کی۔ مگر انگریز بڑے کفایت شعار ہوتے ہیں۔ ان کے حوصلے کے مطابق کیسے دے سکتے تھے! بہر حال کچھ اضافہ کر کے آنسو پونچھ دیے(۳)۔

اکبر شاہ نے جمعہ ۲۸ جمادی الآخرہ سنہ ۱۲۵۳ھ (۲۸ ستمبر ۱۸۳۷ع) کو لال قلعے میں انتقال کیا۔ مرتے وقت ۸۰ برس کی عمر تھی(۴)۔

(۳) بیگم جان، یہ شاہ عالم کی بیٹی تھیں۔ سنہ ۱۲ جلوس (۱۷۸۵ع) میں بادشاہ نے الہ آباد سے واپس آ کر مرزا بابا کے بیٹے مرزا اکرام الدین عرف مرزا مغل کے ساتھ ان کی شادی کر دی تھی۔ پہلوٹھی کا بیٹا ہونے میں یہ بیمار پڑیں اور مر گئیں۔ چھ مہینے بعد وہ بچہ بھی انتقال کر گیا(۵)۔ شاہ عالم نے اسی کی پیدایش پر ہندی نظمیں لکھی تھیں۔

---

(۱) بہادر شاہ ظفر: ۳۰-۴۰، اوریئنٹل بیاگرفیکل ڈکشنری: ۱۹۱۔ میرا خیال ہے کہ اکبر شاہ کے جس بچے کی پیدایش پر شاہ عالم نے نظمیں لکھی ہیں، وہ یہی مرزا جہانگیر ہیں۔

(۲) خمخانہ: ۵۵۲۰۴۔ (۳) اوریئنٹل بیاگرفیکل ڈکشنری: ۳۶، بہادر شاہ ظفر: ۴۰-۴۳۔

(۴) مفتاح التواریخ: ۳۹۴، خمخانہ: ۵۵۲۱۴۔ (۵) واقعات اظفری: ۵۷ب۔

انگریزوں نے از راہِ مصلحت اُنھیں نہ آنے دیا۔ اس ضد میں مرہٹوں نے اکبر شاہ کو ولی عہد مقرر کر دیا(۱)۔ جب غلام قادر خاں دلی سے میرٹھ بھاگا، تو بندیوں میں انھیں بھی ساتھ لیتا گیا اور بیدار بخت کی جگہ بادشاہ بنا دیا۔ یہ خبر دلی پہنچی، تو خاندانِ شاہی کے افراد خوش ہوئے کہ شاہ عالم کو سزا ملی، ان کے بیٹے ہی کو حق پہنچ گیا۔ مگر ابھی تیرہ دن گزرے تھے کہ مرہٹوں نے غلام قادر خاں کو قتل کر کے پھر نابینا بادشاہ کو بحال کر دیا(۲)۔ بڑے بھائی کے انتقال پر بلا اختلاف یہی ولی عہد قرار پائے، اور ۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ (۱۹ نومبر ۱۸۰۶ع) کو شاہ عالم کے انتقال پر تخت نشین ہوئے(۳)۔

سنہ ۱۱۹۵ھ (آخر ۱۷۸۱ع) میں شاہ عالم نے ان کی بڑی دھوم سے شادی کی۔ مرزا نجف خاں وزیر نے دولھا دلھن کو تحفے میں لاکھوں روپے کا سامان پیش کیا(۴)۔ ان کی اولاد میں بڑے بہادر شاہ ظفر تھے، جو ایک ہندو عورت کے پیٹ سے منگل کے دن ۲۸ شعبان سنہ ۱۱۸۹ھ (۲۴ اکتوبر ۱۷۷۵ع) کو پیدا ہوئے تھے(۵)۔ دوسرے مرزا جہانگیر تھے۔

---

(۱) بہادر شاہ ظفر: ۲۰

(۲) واقعات اظفری: ۱۹ [illegible] سکے کے [illegible] یہ بیت کہی تھی:

بزد [illegible] سکہ [illegible] شاہ جہانگیر اکبر ثانی

(۳) مفتاح التواریخ: [illegible]

(۴) فرہنگن: ۹۶ - [illegible] اسی شادی کے سلسلے میں شاہ عالم نے درجے وغیرہ لکھے ہیں

(۵) بہادر شاہ ظفر: ۸

(۲) اکبر شاہ ، یہ شاہ عالم کے منجھلے بیٹے تھے ۔ بدھ کے دن ۷ رمضان سنہ ۱۱۷۳ھ (۲۳ اپریل ۱۷۶۰ع) کو مکن پور دیوان میں مبارک محل کے بطن سے پیدا ہوئے(۱) ۔

شاہ عالم ان سے بہت محبت کرتے تھے ، اور اپنے خاص کمرے میں سلاتے تھے(۲) ۔ جہاندار شاہ باپ کی بے اطلاع لکھنؤ چلے گئے تھے ۔ مرہٹوں نے سلطنت پر قبضہ کیا ، تو انہیں دلی واپس بلایا ۔ نواب اودھ اور

(بقیہ) غلام قادر خاں کی گستاخی کا تذکرہ کر کے لکھا ہے کہ ہم لشکر لے کر دلی جا رہے ہیں ۔ تم دولت تیموریہ کے پرانے بہی خواہ ہو ۔ اس شقے کے دیکھتے ہی ۱۰ ہزار چیدہ سوار اور ۵ ہزار پیادے ساتھ لے کر فرخ آباد میں ہم سے آملو ۔ ۴ لاکھ روپے مصارف کے لیے خزانے سے بھیجے جا رہے ہیں ۔ یہاں تمہارے پہنچنے پر داروغگی توپخانہ کا عہدہ عطا ہوگا ۔

شاہ عالم ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۰۲ھ کو نابینا کیے گئے تھے ۔ غلام قادر خاں ۱۲ ذیحجہ سنۂ مذکور کو دہلی سے نکل کر ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ھ (دسمبر ۱۷۸۸ع) میں گرفتار ہوا ہے ۔ ظاہر ہے کہ مذکورہ بالا شقہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۰۲ھ اور ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ھ کے درمیان لکھا گیا ہوگا ۔ اس صورت میں جہاندار شاہ کا انتقال شعبان سنہ ۱۲۰۲ھ میں کس طرح ہو سکتا ہے ؟

(۱) مفتاح التواریخ : ۳۷۵ ۔ شاہ عالم نامہ : ۶۳ میں لکھا ہے کہ مبارک محل قوم کی میدانی تھیں ۔ ذیحجہ سنہ ۵ جلوس عالمگیر مطابق آغاز سنہ ۱۱۷۱ھ (ستمبر ۱۷۵۷ع) میں نجیب الدولہ کے پاس قیام کے زمانے میں شاہ عالم نے ان سے عقد کیا تھا ۔ وقائع عالمشاہی : ۲۵ الف سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بادشاہ کے آگرے کے سفر میں ساتھ تھیں ۔ محرم سنہ ۱۱۹۹ھ میں ان کی طبیعت راہ میں خراب ہو گئی تو بادشاہ نے حکیم اسامی کے ساتھ متھرا بھیج دیا ، اور یہ حکم دیا کہ وہاں بھی مزاج درست نہو ، تو دہلی چلی جائیں ۔

(۲) شاہ عالم نامہ : ۱۴۹ ۔

کی حیثیت سے زندگی گزارنے لگے۔ تھے صاحب حوصلہ، مغلوں اور مرہٹوں کے پنجے سے باپ کو چھڑانے کی تدبیریں سوچتے رہتے تھے۔ مگر قسمت نے کامیاب نہ ہونے دیا، اور آخر کار افراسیاب خاں امیرالامرا کے ڈر سے ۲۳ جمادی الاولی سنہ ۱۱۹۸ھ (۱۴ اپریل ۱۷۸۴ع) کو رات کے وقت محل سے نکل کر رامپور ہوتے ہوئے لکھنؤ چلے گئے۔ آصف الدولہ نے آداب اور خدمتگزاری میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ بدقسمتی سے آخر میں، دلوں کے اندر کدورت پیدا ہو گئی، اور جہاندار شاہ کو بنارس چلا جانا پڑا۔ وارن ہسٹنگز نے آصف الدولہ سے ۲۵ ہزار روپے ماہوار بطور نذرانہ مقرر کرا دیا تھا۔ اسی میں گزر بسر کرتے تھے (۱)۔

شاہ عالم نے الہ آباد سے واپس آ کر ان کی شادی مرزا بابا کی صاحبزادی جینا بیگم سے کردی تھی۔ جہاندار شاہ لکھنؤ جاتے وقت انہیں دلی چھوڑ گئے تھے۔ بعد میں آ کر ساتھ لے گئے اور بنارس میں اپنے پاس رکھا (۲)۔

لالہ سری رام اور محمد احمد علوی صاحب نے سنہ ۱۲۰۱ھ میں جہاندار شاہ کا انتقال لکھا ہے (۳)، مگر بیل کہتا ہے کہ ۲۵ شعبان سنہ ۱۲۰۲ھ (۳۱ مئی ۱۷۸۸ع) کو فوت ہوئے (۴)۔

---

(۱) واقعات اظفری [illegible] ۳۶؛ خمخانہ: ۲۲۱۰۲۔ مگر مفتاح میں رقم کی مقدار [illegible]

(۲) واقعات اظفری: [illegible]

(۳) خمخانہ: ۲۲۲۰۲ [illegible] ۲۱

(۴) مجھے اس [illegible] دبیر (ورق ۸۲ ب) میں ان کا ایک نقشہ [illegible] اس میں شاہزادے نے (باقی)

شعر و شاعری کا بہت شوق تھا ، اور اردو فارسی دونوں زبانوں میں شعر کہتے اور جہاندار تخلص کرتے تھے۔ انڈیا آفس میں ان کے دیوان کا وہ نسخہ موجود ہے ، جو خود انھوں نے وارن ہسٹنگز کو تحفے میں دیا تھا (۱)۔

جہاندار شاہ بڑے سخی ، خلیق ، با مروت ، شوخ طبع اور رنگین مزاج تھے۔ جرأت اور ہمت کا یہ عالم تھا کہ ایک دن شکار گاہ میں ہاتھی بگڑ گیا۔ چاہا کہ سونڈ سے پکڑ کر وار کرے۔ انھوں نے اتنی مہلت نہ دی اور تلوار کے ایک ہی وار میں کام تمام کر دیا (۲)۔

سنہ ۱۱۷۴ھ (۱۷۶۱ع) میں احمد شاہ ابدالی نے شاہ عالم کے پیچھے انھیں نائب سلطنت بنا کر نجیب الدولہ کی سرپرستی میں دے دیا تھا۔ دس بارہ برس تک نہایت حسن و خوبی سے کار و بار سلطنت انجام دیتے رہے۔ سنہ ۱۱۸۵ھ (۱۷۷۲ع) میں شاہ عالم دلی واپس آئے ، تو یہ ولیعہد سلطنت

(بقیہ) کبھی اپنے لیے اسے پسند نہ کیا۔ شاہزادہ نے دہلی واپس آکر انھیں پلول کا حاکم بنا دیا تھا۔ مگر اس کے واپس چلے جانے کے بعد مرزا اسمعیل خاں نے پلول کا محاصرہ کر کے انھیں بیدخل کر دیا ۔ یہ دلی واپس آ گئے ، اور پھر شاہزادے کے انتقال کے بعد بنارس جا کر قتلق سلطان بیگم کی سرکار میں نوکر ہو گئے ۔ پندرہ برس کے بعد ان کے کارندوں سے تنگ آ کر شاہزادے کی دوسری بیوی جہان آبادی بیگم کے پاس منتقل ہو گئے ، اور وہیں ٦ جمادی الاولی سنہ ۱۲۳۲ھ (۲۴ مارچ ۱۸۱۷ع) کو انتقال کیا ۔

(۱) اورینٹل بیاگرفیکل ڈکشنری : ۱۹۱ ۔ مجموعۂ نغز : ۱۷۵؍۱ اور خمخانہ : ۳۲۲؍۲ پر ان کے شعر نقل کیے گئے ہیں ۔

(۲) خمخانہ : ۳۲۱؍۲ ۔

رشتے داروں کا ذکر

تیسری یہ کہ مختلف رسموں کے بیان میں شاہ عالم نے اپنے بعض رشتے داروں کا بھی ذکر کیا ہے، جس سے خود بادشاہ کی زبانی اُن کے رشتے کی نوعیت اور نظموں کی تاریخِ تصنیف پر روشنی پڑتی ہے۔ آیندہ سطروں میں ایک ایک کر کے اُن سب رشتہ داروں کا تذکرہ کیا جاتا ہے، تاکہ پڑھنے والوں کو مطالعہ کرتے وقت کسی طرح کی دشواری محسوس نہ ہو۔

(۱) جہاندار شاہ، یہ بادشاہ کے بڑے بیٹے تھے۔ اصلی نام میرزا جواں بخت ہے۔ تقریباً سنہ ۱۱۶۲ھ (۱۷۴۹ع) میں(۱) نواب تاج محل کے پیٹ سے پیدا ہوئے، جو مکرم الدولہ سید علی اکبر خاں بہادر مستقیم جنگ کی حقیقی بہن تھیں(۲)۔ مولوی نظام الدین دہلوی سے تعلیم حاصل کی تھی(۳)۔

---

(۱) اوریئنٹل بیاگرفیکل ڈکشنری: ۱۹۰۔ واقعات اظفری: ۵۷ الف میں لکھا ہے کہ احمد شاہ نے انھیں دلی کے تخت پر نائب شاہ کی حیثیت سے بٹھایا، تو اس وقت ان کی عمر ۷ یا ۸ برس کی تھی۔ یہ واقعہ سنہ ۱۱۷۴ھ (۱۷۶۱ع) کا ہے۔ اس حساب سے ان کا سال پیدایش ۱۱۶۶ھ (۱۷۵۳ع) قرار پاتا ہے۔

(۲) وقائع عالمشاہی: ۰ الف، حمخانہ: ۱۷۵۰۱۳ و ۳۲۱۶۲۔

(۳) نشتر عشق: ۱۸۲ ب بعد سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی نظام الدین، شاہ عبدالحق محدث دہلوی کے پوتوں میں تھے۔ یہ پہلے جہاندار شاہ کے اتالیق اور استاد مقرر ہوئے، پھر ان کے کارخانوں کے مدار المہام اور آخر میں ندیم، مصاحب اور مشیر بن گئے تھے۔ شاہزادہ لکھنؤ اور وہاں سے بنارس گیا، تو یہ ساتھ تھے۔ وہاں میر منشی کی خدمت اور مستعد خاں کا خطاب عطا ہوا، مگر انھوں نے (باقی)

نام اور تاریخ تصنیف

کتاب کے آخر میں ایک ھندی دوھا ھے ، جس سے معلوم ھوتا ھے کہ اس کتاب کا نام «نادراتِ شاھی» رکھا گیا تھا ۔ اس کے بعد ایک فارسی رباعی لکھی ھے ۔ اُس سے مذکورہ نام کے علاوہ یہ بھی ظاھر ھوتا ھے کہ سنہ ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں یہ کتاب خود شاہ عالمؔ کے حکم سے لکھی گئی تھی اور اُنھیں نے اس کا نام «نادراتِ شاھی» رکھا تھا ۔

خصوصیات : راگ اور تال

«نادرات شاھی» میں کئی خاص باتیں پائی جاتی ھیں ۔ پہلی یہ کہ بادشاہ نے اکثر نظموں کو راگ اور تال میں باندھ کر شروع میں اُس راگ اور تال کا نام لکھ دیا ھے ۔ اس صفت کے سبب سے کتاب موسیقی دانوں کے لیے بیحد دلچسپ ھو گئی ھے ۔

رسموں کا تذکرہ

دوسری یہ کہ اس کی ھندی نظمیں کسی نہ کسی تقریب پر لکھی گئی ھیں ، اس لیے اُن کے مطالعے سے پتا چل سکتا ھے کہ شاہ عالم کے زمانے میں لال قلعے کے اندر ھندوؤں اور مسلمانوں کی کون کون سی مذھبی اور معاشرتی رسمیں جاری تھیں ۔ مسلمانوں کی رسموں میں سے عید ، بکرید ، شب برات ، آخری چار شنبہ ، چھٹی ، بسم اللہ ، ھدیہ (ختمِ قرآن کی خوشی) ، منگنی ، مہدی ، شادی ، اور ھندوانی رسموں میں سے ھولی ، دوالی ، بسنت وغیرہ کا ذکر اس طرح کیا ھے جس سے یہ یقین ھوتا ھے کہ بادشاہ ان سب کو برتتے تھے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ دیوناگری اور نستعلیق خطوں کے لکھنے والے دو جدا کاتب تھے، اور دیوناگری میں پہلے اور نستعلیق میں بعد کو لکھائی ہوئی ہے۔ اس لیے کہ ورق ۱۰۰ الف، ۱۱۲ب اور ۱۷۹ب پر دیوناگری میں یہ شعر مندرج ہیں:

یک ذرہ تسلی نہو خورشید جہاں کو
اک بوسہ بھی جب تک اسے انعام نہو گا

لاڈ لڑا بنرا بیاہ کر بنری اپنی گھر میں لایا
بھیو، پھوپی سب کے من کو آوت دولھا بھایا

کیوں ہم کو بھکاوت بال؟ لال کی مال تو تیرے گرے ہے
پہلے بات بنا کے اپنی، تیا، اب کاھے کو مورے پاچھے پڑے ہے؟

ستعلیق خط میں یہ شعر چھوٹ گئے ہیں۔ اسی طرح ایک ایک دو دو لفظ بھی ایسے ہیں، جو دیوناگری میں موجود اور نستعلیق میں غائب ہیں۔ ان دونوں تحریروں میں آپس میں کہیں کہیں لفظوں کا فرق بھی پایا جاتا ہے۔ یہ اس کا ثبوت ہے کہ لکھنے کے بعد دونوں کا مقابلہ اور تصحیح نہیں ہو سکی۔ ایک بات اور ظاہر کرنے کی ہے۔ نستعلیق خط میں ہندی کے اور دیوناگری میں اردو اور فارسی کے شعر صحت کے ساتھ نہیں لکھے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نستعلیق والا ہندی سے اور دیوناگری والا فارسی سے واقف نہ تھا۔

تذکرہ تو کیا جاتا ہے ، لیکن کسی جگہ اس کتاب کا نام نظر سے نہیں گزرا۔ خوش قسمتی سے نوابؔ خلد آشیاں کے عہد میں نواب مرزا خاں داغ دہلوی کی معرفت ایک نسخہ کتابخانے کے لیے خرید لیا گیا تھا۔ اُسی کی رو سے زیرِ نظر نسخہ چھاپ کر شائع کیا جا رہا ہے۔

نسخے کی کیفیت

اصل قلمی نسخہ گہرے بادامی رنگ کے کشمیری کاغذ پر دیوناگری اور نستعلیق دونوں خطوں میں لکھا ہوا ہے۔ چونکہ دیوناگری اوپر اور نستعلیق نیچے ہے ، اس لیے کتاب الٹے ہاتھ سے شروع کی گئی ہے۔ نظموں کو زبان اور مضمون کے لحاظ سے کئی حصوں میں بانٹ دیا ہے ، اور ہر حصے کے ورقوں پر نئے سرے سے ہندسے ڈالے ہیں اور ہر ایک کے شروع صفحے پر شنگرفی روشنائی سے صرف نستعلیق خط میں عنوان لکھ دیا ہے۔ اصل شعر کالی روشنائی سے ، اور اُن کے عنوانات شنگرفی سے تحریر کیے گئے ہیں۔ شاید کاغذ اچھی بناوٹ کا نہ تھا ، ورنہ سو ڈیڑھ سو برس میں اتنا بوسیدہ نہ ہوتا کہ مڑتے ہی ٹوٹ کر الگ ہو جاتا ہے۔

کتاب کے صفحے کا ناپ ۱۱½ × ۷¾ اور لکھائی کا ۷¼ × ۵¼ انچ ہے۔ ورقوں کی تعداد ۱۸۸ اور ہر صفحے کی سطروں کی عام طور پر ۱۲ ہے۔ ہر حصۂ نظم کے بعد دو یا تین ورق سادہ لگائے گئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ وہی پہلا نسخہ ہے ، جو بادشاہ کے لیے تیار کیا گیا تھا۔

۴۔ قصۂ شاہ شجاع الشمس

قاسم نے لکھا ہے کہ یہ نثر ریختہ میں تھا (۱)۔ آزاد دہلوی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے، مگر انھوں نے شاید خود نہیں دیکھا تھا (۲)۔ ذکاءاللہ صاحب کی اس رائے سے کہ اس کی عبارت «چار درویش» سے کم نہیں ہے (۳)، یہ خیال ہوتا ہے کہ شاید ان کی نظر سے گزرا تھا۔ بہر حال اب یہ بھی کہیں نہیں ملتا۔

۵۔ نادرات شاہی

یہ شاہ عالم کے اردو، فارسی، ہندی اور پنجابی شعروں کا مجموعہ ہے (۴)۔ تاریخ اور تذکرے کی کتابوں میں بادشاہ کی ہندی شاعری کا

---

(۱) مجموعۂ نغز: ۱/۱۷۱۔ (۳) خمخانہ: ۱/۱۰٦٦ بحوالۂ آزاد۔
(۲) تاریخ ہندوستان: ۹/۱۱۳۱۔ مگر انھوں نے اس کا نام شاہ عالم کا قصہ بتایا ہے اور ۴ جلدیں لکھنے ہیں۔
(۴) کتاب میں پنجابی کے دو دوہے گنتی کے ہیں۔ فارسی اور اردو کا کلام پنجابی سے زیادہ ہے۔ مگر سب سے زیادہ ہندی ہے، اتنا زیادہ کہ اس کے لحاظ سے اس کتاب کو ہندی نظموں کا مجموعہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تاہم اس میں ہندی کی بھی کل نظمیں نہیں ہیں۔ چنانچہ وقائع عالمشاہی: ۳۲ الف سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عالم نے مادھو راو پٹیل کی تعریف میں کئی دوہے کہے تھے۔ یہ ایک نقل بھی کیا ہے:
ملک مال سب کچھ دے کر پڑے تمہارے بس مادھو، ایسی کیجیو، آوے تم کو جس
چونکہ ان کی تاریخ تصنیف محرم سنہ ۱۱۹۹ھ ہے اور «نادرات» سنہ ۱۲۱۲ھ میں مرتب کی گئی تھی، اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ جان کر یا بھولے سے بہر حال کچھ ہندی کلام اس میں شامل ہونے سے رہ بھی گیا ہے۔

۲ ــ دیوان اردو

آزاد دهلوی نے شاہ عالم کے چار اردو دیوان بتائے هیں(۱). لیکن ڈاکٹر اشپرنگر نے اپنی فہرست میں صرف ایك کا ذکر کیا ہے(۲). اُس کے نسخے میں ۳۴۴ صفحے اور ہر صفحے میں ۸ سطریں تهیں. ظاهری خوبصورتی میں یه نسخه قابلِ قدر تها. اشپرنگر نے اس کا حسنِ مطلع یه لکھا هے:

کیجیے، همدم، بهلا کیوں کر نه شکوه یار کا؟
هم تو بندے اُس کے هوں، وه یار هو اغیار کا

بظاهر اب یه دیوان نایاب هے. لیکن جو اردو اشعار مختلف تذکروں میں دهرائے گئے هیں، اُن سے بادشاه کے رنگِ تغزل کے بارے میں رائے قائم کی جا سکتی هے.

۳ ــ منظوم اقدس

یه اردو کی ایك مثنوی هے، جس میں شاه عالم نے بادشاهِ چین کا قصه نظم کیا هے. اس کا نام تاریخی هے، جس سے سنه ۱۲۰۱ھ (۱۸۸٦-۸۷ع) نکلتا هے. حجم کا اندازه اس سے هوتا هے که صفحوں کی تعداد ۱۵سو اور هر صفحے کی سطروں کی ۹ تهی. نسخے کی ظاهری ٹیپ ٹاپ سے معلوم هوتا تها که خود شاه عالم کے لیے لکھا گیا هے. پہلا شعر یه تها:

حمدِ خدای عز و جل کیجیے بیان
مخلوق جس کی هیں، چه زمین و چه آسمان

اب اس مثنوی کا بهی پتا نہیں چلتا.

(۱) آبحیات: ۸۰ حاشیه نمبر ۱. (۲) فہرست کتابخانہاے شاه اوده: ۵۹۷.

که قیام الدین محمد بردوانی نے غرۂ صفر سنہ ۱۲۰۶ھ (۲۸ ستمبر ۱۷۹۱ع) کو بدھ کے دن اسے لکھ کر پورا کیا تھا۔ اس کا پہلا شعر یہ ھے:

الٰہی، از کرم چون بادشاہی دادۂ ما را
مطیع حکمِ ما از لطف کن اقلیم دلہا را

دوسرا نسخہ برٹش میوزیم، لندن، میں ھے۔ اس میں ۱۴۷ ورق اور ھر ورق میں گیارہ سطریں ھیں۔ تیسرے ورق پر شاہ عالم کی بہت عمدہ تصویر ھے۔ یہ پہلے لکھنؤ کے شاھی کتابخانے میں تھا۔ وھاں سے جارج ولیم ھملٹن کے قبضے میں آیا، اور ان سے برٹش میوزیم تک پہنچا۔ اس کی تاریخِ کتابت شوال سنہ ۱۲۰۹ھ (اپریل ۱۷۹۵ع) ھے۔ اس کا پہلا شعر یہ ھے:

خداوندا، برافروزان بنورِ خود چراغم را
لبا لب ار شرابِ معرفت گردان ایاغم را

ڈاکٹر اشپرنگر نے شاہِ اودھ کے کتابخانوں کی فہرست (ص ۲۱۸) میں اس دیوان کے دو نسخوں کا ذکر کیا ھے۔ پہلا نسخہ بہار ریسرچ سوسائٹی کے اور دوسرا برٹش میوزیم کے نسخے کی طرح شروع ھوتا تھا۔ دوسرے نسخے میں شاہ عالم کی تصویر بھی تھی۔ مگر اولاً تو اُس کی تاریخِ کتابت ۱۲۰۶ھ نہی، اور دوسرے اُس میں ۲۸۸ صفحے اور ھر صفحے میں ۱۰ سطریں نہیں۔ اس لیے وہ برٹش میوزیم کے نسخے کے علاوہ معلوم ھوتا ھے۔

میونخ لائبریری اور آوسلے کے ذخیرے میں بھی اس دیوان کا ایک ایک نسخہ محفوظ ھے۔

خود شاہ عالم کے والد عالمگیر ثانی بھی مصنف تھے۔ اُن کی دو کتابیں «مجموعۂ روزگار» اور «منتخب عزیزی» کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں محفوظ ہیں(۱)۔ شاہ عالم نے بھی اپنی خاندانی روایت کو برقرار رکھا اور اپنے بعد یہ کتابیں یادگار چھوڑ گئے:

۱- دیوان فارسی

اس دیوان کا ایک قلمی نسخہ بہار ریسرچ سوسائٹی، پٹنہ، کے کتابخانے میں محفوظ ہے۔ یہ کسی زمانے میں پیارے لال آفتی دہلوی کی ملک تھا۔ آخر میں حکیم نصیر الدین صاحب، ساکنِ پٹنہ شہر، کے قبضے میں آیا، اور اُن سے مذکورۂ بالا سوسائٹی نے خریدا(۲)۔

اس نسخے میں ۹۱ ورق اور ہر ورق میں ۱۵ سطریں ہیں۔ غزلوں اور قطعوں کی تعداد ۲۲۱ ہے۔ کتاب کے خاتمے سے معلوم ہوتا ہے

---

(۱) «مجموعۂ روزگار» فارسی زبان میں اوراد و وظائف کا ایک مجموعہ ہے، جسے ۲۰ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۹۷ھ (۱۵ مارچ ۱۷۸۳ع) کو شاہ عالم کے حکم سے فضل علی کاتب، برادرزادۂ یاقوت رقم، نے عربی خط میں لکھ کر پورا کیا تھا۔ دوسری کتاب «منتخب عزیزی» فارسی زبان میں علم اخلاق کی ایک بڑی نادر اور کارآمد کتاب ہے۔ اس میں عالمگیر ثانی نے بہت سی کتابوں سے اچھی باتیں چن کر جمع کی ہیں۔ سنہ ۱۱۷۰ھ (۱۷۵٦ع) میں محمد علی کاتب نے خود عالمگیر کے لیے اسے بڑے اہتمام سے بہت خوشخط اور مطلا کشمیری کاغذ پر لکھا ہے۔

(۲) اس نسخے کے متعلق معلومات کا واسطہ میرے فاضل دوست قاضی عبدالودود صاحب ہیں۔ ان کی فرمایش پر جناب سید حسن عسکری صاحب، استاد تاریخ، پٹنہ یونیورسٹی، نے میرے لیے نسخہ دیکھنے کی زحمت گوارا کی اور اس کی غزلوں کا انتخاب کیا۔

طرزِ ادا کی یہ سادگی اُن کے اردو، فارسی اور ہندی تینوں زبانوں کے اشعار میں یکساں پائی جاتی ہے، اور یہی حال اُن کے خیالات کی صفائی کا ہے۔

رہ گئی زبان، تو وہ قلعۂ معلی کے ممتاز رکن تھے۔ اُن سے زیادہ نتھری اور پاک صاف اردو کون لکھ سکتا تھا۔ وہ جو کچھ لکھ گئے ہیں، متروک الفاظ سے قطعِ نظر کر کے، ہمارے لیے سند ہے، ایسی سند جس کے روبرو میر اور سودا کی تحریریں بھی ناقابلِ قبول ہیں۔ چنانچہ آپ اُن کے عہد کے شاعروں کے کلام سے مقابلہ کریں، تو زبان کے لحاظ سے بڑے سے بڑے شاعر کو بھی اُن کا ہم پلہ نہ پائیں گے۔

تصنیفات

مغل بادشاہوں اور شاہزادوں کو کتابیں لکھنے کا شوق برابر رہا۔ بابر کی تزک چھپ چکی ہے، اور ترکی دیوان کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں موجود ہے۔ اُس کے بیٹے میرزا کامران کا فارسی دیوان چند سال ہوئے چھپ کر اہلِ علم کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے(۱)۔ جہانگیر نے بھی پردادا کی ریس میں تزک لکھی تھی، جو تزکِ جہانگیری کے نام سے مشہور ہے۔ دارا شکوہ کی سرِ اکبر وغیرہ اکثر کتابخانوں میں پائی جاتی ہیں۔

---

(۱) دیوان کامران کا ایک نہایت اچھا پرانا نسخہ ہمارے کتابخانے میں بھی موجود ہے، جو پٹنے کے نسخے کے مقابلے میں چند نئے اشعار پر مشتمل ہے۔

اپنے کلام پر اعتراض کو ٹھنڈے دل سے سننا

لیکن یہ کچھ انشا ھی کے ساتھ مخصوص برتاو نہ تھا ۔ بادشاہ تمام اھلِ کمال کے اسی طرح ناز اٹھاتے تھے ۔ حتی کہ ان لوگوں کے اعتراضات تک ٹھنڈے دل سے سن کر چپ ھو جاتے تھے ۔

نواب امین الدولہ ، جو شجاع الدولہ کے بیٹے تھے ، دلی میں چند روز آ کر رھے اور اپنے ھاں مشاعرے کی محفلیں منعقد کیں ۔ اُن کے مشاعروں میں شاہ عالم بھی اپنی غزل بھیجا کرتے تھے ، اور بادشاھوں کا کلام جیسا ھوتا ھے ، وہ ظاھر ھے ۔ سید انشا نے حضور میں عرض کی کہ فلاں فلاں اشخاص حضور کی غزل پر تمسخر اور مضحکہ کرتے ھیں ۔ بادشاہ اگرچہ ان خانہ زادانِ قدیم پر ھر طرح قدرت رکھتے تھے ، مگر اتنا کیا کہ مشاعرے میں غزل بھیجنا موقوف کر دی (۱) ۔

کلام پر رائے

آزاد دھلوی نے لکھا ھے کہ شاہ عالم بڑے مشاق شاعر تھے (۲) ۔ میرے نزدیک ان کے شعروں کی خاص خوبی یہ ھے کہ اُن میں پیچدار خیالات ، مشکل فقرے یا لفظ ، اور دور از کار تشبیہیں نہیں ملتیں ۔ اُن کی شاعری جذبات کی شاعری ھے ۔ جو کچھ دل پر گزرتی ھے ، خوشی ھو یا رنج ، آرام ھو یا تکلیف ، اُسے سادہ طریقے سے بیان کر دیتے ھیں ۔ یہی وجہ ھے کہ اُن کے کلام میں شان و شکوہ کم مگر اثر زیادہ ھے ۔ ممکن نہیں کہ آپ اُن کے شعر پڑھیں اور پڑھ کر اُن کی خوشی یا رنج کے ساتھی نہ بن جائیں ۔

---

(۱) مجموعۂ نغز : ۱/ ۸۳ ، آبحیات : ۲۶۳ و ۲۶۴ ۔ (۲) آبحیات : ۸۰ حاشیہ ۱ ۔

شاہ عالم ان کی ناز برداریاں کرتے اور یہ ہزار طرح سے اپنا مطلب نکال لیتے تھے ۔ مثلاً جمعرات کا دن ہوتا ، تو باتیں کرتے کرتے دفعۃً خاموش ہو جاتے اور کہتے کہ « پیر و مرشد ، غلام کو اجازت ہے ؟ » بادشاہ کہتے : « خیر باشد ؟ کہاں ، کہاں ؟ » یہ کہتے : « حضور ، آج جمعرات ہے ۔ غلام نبی کریم جائے ، شاہ دین و دنیا کا دربار ہے ، کچھ عرض کرے » ۔ شاہ عالم بہ ادب کہتے کہ « ہاں ، بھئی ، ضرور چاہیے ۔ سید انشاءاللہ خاں ، ہمارے لیے بھی کچھ عرض کرنا » ۔ یہ عرض کرتے کہ « حضور ، غلام کی اور آرزو کون سی ہے ؟ یہی دین کی آرزو ، یہی دنیا کی مراد » ۔ یہ کہکر پھر خاموش ہو جاتے ۔ بادشاہ کچھ اور باتیں کرنے لگتے ۔ ایک لمحے کے بعد پھر یہ کہتے کہ « پیر و مرشد ، پھر غلام کو اجازت ہو » ۔ بادشاہ کہتے کہ « ہیں ، اے بھئی ، میر انشاءاللہ خاں ، ابھی تم گئے نہیں ؟ » یہ کہتے : « حضور ، بادشاہ عالی جاہ کے دربار میں غلام خالی ہاتھ کیوں کر جائے ؟ کچھ نذر و نیاز ، کچھ چراغی کو تو مرحمت ہو » ۔ بادشاہ کہتے : « ہاں ، بھئی ، درست ، درست ۔ مجھے تو خیال ہی نہ رہا » ۔ جیب میں ہاتھ ڈالتے اور کچھ روپے نکال کر دیتے ۔ میر انشاءاللہ خاں لیتے اور ایک دو فقرے دعائیہ کہکر پھر کہتے کہ « حضور ، دوسری جیب میں دست مبارک جائے ، تو فدوی کا کام چلے ۔ کیونکہ وہاں سے پھر کر بھی تو آنا ہے » ۔ بادشاہ کہتے کہ « ہاں ، بھئی ، سچ ہے ، سچ ہے ۔ بھلا وہاں سے دو دو کھجوریں تو کسی کو لا کر دو ۔ بال بچے کیا جانیں گے کہ تم آج کہاں گئے تھے » (۱) ۔

---

(۱) آبحیات : ۲۶۵ ۔

نابینا ہونے کے بعد شعر گوئی

آنکھیں جاتی رہی تھیں، تو دل کے بہلاوے کا ذریعہ زبان اور کان تھے۔ اس وقت دلی کے اندر میر اور سودا سے لوگ نہ تھے، مگر انہیں بزرگوں کے نام لینے والے بوڑھے بوڑھے شوقین موجود تھے۔ حکیم ثناء اللہ خان فراق شاگردِ میر درد، حکیم قدرت اللہ خان قاسم شاگردِ میر درد، شاہ ہدایت۔ میاں شکیبا شاگردِ میر، مرزا عظیم بیگ عظیم شاگردِ سودا، میر قمرالدین منت والدِ میر ممنون، شیخ ولی اللہ محب وغیرہ حضرات کا دور دورہ تھا، جو رفعتِ شاعری کے علاوہ شاہی دربار میں خاندانی اعزار بھی رکھتے تھے(۱) یہ سب اپنے کلام سے بادشاہ کا دل بہلانے اور شاہی کلام کی دل کھول کے داد دیتے

شعرا کی ناز برداری

اسی زمانے میں سید انشا دلی آئے۔ یہاں دربار ایک ٹوٹی پھوٹی درگاہ سے مناسبت رکھتا تھا، جس کے سجادہ نشین شاہ عالم خود تھے۔ حضرت نے شاعرانہ قدر دانی کے لحاظ سے اس نوجوان پر خلعت و عزت کے ساتھ شفقت کا دامن ڈالا، اور سید انشا اہلِ دربار میں داخل ہوئے۔ اپنے اشعار کے ساتھ لطائف و ظرائف سے، کہ ایک چمنِ زعفران تھا، گل افشانی کر کے محفل کو لٹا دیتے تھے۔ اب تو یہ عالم ہوا کہ شاہ عالم کو ان کی جدائی ایک دم کے لیے بھی ناگوار ہوتی تھی(۲)۔

---

(۱) آبحیات: ۲٦۰، خمخانہ: ۳٦،۰٤۱۔

(۲) ایضاً

یہ شعر زیادہ اچھا ہے :

عنقریب است. کہ با خاک برابر گردد
تاجِ زرینِ شہ و کاسۂ چوبینِ گدا

سید احسن اللہ احسن تخلص بھی موجود تھے - یہ فارسی و ریختہ دونوں میں صاحبِ استعداد مانے جاتے تھے - انھوں نے بھی اپنا یہ مطلع سنایا :

اس طرح میرے دل میں داغ تو نے چھڑک رکھے
جس طرح گل کو گلفروش پانی چھڑک رکھے(۱)

حضر میں شعر گوئی

بادشاہ روزانہ کے ورد و وظائف سے نبٹ کر دیوانِ خاص میں تشریف لاتے ، اور اپنے تازہ شعر کسی خوش آواز سے پڑھوا کر سناتے۔ حاضرین میں پایۂ تخت کے نامی نامی کبیشر اور شاعر بھی موجود ہوتے تھے ، وہ سب واہ واہ کرتے جاتے(۲)۔

ان صحبتوں میں یہ بھی ہوتا کہ بادشاہ کوئی مصرع کہتے ، اور کسی شاعر سے ارشاد ہوتا کہ « بھئی ، اس پر گرہ لگاؤ »۔ وہ فوراً حکم کی تعمیل کرتا ، اور بادشاہ خوش ہوجاتے۔ ایک بار حضرت کے اس مصرع پر : « صبح بھی بوسہ ، تو دیتا مجھے ، اے ماہ ، نہیں » حافظ عبدالرحمن خاں احسان نے فوراً یہ مصرع چسپاں کیا : « نامناسب ہے ، میاں ، وقتِ سحرگاہ نہیں » ، اور پھر حضور کی فرمایش سے اس زمین کی غزل کے بہت سے شعر اس طرح سنائے ، گویا گھر سے یاد کرکے آئے تھے(۳)۔

---

(۱) وقائع عالمشاہی : ۳۲ الف -
(۲) تذکرۂ ہندی گویان : ۴ ، مجموعۂ نغز : ۱ ، ۱۷ ، تذکرۂ میر حسن : ۳ -
(۳) خمخانہ : ۱۴۹۱ -

اثنائے راہ میں پٹیل کی تعریف میں کبت اور دوھے تصنیف فرماتے ہیں، اور آپا جی کی معرفت پٹیل کو بھیجتے ہیں۔ کچھ دن بعد پٹیل حاضر ہوتے ہیں، تو اپنے قلم سے یہ دوھا لکھ کر انہیں سناتے اور پھر کتبہ انہیں کو عطا فرما دیتے ہیں:

ملک مال سب کھوے کر پڑے تمھارے بس
سادھو، ایسی کیجیو، آوے تم کو جس (۱)

اسی سفر میں کچھ مزاج ناساز ہو گیا تھا۔ ایک روز صبح کو بیدار ہوئے، اور مقربانِ دربار کو شرفِ باریابی عطا کیا۔ سید الشعرا نے تفریحِ طبع کے لیے شعر و شاعری کا ذکر چھیڑ دیا۔ بادشاہ سلامت نے خاصی دلچسپی لی۔ سید الشعرا، میرزا محسن تاثیر اصفہانی کے اس مطلع پر غزل کہکر لائے تھے:

باز در عشقِ تو دارم سرِ داد و ستدی
کہ دھم افسرِ شاھی بکلاہِ نمدی

انھوں نے حسبِ اجازت غزل سنائی۔ مطلع یہ تھا:

بوسہ خواھم ز لبش یک دلکی دادہ صدی
ھست زان سادہ مرا خوش سرِ داد و ستدی

بادشاہ سلامت نے فرمایا کہ داد و ستد کے ذکر سے خواجہ حافظ شیراز۔ یہ شعر یاد آ گیا:

پدرم روضۂ جنت بدو گندم بفروخت
نا خلف باشم، اگر من بجوی نفروشم

حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا کہ اس شعر سے استغنا کی بو آتی ہے۔

(۱) وقائع عالمشاھی: ۳۲ الف

آسمان پر ستارہ ہو کر چمکا، اور شاہ عالم کے عہد میں آفتاب ہو کر اوج پر آیا» (۱)۔ ایشیائی طبیعت میں بادشاہ پسندی قدرت نے کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ سب جانتے تھے کہ اکبر، جہانگیر اور شاہجہاں کا زمانہ نہیں کہ قصیدوں پر جاگیریں عطا ہوں یا منہہ میں موتی بھر دیے جائیں۔ تاہم دربار سے توسل کو بڑی نعمت جانتے اور جو کچھہ خزانے سے مل جاتا اسے غنیمت سمجھتے تھے۔

الہ آباد میں شعر گوئی

بکسر کی لڑائی کے بعد شاہ عالم انگریزوں کی سرپرستی میں الہ آباد رہے، تو وہاں شاعروں کا خاصا جھمگٹ ہو گیا۔ امرا چاہتے تھے کہ اس بیکاری میں بادشاہ کو عیش و عشرت کی طرف مائل کر دیں۔ موسیقی اور شاعری کا چولی دامن کا ساتھہ ہے۔ شاہ عالم کے مزاج میں یونہیں استقلال کم تھا، پھر عیش میں تو جادو کا اثر ہے۔ آخر یہ دن رات ناچ گانے اور شعر و شاعری کے درپے ہوگئے، اور اس زمانے میں اردو، فارسی اور ہندی میں بہت کچھہ کہا، اور شاعری کے پردے میں بے بسی کا رونا دل کھول کر رو دیا۔

سفر میں شعر گوئی

مرہٹوں کے بلاوے پر دلی آئے، تو یہاں بھی چین سے بیٹھنا نصیب نہ ہوا، پھر بھی شعر و شاعری کا دامن ہاتھہ سے نہ چھوٹا۔ سفر تک میں شعر گوئی جاری رہتی تھی۔ مادھو راو پٹیل کے ساتھہ آگرے سے دہلی آرہے ہیں۔

---

(۱) آبحیات : ۸۰۔

تذکرہ نویس نے اس کا ذکر نہیں کیا ۔ قاسم نے مولوی نور احمد ممتاز کے متعلق لکھا ھے کہ شاہ عالم کی شہزادگی کے زمانے میں اُنہیں شرفِ استادی حاصل تھا ۔ جب بادشاہ پورب چلے گئے ، تو اُنھوں نے سلطان ہدایت بخش اور عمادالملک سے توسل پیدا کر لیا (۱) ۔ ممتاز کو حضرت غوث الاعظم سے بہت عقیدت تھی ۔ شاہ عالم بھی مرنے دم تک اسی آستانے سے وابستہ رھے ۔ اس سے قیاس کیا جا سکتا ھے کہ بادشاہ پر ممتاز کے عقائد اور خیالات کا کتنا اثر تھا ۔ ایسی صورت میں بعید نہیں کہ شاہ عالم نے عام علموں کے علاوہ شاعری میں بھی اُنہیں سے فیض حاصل کیا ھو ۔

شاہ عالم کے عہد میں شاعری کی ترقی

شاہ عالم کے زمانے میں سلطنت بگڑ رھی تھی ، مگر اردو زبان سنورتی جاتی تھی ۔ چنانچہ اردو کے جتنے بڑے بڑے استاد ھیں ، وہ سب اسی زمانے میں پھلے پھولے ۔ آزاد کہتے ھیں کہ « عالمگیر کے عہد میں ولی نے اس نظم کا چراغ روشن کیا ، جو محمد شاہ کے عہد میں

(بقیہ) جا چکے تھے ، اور خط و کتابت کے ذریعے سے اصلاح کا کوئی ثبوت نہیں ۔ بنا بریں یہ مسئلہ ھنوز فیصلہ طلب ھے ۔ اس سلسلے میں یہ امر بھی قابل لحاظ ھے کہ سودا کے کلیات میں صرف ایک قصیدہ شاہ عالم کی مدح میں ھے ۔ اگر رشتۂ استادی و شاگردی ان میں ھوتا ، تو ایک سے زیادہ بار مدح و ثنا کا موقع پیش آنا چاھیے تھا ۔ سودا کی دلی سے روانگی کے سلسلے میں دستورالفصاحت کا دیباچہ (ص ٥٦) ملاحظہ ھو ۔

(۱) مجموعۂ نغز : ۲۱۰۲ ۔

فارسی میں مرزا محمد فاخر مکین سے مشورۂ سخن تھا (۱) ۔ اردو کلام آزاد کے بقول میرزا رفیع سودا کو دکھاتے تھے (۲) ۔ مگر کسی پرانے

(۱) نشتر عشق سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے پہلے چند مطلعے الہ آباد سے مکین کے پاس لکھنؤ بھیجے تھے ۔ مکین نے ان پر بے مقطع کی غزلیں لکھ کر پیش کیں ۔ بادشاہ کو وہ کلام بہت پسند آیا ، اور ان کی الہ آباد میں طلبی ہوئی ۔
واقعات اظفری : ۹۷ب میں خود مکین کی زبانی نقل کیا ہے کہ بادشاہ کے قیام الہ آباد کے زمانے میں ان کے دیوان کی اصلاح میں نے کی ہے ۔ عروض سیفی کی محولۂ بالا تحریر بھی اسی کی موید ہے ۔
مکین دلی کے رہنے والے اور علوم ادبیہ کے بڑے ماہر تھے ۔ مزاج میں استغنا اور کسی قدر تعلی تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ نہ کسی امیر سے ان کی بنی اور نہ کسی ادیب و شاعر سے ۔ اشرف الدولہ کے تذکرۂ شعرای فارسی کی اصلاح کرتے وقت اہل زبان شعرا تک کے کلام پر قلم چلا دیا تھا ۔ اس کے رد میں میرزا سودا نے تنبیہ الغافلین جو لکھی ہے ، وہ در اصل مکین کی تعلی کا جواب ہے ۔ مکین احمد شاہ ابدالی کے ہاتھ سے دلی کی دوسری تخریب کے بعد دل برداشتہ ہو کر لکھنؤ چلے گئے تھے ۔ یہاں سے شاہ عالم کی طلب پر الہ آباد جا رہے ۔ پھر وہاں سے (شاید شاہ عالم کی روانگئ دہلی کے بعد) لکھنؤ واپس آ گئے ۔ قیام لکھنؤ میں مشاعروں کے اندر سب سے اونچے بیٹھتے اور سب سے پہلے اپنا کلام پڑھتے تھے ۔ ۲۰ محرم سنہ ۱۲۲۱ھ (اپریل ۱۸۰۶ع) کو لکھنؤ ہی میں انتقال کیا ۔ ان کے شاگرد موہن لال انیس نے «مرزا محمد فاخر» سے تاریخ نکالی ہے (نشتر عشق : ۶۵۵ الف و ب ۔ واقعات اظفری : ۹۷ب) ۔

(۲) سودا کی شاگردی کا ذکر شاہ عالم یا سودا کے کسی معاصر تذکرہ نویس نے نہیں کیا ، نہ شیخ چاند مرحوم نے سوانح سودا میں اسے بیان کیا ۔ صرف آزاد دہلوی نے آبحیات (ص ۱۴۹) میں اسے لکھا ہے اور وہ بھی شاہ عالم کی بادشاہت کے زمانے کا واقعہ بتاتے ہوئے ۔ شاہ عالم سنہ ۱۱۷۳ھ میں بہار میں تخت پر بیٹھے اور سنہ ۱۱۸۵ھ میں دلی آئے ۔ سودا اس سے بہت پہلے فرخ آباد (باقی)

شاعری

شاہ عالم کو شعر و سخن سے بہت دلچسپی تھی - خود بھی شعر کہتے ، اور فارسی و اردو میں آفتاب اور بھاشا میں شاہ عالم تخلص فرماتے تھے(۱) -

---

(۱) نادرات شاہی : ۲-۴، ۶۴، ۶۶، ۱۲۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوقات اردو ، فارسی میں بھی « شاہ عالم » لکھہ دیتے تھے - اسی طرح اگر بحر اجازت نہ دیتی ، تو ان دونوں زبانوں میں آفتاب کی جگہ اس کا مترادف لفظ « خورشید » باندھ دیتے تھے - اردو شعر کے لیے نادرات شاہی : ۱۹ ملاحظہ ہو - فارسی شعر یہ ہے :

نامم کہ درین بحر نہ گنجد ز بلندی   ہم معنیٔ خورشید بلفظ دگری بود

عروض سیفی کے ایك قلمی نسخے کے سرورق پر کسی صاحب نے لکھا ہے : « آفتاب تخلص شاہ عالم بود - تخلص مذکور در بحر غزلی گنجایش نہ بود - غزل را برائے اصلاح بہ لکھنؤ نزد مرزا فاخر مکین ارسال فرمود مرزای مذکور ہمین عرض نمود : نامم کہ درین بحر آہ » - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکین کی ذہانت و طباعی کا نتیجہ ہے -

نشتر عشق : ٦۵۵ الف سے معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب تخلص مرزا فاخر کی تجویز پر اختیار کیا گیا تھا - مگر اس کی تردید مذکورۂ بالا تحریر کے علاوہ خود نشتر ہی کے اس بیان سے ہو جاتی ہے کہ جب مکین بادشاہ کے حسب طلب الہ آباد پہنچے ، تو بادشاہ نے انہیں بیٹھنے کی اجازت عطا کی - اس پر انھوں نے فوراً یہ رباعی کہکر پیش کی :

در حضرت شاہ عالم و عالمیان   بنشست اگر مکین ، مزن طعنہ برآن

ناچار فتد ز خاکساری سایہ   بر خاك بہ پیش آفتاب تابان

اس لیے کہ اس کے آخری مصرع میں یقینا لفظ آفتاب کو بادشاہ کے تخلص کی رعایت سے استعمال کیا گیا ہے - اور اس کا کوئی ثبوت موجود نہیں کہ مکین نے لکھنؤ ہی سے یہ تجویز پیش کر دی تھی ، اور بادشاہ ان کے آنے سے پہلے تخلص بدل چکے تھے -

تاریخ انتقال

انگریزوں کی قید ایسی نہ تھی کہ اُس سے جیتے جی چھوٹنا نصیب ہوتا. چنانچہ زندگی کے یہ آخری چند سال بڑی بے بسی اور دکھہ کی حالت میں گزار کر ے رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ (۱۹ نومبر ۱۸۰۶ع) کو شاہ عالم اس دنیا سے رخصت ہوے ، اور قطب صاحب میں بہادر شاہ اول کی قبر کے برابر دفن کیے گئے.

ان کی حکومت کی کل مدت ۴۸ سال ہے ، جس میں سے ۱۲ برس بہار و الہ آباد میں ، اور ۱۷ برس بینائی کے ساتھہ اور ۱۹ برس آنکھیں کھو کر دلی میں گزارے تھے(۱).

---

(۱) کلیات انشا : ۲۱۸ ، مفتاح التواریخ : ۳۷۵ ، مرآۃالاشباہ : ۵۳ ، خمخانہ : ۱۰۶۱ ، گل رعنا : ۲۵۴ حاشیہ ، قاموس المشاہیر : ۲/۷ -

بد امنی ، لوٹ مار اور قحط پھیل گیا تھا ، اور خاص طور پر روھیلے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوے تھے(۱)۔

انگریزوں کا قبضہ

شاہ عالم کے الہ آباد سے واپس آجانے کے بعد انگریزوں نے اُن سے برای نام علاقہ رکھا تھا ۔ بادشاہ اور اُن کے ھوا خواھوں نے ایک دو بار چاھا بھی کہ انگریز بیچ میں پڑ کر بادشاہ کو مصیبتوں سے بچائیں ، مگر ابھی اودھ اور روھیل کھنڈ کے معاملات انگریزوں کی منشا کے موافق طے نہیں ہوے تھے ، اس لیے وہ چپ رہے۔ سنہ ۱۲۰۱ھ میں میرزا جوان بخت ولی عہد نے خوشامد کا ایک لمبا چوڑا خط جارج سوم بادشاہ انگلستان کے نام لکھ کر مدد کی درخواست کی ، تو خط وھاں تک پہنچ بھی نہ سکا(۲)

جب اور جھگڑوں سے چھٹکارا ھو گیا ، تو انگریزوں نے دلی کی طرف نظر دوڑائی ۔ لارڈ لیک کی سرکردگی میں انگریزی فوج نے دلی پر حملہ کیا ، اور ۱۱ رجب سنہ ۱۲۱۸ھ (۱۷ اکتوبر ۱۸۰۳ع) کو مرھٹوں سے دلی چھین کر بادشاہ پر قبضہ کر لیا ۔ بنگال ، بہار اور اڑیسہ کی دیوانی کی سند دینے والے کو انگریزوں نے ذاتی جائداد کے علاوہ صرف ایک لاکھ روپے سال کا وظیفہ دیا ، اور اُسے قلعۂ معلی میں زندگی کے بقیہ دن گزارنے پر مجبور کر دیا(۳)۔

---

(۱) جام جہان نما ، تاریخ ہندوستان ۔

(۲) فرینکلن نے یہ پورا خط انگریزی ترجمے کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کر دیا ہے

(۳) مفتاح التواریخ : ۳۰۴ ، تاریخ ہندوستان : ۹ ، ۳۴۲ ۔

مرہٹوں کا طرز عمل

سیندھیا نے اس درد بھری کہانی کی خبر سن کر مرہٹوں کی فوج بھیجی۔ غلام قادر خاں کے ساتھی اُس سے الگ ہو گئے، اور یہ چند شاہزادوں کو زبردستی اپنے ساتھ لے کر میرٹھ چلا گیا۔ مرہٹوں نے پیچھا کیا اور بڑی بھاگ دوڑ کے بعد پکڑ کر ربیع الاول سنہ ۱۲۰۳ھ (دسمبر ۱۷۸۸ع) میں بڑے دکھ سے مار ڈالا (۱)۔

سیندھیا نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ بادشاہ کو دوبارہ تخت پر بٹھا دیا جائے، مگر بیچارے کے اختیارات سب چھین لیے، اور خرچ کے لیے ۹ لاکھ روپے سالانہ مقرر کر دیے۔ یہ زمانہ دلی اور اُس کے آس پاس کے علاقوں کے لیے بڑا کٹھن تھا۔ چاروں طرف

(بقیہ) متعلق لکھا ہے کہ بادشاہ ذیحجہ کے بالکل آخر میں اندھے کیے گئے تھے، اس لیے ایک عدد کی زیادتی کو روا رکھا گیا ہے۔

تاریخ تیموری: ۱۲۴ الف میں لکھا ہے کہ غلام قادر خاں نے بادشاہ کا ہاتھ پکڑ کر انھیں یہ جتایا بھی کہ «یہ سب کچھ تمھاری غوث گڑھ کی بدسلوکی کا بدلہ ہے۔ اور میں جو تمھیں زندہ چھوڑے دے رہا ہوں، یہ میری خدا ترسی ہے، ورنہ تم اس کے مستحق تھے کہ بند بند جدا کر کے تمھارا گوشت چیل کووں کو کھلا دیا جاتا»۔

(۱) مفتاح التواریخ: ۳۶۲، تاریخ ہندوستان: ۹: ۳۴۲۔ واقعات اظفری: ۵ ب میں لکھا ہے کہ ایک ڈبیا میں غلام قادر خاں کے دونوں کان اور دوسری میں دونوں آنکھیں، ناک اور بیچے کا ہونٹھ بند کر کے مرہٹوں نے بادشاہ کے پاس تحفے میں بھیجے تھے۔ بادشاہ کے حکم سے یہ چیزیں سب شاہزادوں کو دکھائی گئیں، جن میں خود اظفری بھی شامل تھا۔

سے لڑنے اور انہیں تباہ و برباد کر ڈالنے کا بہت ملال تھا، بادشاہ کو اب تک مرہٹوں کا حامی پا کر قلعۂ معلی کو لوٹنا کھسوٹنا شروع کر دیا۔ غوث گڑھ کی لوٹ کے وقت اُس کے خاندان پر جو کچھ گزری تھی، کچھ اُس سے زیادہ ھی شاھی خاندان پر گزر گئی۔ شاھزادوں اور شہزادیوں کو مار پیٹ اور بھوک پیاس کی تکلیفیں دی گئیں، اور تن کے کپڑوں کے علاوہ ھر چیز اُن سے چھین لی گئی۔ اپنی بے عزتی کا غلام قادر خاں نے اس طرح انتقام لیا کہ سب شاھزادوں اور شہزادیوں کو بر سرِ عام کھلے منہہ نچایا اور گوایا، اور شاہ عالم کو زبردستی یہ منظر دکھایا، تا کہ انہیں اپنی پچھلی حرکتوں کی یاد سے عبرت ھو (۱)۔ اگر یہ ڈرامہ اسی حد تک پہنچ کر ختم ھو جاتا، تب بھی بہت دردناک تھا، لیکن غلام قادر خاں کا جذبۂ انتقام جوش پر تھا۔ اُس نے ۷ ذیقعدہ ۱۲۰۲ھ (۱۰ اگست ۱۷۸۸ع) کو دیوانِ عام میں بلا کر بادشاہ سے روپیہ طلب کیا، اور بادشاہ کے انکار پر انہیں نیچے گرا پیش قبض سے آنکھیں نکال لیں (۲)۔

---

(۱) تاریخ تیموری: ۱۲۶ الف میں لکھا ھے کہ چنبیلی دائی نے (جو حرم کا جھاڑا لینے پر مقرر تھی) غلام قادر خاں سے نرمی کی سفارش کی، تو اس نے کہا: «چنبیلی، تجھے یاد نہیں ھے کہ بادشاہ نے غوث گڑھ کو تاراج کرتے وقت میرے باپ کی پرستاروں کے ساتھ اس سے کہیں زیادہ ظلم و ستم کا برتاو کیا تھا»۔

(۲) واقعات اظفری: ۔ الف میں اس واقعے کا تاریخی قطعہ درج ھے۔ اس کے مادۂ تاریخ «عالم کا غم» سے ۱۲۰۲ھ نکلتے ھیں۔ لیکن اظفری نے اس فتنے کو ۱۲۰۱ھ کا واقعہ بتایا ھے، اور اپنے نکالے ھوئے مادۂ تاریخ میں ایک عدد بڑھ جانے کے (باقی)

نے علی گڑھ کا قلعہ مرہٹوں سے چھین لیا، اور اس کے بعد اسمعیل بیگ کی مدد سے آگرے کا محاصرہ کرلیا۔ ۱٦ رجب سنہ ۱۲۰۱ھ (۲۴ اپریل ۱۷۸۷ع) کو زبردست جنگ ہوئی، جس میں مسلمانوں نے خوب خوب بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس اثنا میں سہارنپور کے علاقے میں سکھ گھس آئے، اور غلام قادر خاں کو واپس چلا جانا پڑا۔

آغاز سنہ ۱۲۰۲ھ (اکتوبر ۱۷۸۷ع) میں غلام قادر خاں پھر دلی آیا شاہ عالم نے سیندھیا کو کمک کے لیے طلب کیا۔ غلام قادر خاں نے اپنے رفیقوں کو بلایا۔ ساری مغل سپاہ بادشاہ کے اس عمل سے ٹوٹ کر غلام قادر خاں سے مل گئی۔ بادشاہ نے منظور علی خاں کی معرفت غلام قادر خاں کو بلا کر پھر امیر الامرا بنا دیا۔ غلام قادر خاں نے عرض کیا کہ سپاہ کا ارادہ یہ ہے کہ متھرا جا کر مرہٹوں سے لڑیں اور ہندوستان سے اُن کا نام ونشان مٹادیں، لیکن اس کے لیے روپے کی ضرورت ہے۔ تمام اہل کاروں نے اس کی تائید کی، مگر سیتل داس خزانچی نے روپیہ دینے سے انکار کردیا (۱)۔

غلام قادر خاں کو اس میں بادشاہ کا اشارہ معلوم ہوا۔ اُس نے وہ خط نکال کر سامنے ڈال دیا، جو بادشاہ نے سیندھیا کو غلام قادر خاں کے مقابلے میں مدد کے لیے لکھا تھا، اور بادشاہ کو معزول کر کے ۲۲ شوال سنۂ مذکورہ کو احمدشاہ کے بیٹے بیدار بخت کو تخت پر بٹھا دیا۔ چونکہ اُس کو شاہ عالم کی مرہٹہ پرستی، اور اُن کے کہنے پر روھیلوں

---

(۱) تاریخ ہندوستان : ۹، ۳۳۵-۳۳۹

مرهٹوں کے ساتھ غوث گڑھ تباہ کر کے ضابطہ خاں کے بیوی بچے پکڑ کر لائے تھے، غلام قادر خاں کی عمر اُس وقت ۸ یا ۱۰ سال کی تھی۔ قیدیوں میں سے اُس کو بادشاہ نے قتل کرا دینا چاہا۔ منظور علی خاں ناظر نے منت کر کے جان بخشی کرائی۔ یہ بہت خوبصورت لڑکا تھا۔ بادشاہ نے اسے منظور نظر بنا کر خصی کرا دیا، اور قدسیہ باغ میں لا کر رکھا۔ اس فتح کے بعد بادشاہ کا مزاج محمد شاہ رنگیلے جیسا ہو گیا تھا، اور ہر وقت ناچ اور گانے اور دوسری خرافات میں مبتلا رہتے تھے۔ چنانچہ غلام قادر خاں کو زنانے کپڑے پہن کر سامنے آنے کا حکم تھا۔ یہ جب تک نادان رہا، اس ناروا سلوک کو برداشت کرتا رہا۔ ذرا ہوشیار ہوا، تو دھلی سے نکل اپنے باپ کے پاس چلا گیا (۱)۔

ضابطہ خاں کے مرنے پر غلام قادر خاں جاگیر دار قرار پایا۔ اُسے مرهٹوں سے سخت عناد تھا، جو غوث گڑھ کی تباہی کا باعث ہوئے تھے۔ منظور علی خاں ناظرِ قلعۂ معلی بھی اس جماعت سے تنگ آ گیا تھا۔ ان دونوں نے مرهٹوں کو دھلی سے نکال باھر کرنے کا منصوبہ باندھا۔

جب سیندھیا گوالیار چلا گیا، تو غلام قادر خاں نے ناظر کی مدد سے دھلی کے قلعے پر قبضہ کر کے اپنا آبائی منصب، امیر الامرائی حاصل کر لیا۔ دربار کے مسلمان امیر اُس کے ساتھ ہو گئے، اور بظاھر یہ نظر آنے لگا کہ شمالی ھندوستان سے مرهٹوں کا اقتدار اٹھ جائے گا۔ غلام قادر خاں

---

(۱) واقعات اظفری: ۳ الف، تاریخ تیموری: ۱۲۷ ب، جام جہان نما: ۱۰۲ الف و ۷۷ الف۔

نکال کر آگرے لیجانا چاہیے، تاکہ درباریوں کو بادشاہ کے بہکانے کا موقع نہ مل سکے۔ مجدالدولہ اس میں مانع آئے، تو انہیں قید کر کے بادشاہ کو زبردستی اپنے ساتھ آگرے لے گیا۔ ۱۶ رمضان سنہ ۱۱۹۸ھ (۳ اگست ۱۷۸۴ع) کو دہلی سے چل کر عید کی نماز بادشاہ نے آگرے کی جامع مسجد میں ادا کی۔

اس زمانے میں مادھوجی سیندھیا، راجہ گوہد سے جنگ کر رہا تھا۔ بادشاہ نے خفیہ طور پر اس سے مدد مانگی۔ لڑائی سے فارغ ہو کر اس نے آگرے کے پاس آ کر پڑاو کیا، اور افراسیاب خاں کو اپنے لشکر میں بلا کر ۱۷ ذیحجہ (یکم نومبر) کو دھوکے سے قتل کرا دیا (۱)۔ بادشاہ نے پیشوا کو وکیل مطلق اور مادھو کو نائب کا منصب عطا کیا۔ مادھو نے آگرہ اور دہلی کے علاقوں پر قبضہ کر کے ۶۵ ہزار روپیے ماہوار بادشاہ کی تنخواہ مقرر کردی اور امرا کی تمام جاگیریں ضبط کرلیں۔ اس حرکت سے مادھو کے خلاف غم و غصہ پیدا ہو گیا۔ چنانچہ جب وہ راجہ پرتاپ سنگھہ والی جےنگر سے لڑنے گیا، تو عین وقت پر سرداروں نے دھوکا دیا، اور اسے شکست کھا کر گوالیار چلا جانا پڑا (۲)۔

بادشاہ کا نابینا کیا جانا

سیندھیا کے چلے جانے کے بعد غلام قادر خاں نے دہلی پر چڑھائی کردی۔ یہ ضابطہ خاں کا بیٹا اور نواب نجیب الدولہ کا پوتا تھا۔ جب بادشاہ

(۱) وقائع عالمشاہی : ۱۰ اب و ۱۱ الف فرینکلن ۱۲۹۔

(۲) فرینکلن : ۱۳۰ تاریخ ہندوستان ۱۰: ۲۳۲ و ۲۳۳

امرا میں پھوٹ پڑ گئی۔ اُس کے متوسلوں میں سے محمد شفیع خاں اور افراسیاب خاں نے امیر الامرائی کے لیے آپس میں جھگڑنا شروع کر دیا۔ آخر یکے بعد دیگرے دونوں نے اس منصب کو حاصل کیا، اور اسی کے پیچھے دونوں نے اپنی عزیز جانیں گنوا دیں۔

بادشاہ کی آزادی

اس درمیان میں میرزا جوان بخت ولی عہد نے چند امیروں سے سازش کرکے بادشاہ کو ان کے پھندے سے چھڑایا اور خود امیرالامرا بنے۔ بادشاہ شکرانے کا دوگانہ ادا کرنے ہاتھی پر سوار ہو کر جامع مسجد پہنچے، اور بہت سا روپیہ پیسہ بھی غربا و مساکین کو تقسیم کیا (١)۔ مگر ان جیسا بدقسمت بادشاہ شاید ہی مغلوں میں گزرا ہو۔ چند روز گزرے تھے کہ محمد شفیع خاں اور افراسیاب خاں متحد ہو گئے اور بادشاہ پھر شاہ شطرنج بن کر رہ گئے۔ آخر افراسیاب خاں کے بر سر اقتدار آنے پر ٢٣ جمادی الاولی سنہ ١١٩٨ھ (١٤ اپریل ١٧٨٤ع) کی طوفانی رات میں ولی عہد بھی دہلی سے نکل کر رامپور ہوتے ہوئے ٥ جمادی الآخرہ (٢٦ اپریل) کو لکھنؤ جا پہنچے (٢)۔

مرہٹوں کا تسلط

ولی عہد کے چلے جانے کے بعد افراسیاب خاں نے بادشاہ کو زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آخر میں اس نے سوچا کہ بادشاہ کو دہلی سے

(١) وقائع عالمشاہی : ٦ الف، فرینکلن : ١١٢

(٢) وقائع عالمشاہی : ٩ الف حاشیہ۔

سکھوں کی سرکشی

اس عرصے میں سکھوں نے زور باندھا، اور دوآبے سے لے کر لاھور تک قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ بادشاہ نے مجدالدولہ کو اُن کے مقابلے پر بھیجا۔ وہ شکست کھا کر دلی بھاگ آئے۔ نجف خاں اس زمانے میں آگرے میں تھا۔ بادشاہ نے اُسے دلی بلایا، اور ۶ ذیقعدہ سنہ ۱۱۹۳ھ (۱۵ نومبر ۱۷۷۹ع) کو مجدالدولہ کو گرفتار کر کے اُس کا کام بھی نجف خاں کے سپرد کر دیا۔

نجف خاں نے سکھوں کی تنبیہ کے لیے ایک لشکر روانا کیا۔ ۲۴ شعبان سنہ ۱۱۹۵ھ (۱۵ اگست ۱۷۸۱ع) کو میرٹھ میں دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا۔ شاہی لشکر جیت گیا، سکھوں کا سردار ۵ ہزار سپاھیوں کے ساتھ کھیت رھا، اور اس کے بعد ایسا سکہ بیٹھا کہ لاھور تک پورا علاقہ مطیع ھو گیا(۱)۔

نجف خاں کی موت پر حکومت کی ابتری

سنیچر کی صبح کو ربیع الآخر سنہ ۱۱۹۶ھ کی ۲۲ تاریخ (۶ اپریل ۱۷۸۲ع) نجف خاں کا انتقال ھو گیا(۲)۔ اُس کے زمانے میں بادشاہت کا وقار قائم ھو گیا تھا، اور یہ امید کی جاسکتی تھی کہ کچھ دنوں کے لیے مغلیہ سلطنت مضبوط ھو جائے گی۔ لیکن اُس کے مرتے ھی

(۱) فرینکلن: ۹۳، تاریخ ہندوستان، ۹: ۳۲۷۔

(۲) یہ دن اور تاریخ فرائی کے صفحے سے ماخوذ ہے، جو اس نے واقعات عالمشاہی: ۲۵ میں نقل کیا ہے۔ مقدمے: ۲۵۹ میں ۸ جمادی الآخرہ سنہ ۲۲ اپریل، اور تاریخ ہندوستان ۹: ۳۲۸ میں ۲۶ اپریل کو نجف خاں کا انتقال کرنا تحریر ہے۔

نجف خاں کا عروج

مرھٹوں کے چلے جانے کے بعد مرزا نجف خاں نے زور پکڑا۔ یہ بڑا بہادر اور مدبر سردار تھا پہلے محمد قلی خاں صوبہ دار الہ آباد کا ملازم رھا۔ اس کے بعد میر قاسم کا متوسل بنا پھر منیر الدولہ کے توسط سے الہ آباد میں شاھی ملازمت اختیار کر کے دھلی چلا آیا۔ اس نے اپنی جان نثاری سے «ذوالفقار الدولہ نواب نجف خاں بہادر غالب جنگ» خطاب پہلے ھی حاصل کرلیا تھا۔ اب اس نے پہلے جاٹوں کا زور توڑا[۱]، پھر بادشاہ کی طلب پر ضابطہ خاں کے مقابلے کو آیا، اور سکھوں اور روھیلوں کے متحدہ لشکر سے خونریز جنگ کر کے ۹ رمضان سنہ ۱۱۹۰ھ (۲ اکتوبر ۱۷۷۶ع) مطابق سنہ ۱۷ جلوس کو ضابطہ خاں کو اطاعت پر مجبور کر دیا۔ (۲) اس کے صلے میں بادشاہ نے دھلی آ کر نجف خاں کو امیر الامرا اور نائب وزیر بنا دیا۔

(۱) مفتاح التواریخ : ۳۵۵

(۲) سیر المتاخرین : ۱۱۰۲/۲ ، جام جہاں نما : ۲۰۳ الف و ب واقعات عالمشاھی : ۶ الف من رائے پریم ناتھ آرام تخلص نے «صبدہ» ... نے یہ دو تاریخی شعر نقل کیے ھیں :

غوث گڈھ پی جنگ دریکدم چناں منزح شد کز دہاں جملہ محصوراں صدائی بر بخاسہ
از پیٔ تاریخ سال فتح ، ھاتف زد رقم ماہ شعبان فتح گردید و سر دشمن بکاسہ

سودا نے «غوث گڈھ سے گیا وہ کھو کر شرم» سے ۱۱۹۱ھ نکالے ھیں (کلیات سودا : ۳۱۶)

مرہٹوں سے نجات کی تدبیر

مرہٹوں نے اس لوٹ میں سے بادشاہ کو کچھہ حصہ نہ دیا تھا۔ اس کے علاوہ دوسرے کاموں میں بھی وہ ان کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ نے ان سے چھٹکارا پانے کی یہ تدبیر نکالی کہ مرہٹوں کو تو نول سنگھہ جاٹ پر چڑھائی کرنے بھیجا، اور نجف خاں کو، جنھوں نے روھیلوں کی جنگ میں بڑی بہادری دکھائی تھی، بخشی مقرر کر کے مغل فوج بھرتی کرائی۔ مرہٹے اس بات کو پا گئے۔ انھوں نے ضابطہ خاں سے معقول تاوان کے بدلے میں امیر الامرائی دلا دینے کا وعدہ کرلیا۔ تکوجی جاٹوں کو چھوڑ کر دھلی آیا، اور بادشاہ سے مطالبہ کیا کہ ضابطہ خاں کو امیر الامرا بنا دیا جائے۔ بادشاہ نے اس درخواست کو رد کردیا۔ مرہٹوں نے بزور شمشیر ضابطہ خاں کا قصور معاف کرا کے جاگیر اور امیر الامرائی کا منصب دلایا۔ اب مرہٹے بادشاہ پر اسدرجہ حاوی ہوگئے تھے کہ شوال سنہ ۱۱۸۶ھ (دسمبر ۱۷۷۲ع) میں بادشاہ سے الہ آباد اور کوڑہ جہان آباد کی سند جاگیرداری بھی لکھوالی اس کے بعد روھیل کھنڈ پر حملہ کرکے لوٹ مار شروع کردی۔

خدا کی قدرت کہ جمادی الاولی سنہ ۱۱۸۶ھ (اگست ۱۷۷۲ع) میں نارائن راو پیشوا مارا گیا۔ یہ خبر مرہٹوں کو پہنچی، تو وہ روھیلوں سے صلح کرکے سنہ ۱۱۸۷ھ (۱۷۷۳ع) میں دکن واپس چلے گئے، اور بادشاہ کو ان سے نجات مل گئی (۱)

(۱) مفتاح التواریخ ۳۲۰ - ۱۰ تاریخ ہندوستان ۹ - ۳۰۳

کے خلاف روانا ہوگئے۔ فرخ آباد میں مرہٹہ سرداروں نے قدمبوسی حاصل کی۔

بادشاہ فرخ آباد میں قیام کرتے اور نئے نواب سے نذرانہ لیتے ہوے ۲۹ رمضان سنہ ۱۱۸۵ھ (۲۵ دسمبر ۱۷۷۱ع) کو دہلی میں داخل ہوے (۱)۔

ضابطہ خاں پر حملہ

مرہٹوں کی راہ میں سب سے بڑا کانٹا روہیلے تھے۔ اُنہوں نے بادشاہ کو ابھارا کہ ضابطہ خاں پر حملہ کر دیا جائے۔ بادشاہ نے نجیب الدولہ کی وفاداری اور خدمت کی پروا نہ کی، اور شوال سنہ ۱۱۸۵ھ (جنوری ۱۷۷۲ع) میں روہیلوں پر فوج کشی کر دی۔ ضابطہ خاں مقابلے کی ہمت نہ پاکر پہلے سکرتال میں قلعہ بند ہوے اور بعد ازاں بھاگ کر شجاع الدولہ کے پاس چلے گئے۔ مرہٹوں نے اُن کے بال بچے پکڑ لیے، مال اسباب لوٹ لیا اور غوث گڑھ کے علاوہ پور سہارنپور کا علاقہ شاہی قبضے میں چلا گیا۔ بادشاہ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۶ھ (جون ۱۷۷۲ع) میں فتح کا پرچم اڑاتے شہر میں داخل ہوے (۲)۔

---

(۱) وقائع عالم شاہی: ۳ب میں برسنگھہ داس خوشدل تخلص کا یہ قطعۂ تاریخ آمد مندرج ہے

بر سر اہل شہ جہان آباد سایہ گسترد ظل سبحانی

روز تشریف بست و نہ رمضان سال تاریخ «عید رمضانی»

(۲) سیر المتاخرین: ۲، ۸۷؛ جام جہان نما: ۲، ۹۷ الف ببعد؛ تاریخ ہندوستان ۹، ۱۰۲-۳۲

مرہٹوں کی دوبارہ آمد

جواہر سنگھ کے مر جانے کے بعد سنہ ۱۱۸۳ھ (۱۷۶۹ع) میں مادھو راو پیشوا ۸۰ ہزار سوار لے کر آگرے پر چڑھ آیا، اور نول سنگھ کو شکست دیکر دھلی کا رخ کیا - اس زمانے میں سکھوں نے دوآبے میں لوٹ مار مچادی تھی - نجیب الدولہ نے سوچا کہ مرہٹوں کی مدد سے اس بلا کو سر سے ٹالا جائے - چنانچہ انہوں نے دوآبے کے کچھ ضلعے دے کر مرہٹوں سے صلح کر لی - مگر وہ تھوڑے عرصے کے بعد رجب سنہ ۱۱۸۴ھ (اکتوبر ۱۷۷۰ع) میں فوت ہو گئے -

اب مرہٹوں نے پورے ملک پر حکومت کرنے کا منصوبہ باندھا - اس کی آسان صورت یہ تھی کہ بادشاہ کو الہ آباد سے بلا کر دار السلطنت میں رکھا جائے، اور اُن کی آڑ میں من مانی کار روائیاں کی جائیں - چنانچہ یہاں سے بادشاہ کی خدمت میں عرضیاں بھیجی گئیں کہ دھلی واپس آکر اپنی موروثی سلطنت پر حکومت فرمائیں - ضابطہ خاں مرہٹوں کے خوف سے دھلی چھوڑ کر اپنی جاگیر چلے گئے، اور دھلی پر مرہٹوں کا قبضہ ہو گیا (۱) -

بادشاہ کی دھلی میں آمد

بادشاہ الہ آباد میں رہتے رہتے تنگ چکے تھے - چاہتے تھے کہ دھلی چلے آئیں، مگر کوئی سبیل پیدا نہ ہوتی تھی - جب انہیں مرہٹوں کی دعوت ملی، تو انگریزوں اور شجاع الدولہ دونوں کی مرضی

---

(۱) سیر المتاخرین : ۸۴۲ و ۸۵ مفتاح التواریخ : ۳۵۱ و ۳۵۲ ، تاریخ ہندوستان : ۹ ، ۱۱۰ ، ۳

کو مولی گاجر کی طرح کاٹ کر رکھدیا ۔ اس کے بعد دہلی آیا اور میرزا جوان بخت کو شاہ عالم کی جگہ بٹھا کر نئے سرے سے نجیب الدولہ کو امیرالامرا مقرر کیا ، اور ۱۶ شعبان سنۂ مذ کورہ (۲۳ مارچ ۱۷۶۱ع) کو قندھار واپس چلا گیا (۱) ۔

جاٹوں اور سکھوں کا زور

مرہٹوں کا زور ٹوٹا ، تو جاٹوں نے سر اٹھایا ۔ بھرتپور کا راجہ سورج مل اس گروہ کا سردار تھا ۔ ابدالی کے چلے جانے کے بعد اس نے آگرے پر قبضہ کر لیا تھا ۔ اب جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۷ھ (دسمبر ۱۷۶۳ع) میں دہلی پر حملہ بول دیا (۲) ۔ وہ اس لڑائی میں مارا گیا ، تو اس کے بیٹے جواہر سنگھ نے ملہار راو مرہٹہ اور عمادالملک کی مدد سے دوبارہ دہلی کو گھیرلیا ۔ چار مہینے کے محاصرے کے بعد مجبور ہو کر نجیب الدولہ نے احمد شاہ ابدالی کو مدد کے لیے لکھا ۔ جواہر سنگھ یہ خبر سن کر ، شروع سنہ ۱۱۷۸ھ (اگست ۱۷۶۴ع) میں نجیب الدولہ سے صلح کر کے واپس ہوگیا ۔ نجیب الدولہ نے مشرق میں جاٹوں سے نجات پائی ، تو مغرب میں سکھوں نے سر اٹھایا ، اور دہلی کو خطرے میں ڈال دیا ۔ احمد شاہ نے لاہور پہنچ کر اُن کی سرکوبی کی ، تو کچھ دن چین سے گزرے ۔

(۱) سیرالمتاخرین : ۲/۶۷-۷۰ ، جام جہان نما : ۶۳۴۲ الف ببعد ، تاریخ ہندوستان : ۵۰۹-۳۱ ۔

(۲) مفتاح التواریخ : ۳۴۵ ۔ مجمع الاخبار (الیٹ : ۳۶۳/۸) میں اسے آغاز ۱۱۷۸ھ (۱۷۶۴ع) کا واقعہ لکھا ہے ۔

کہ ہر وقت ناچ گانے کا مشغلہ رہنے لگا ، اور اس طرح مزاج میں عیش پرستی اور کاہلی کا وہ بیج جم گیا ، جو آگے چل کر پورے خاندان کی تباہی کے پھل لایا (۱)۔

بادشاہ کے پیچھے دہلی کی حالت

عالمگیر ثانی کے شہید ہو جانے کے بعد ہندوستان میں مرہٹوں نے زور پکڑا ۔ عماد الملک نے اُن سے میل کر کے نجیب الدولہ کو سکر تال میں گھیر لیا ۔ روہیلے احمد شاہ سے امداد کے طالب ہوئے ۔ وہ خود لاہور پر مرہٹوں کے قبضے سے غضبناک ہو رہا تھا ۔ اس بلاوے پر شروع سنہ ۱۱۷۳ھ (اگست ۱۷۵۹ع) میں اٹک پار کر کے آن کی آن میں مرہٹوں کے سر پر آ پہنچا ۔ عماد الملک تو بھرتپور بھاگ گیا ، اور دتا سیندھیا نے دہلی کے نواح میں احمد شاہ سے مقابلہ کیا ۔ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۳ھ (جنوری ۱۷۶۰ع) میں احمد شاہ نے اُسے شکست دے کر قتل کر دیا (۲)۔

دتا کے مارے جانے کی خبر سن کر سدا شیو بھاؤ مقابلے کو آیا اور ۱۹ ذیحجہ سنہ ۱۱۷۳ھ (۲ اگست ۱۷۶۰ع) کو دہلی پر قبضہ کر کے خوب لوٹ کھسوٹ مچائی ۔ احمد شاہ انوپ شہر میں تھا ۔ یہ خبر سن کر بجلی کی طرح دہلی پہنچا ، اور بدھ کے دن ۶ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۴ھ (۱۲ جنوری ۱۷۶۱ع) کو پانی پت کے میدان میں بھاؤ اور اُس کی فوج

(۱) سیر المتاخرین ، تاریخ ہندوستان
(۲) سیر المتاخرین : ۲ ۶۵ ، جام جہاں نما ، ۱۶۱ ب ، تاریخ ابراہیم خان (الیٹ : ۸ ۱۱ / ۲) میں اسے جمادی الاولیٰ کا واقعہ بتایا ہے ۔

۲۴ صفر سنہ ۶ جلوس و سنہ ۱۱۷۹ھ (۱۲ اگست ۱۷۶۵ع) کو بادشاہ نے ہر سہ صوبۂ بنگال کی دیوانی انگریزوں کو عطا کر دی۔ اس کے عوض میں انگریزوں نے ۲۶ لاکھ روپے سالانہ بنگال کے محصول میں سے دلانے کی ضمانت کی ، اور ۲۸ لاکھ روپے سالانہ آمدنی کے دو صوبے ، الہ آباد اور کوڑہ جہان آباد بادشاہ کی جاگیر میں دیے گئے۔ بادشاہ کا قیام الہ آباد میں قرار پایا ، اور انگریزی فوج حفاظت کو متعین ہوئی۔ اب گویا بادشاہ انگریزوں کی قید میں تھے (۱)۔ کھانے کے ۱۸ سو روپے ماہوار شجاع الدولہ پیش کرتے تھے (۲)۔

الہ آباد کا قیام

الہ آباد میں شاہ عالم کا قیام تقریباً سات برس رہا۔ پچھلی ناکامیوں نے اُنھیں بہت افسردہ کر دیا تھا۔ ضرورت تھی کہ کسی طرح دل بہلاتے اتفاق سے صحبت میں بعض کمینہ اور نالائق امیر بھی جمع ہو گئے۔ اُنھوں نے ناچنے گانے والی نوچیاں پیش کرنا شروع کر دیں۔ نتیجہ یہ نکلا

(۱) سیر المتاخرین : ۲ / ۸۱۲ ، مفتاح التواریخ : ۳۴۶ ، تاریخ ہندوستان : ۹ / ۳۱۴۔ انگریزوں نے جو رقم سالانہ شاہ عالم کو دلانے کا وعدہ کیا تھا ، اس کی مقدار میں مورخین کا اختلاف ہے۔ یہاں عہد نامۂ شاہ عالم مندرجۂ عہد نامجات : ۲۲۱ کے مطابق رقم لکھی گئی ہے۔ بعض کتابوں میں الہ آباد کی آمدنی ۲۲ لاکھ لکھی ہے۔

(۲) مجموعۂ مکاتیب فارسی قلمی ۶۵ الف ، مکتوب اکبر شاہ بنام گورنر جنرل نمبری ۹۰۲، فن انشا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ رقم سعادت علی خاں کے عہد میں بھی دو تین بار دہلی میں موصول ہوئی تھی۔ اس کے بعد بند ہو گئی۔ اکبر شاہ نے اس کے اجرا کی درخواست کی تھی۔

وہ تقریباً ڈھائی سال شجاع الدولہ کے ساتھہ چار و ناچار گھومتے پھر ے اس عرصے میں شجاع الدولہ نے بندیل کھنڈ کو مرھٹوں سے پاك کر لیا ان سب لڑائیوں میں بادشاہ بھی شریك رھے ۔ اور وزیر کی ترقی کا تماشہ دیکھتے رھے(۱)۔

بکسر کی لڑائی

قضا را میر قاسم کی انگریزوں سے بگڑی ، اور وہ آخر میں شکست کھا کر شجاع الدولہ کے پاس الہ آباد آ گیا ۔ وزیر نے بظاھر اس کی مدد اور بباطن بنگال کو اپنے قبضے میں کرنے کے لیے بادشاہ کے جھنڈے تلے عظیم الشان لشکر اکٹھا کیا ، اور بہار پر چڑھ دوڑے ۔

۲٦ ربیع الثانی سنہ ۱۱۷۸ھ (۲۳ اکتوبر ۱۷٦۴ع) کو انگریزوں کی تھوڑی سی فوج نے شاہ و وزیر کے ٹڈی دل لشکر کو شکست دیدی ۔ شجاع الدولہ جان بچا کر روھیل کھنڈ آ گئے ، اور بادشاہ اپنے آپ کو بے یار و مددگار پا کر انگریز سرداروں کے ساتھہ الہ آباد واپس چلے آئے ۔

یہ لڑائی ھندوستان کی قسمت کا فیصلہ کر گئی ۔ اب تك انگریز ھندوستان میں تجارت کرتے تھے ۔ اس فتح کے بعد تین بڑے بڑے صوبوں کے حکم و زیدہ پورے ملك کے بادشاہ بن گئے ۔ کسی شاعر نے اس فتح کی تاریخ کا کتنا حسب حال مصرعہ کہا ھے :

در ھند میر شد فرنگی

(۱) سیر المتاخرین : ۲ ، ۷۷ ، تاریخ ھندوستان : ۹ ، ۳۱۳

اور بڑے کشت و خون کے بعد اپنے آپ کو انگریزوں کے حوالے کر دیا۔ انگریز سردار انہیں لے کر پٹنے چلے آئے، اور قلعے میں ٹھہرایا (۱)۔

ابھی بادشاہ پچھلی جنگ کی تیاری ھی کر رہے تھے کہ ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۱۷۴ھ (۲۰ اکتوبر ۱۷۶۰ع) کو میر جعفر کا داماد میر قاسم انگریزوں کی مدد سے بنگال کا ناظم بن گیا۔ بادشاہ کی شکست اور پٹنے کے قیام کی اُسے اطلاع ملی، تو سیدھا حاضرِ دربار ھوا، اور چوبیس لاکھ روپے سالانہ خراج ادا کرنے کی شرط پر بادشاہ سے نظامت کی سند حاصل کر لی (۲)۔

الہ آباد کو واپسی

بادشاہ بنگال کی فتح کی طرف سے نا امید ھو چکے تھے۔ اتنے میں منیرالدولہ، احمد شاہ ابدالی کے پاس سے واپس آئے، اور بحالیٔ سلطنت کا مژدہ سنایا۔ ادھر شجاع الدولہ اور دوسرے امرا کی عرضیاں پہنچیں کہ حضور واپس تشریف لے آئیں۔ چونکہ اس صورت میں پھر کچھ امید کی جھلک تھی، بادشاہ نے انگریزوں کی قید جیسی مہمانداری سے نکلنا چاھا، اور آخرِ شوال سنہ ۱۱۷۴ھ (مئی ۱۷۶۱ع) میں پٹنے سے کوچ کر دیا۔ شجاع الدولہ یہ خبر سن کر استقبال کو چلے، اور ۱۶ ذیقعدہ کو قدمبوسی کا شرف حاصل کر کے ۵ ذی حجہ (۸ جولائی) کو الہ آباد لے آئے۔ بادشاہ کو یہاں بھی آزادی نصیب نہ ھوئی، اور

---

(۱) تاریخ ھندوستان: ۹ / ۱۲۰۳ ببعد، عہد نامۂ دھلی: ۳۶۲

(۲) تاریخ ھندوستان: ۹ / ۱۳۶۳ و مفتاح التواریخ: ۳۴۴

پہلی جمادی الاولی کو دھلی سے خبر آئی کہ عمادالملک نے ۸ ربیع الآخر سنۂ مذکورہ (۲۹ نومبر) کو عالمگیر ثانی کو قتل کرا دیا (۱)۔

فوراً دولت خواھوں نے تخت تیار کیا ، اور ۴ جمادی الاولی (۲۴ دسمبر سنہ ۱۷۵۹ع) کو شاھزادے نے موضع کھٹولی میں شاہ عالم لقب کے ساتھہ اپنی بادشاھت کا اعلان کر دیا۔ نجیب الدولہ اور شجاع الدولہ نے برے وقت میں مدد کی تھی ، بادشاہ نے پہلے کو امیر الامرائی اور دوسرے کو وزارت کا خلعت بھیجا ، اور منیر الدولہ کو احمد شاہ ابدالی کے دربار میں اپنا سفیر مقرر کیا (۲)۔

جشن کی رسموں سے فارغ ھوکر ۶ ماہ مذکور کو لشکر نے حرکت کی۔ ۲۱ جمادی الآخرہ (۲۸ فروری ۱۷۶۰ع) کو رام نراین نے آگے بڑھ کر روکا ، مگر شکست کھائی اور زخمی ھوکر پٹنے میں بند ھوگیا۔ شاھی لشکر نے پٹنے کا محاصرہ کر لیا۔ اتنے میں انگریزی فوج راجہ کی مدد کو پہنچ گئی۔ سال بھر تک بادشاہ نے ھاتھہ پانو مارے ، مگر آخر میں کامیابی کا سہرا انگریزوں کے سر رھا۔ جمادی الآخرہ سنہ ۱۱۷۴ھ (جنوری ۱۷۶۱ع) میں پھر بادشاہ نے موسیو لا فرانسیسی کی مدد سے انگریزوں کا مقابلہ کیا ،

(۱) شاہ عالم نامہ : ۹۰ میں ۷ ربیع الآخر تاریخ قتل مذکور ہے - وقائع عالمشاھی ؛ ۳ الف میں سنہ ۱۱۷۱ھ لکھہ دیا ہے - مفتاح التواریخ : ۳۲۱ و ۳۲۲ پر جو قطعات تاریخ لکھے ھیں ، ان سے عالمگیر کا سنہ ۱۱۷۳ھ ھی میں شہید ھونا ثابت ھوتا ہے ، لیکن تاریخ کے سلسلے میں ایک روایت ۱۸ ربیع الآخر کی بھی تحریر ہے -

(۲) شاہ عالم نامہ : ۱۰۳ ، لیکن صفحۂ ۱۰۴ کے انگریزی حاشیے میں مرتب کتاب نے اسے سنہ ۱۱۷۰ھ کا واقعہ قرار دیا ہے ، اور یہ غلطی آخر تک جاری رھی ہے۔

انہیں الہ آباد آنے کی دعوت دے چکا تھا۔ شجاع الدولہ بھی محمد قلی خاں کے ارادے سے واقف تھا۔ خلوت میں ولی عہد نے بنگال پر حملے کا ارادہ ظاہر کیا، تو شجاع الدولہ نے پرزور تائید کی، کیوں کہ اس طرح اُسے عماد الملک کی مخالفت سے بچنے اور محمد قلی خاں کے بعد الہ آباد پر قبضہ کرنے کا موقع ملتا تھا

بنگال پر حملہ

ولی عہد بنگال کی فتح کے پر مسرت خیال میں مگن ہو کر دوسرے دن الہ آباد روانہ ہو گیا۔ محمد قلی خاں نے لشکر تیار کر کے ۷ رجب سنہ ۱۱۷۲ھ (۷ مارچ ۱۷۵۹ع) کو ولی عہد کے ساتھ کرم ناسا ندی کو پار کیا(۱)۔ ابتدائی لڑائیوں میں شاہزادے کا پلہ برابر بھاری رہا۔ لیکن انگریزی فوج کی آمد کی خبر نے محمد قلی خاں کو دل برداشتہ کر دیا۔ شاہزادے نے بھی یہی مناسب سمجھا کہ اس وقت محاصرہ اٹھا لے۔ چنانچہ محمد قلی خاں الہ آباد چلا گیا، اور ولی عہد ۲۵ ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۲ھ (۲۱ جولائی ۱۷۵۹ع) کو ریوان مکند پور میں فروکش ہوئے(۲)۔

بادشاہی

۱ مگر وہ اس ناکامی سے پست ہمت نہ ہوئے تھے ۲۷ محرم سنہ ۱۱۷۳ھ (اکتوبر ۱۷۵۹ع) کو دوبارہ بہار کی طرف رخ کیا۔ ۲۹ ربیع الآخر (۸ دسمبر) کو سون عبور کر کے کھٹولی میں قیام کیا۔

(۱) شاہ عالم نامہ : ۱۰
(۲) شاہ عالم نامہ : ۸۸

نجیب الدولہ اس مہم کو روھیلوں اور جاٹوں کی مدد سے سر کرنا چاھتے تھے۔ جب ان کی طرف سے امداد میں پس و پیش دیکھا، تو مجبورا ولی عہد کو پورب جانے کی صلاح دی(۱)۔

لکھنؤ کا ورود

ولیعہد پچھلی امیدوں پر پانی پھیر کر ۹ جمادی الاولی سنہ ۱۱۷۱ھ (۱۹ جنوری ۱۷۵۸ع) کو لکھنؤ میں داخل ھوئے(۲)۔ شجاع الدولہ نے ان کی شان کے مطابق استقبال کیا اور ھاتھی، گھوڑے، خیمے ڈیرے سارا امارت کا سامان مہیا کر کے پچاس ھزار روپے کی نذر پیش کی(۳)۔ مگر وہ عماد الملک کے ڈر سے شاھزادے کو اپنے پاس ٹھہرانا نہیں چاھتا تھا۔

بنگال میں نواب سراج الدولہ کی جگہ انگریزوں نے میر جعفر کو ناظم بنا دیا تھا۔ ابھی کچھ ھی دن نظامت کو گزرے تھے کہ سارا ملک اس کے ھاتھوں تنگ آ گیا۔ محمد قلی خاں، الہ آباد کا صوبیدار، عرصے سے بنگال پر قبضے کا خواھاں تھا، اور ولی عہد کی دھلی سے روانگی کے بعد

(۱) سیر المتاخرین : ۲: ۶۰۲، ملخص التواریخ : ۱۹۱ الف - ۱۹۲ الف، جام جہان نما : ۲: ۲۰۲، [illegible] : ۳۰۶ [illegible] کے پاس ایک برس کا قیام لکھا ہے۔ وقائع [illegible] ۱۱۷۲ھ (۱۷۵۸ع) کا واقعہ بتایا ہے۔ شاہ عالم نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عالم نجیب الدولہ کے روکنے کے باوجود محمد قلی خاں کی دعوت پر الہ آباد گئے۔

(۲) سیر المتاخرین : ۲: ۶۰۳، ملخص : ۱۹۲ الف، جام جہان نما : ۲: ۳۰۲۔ شاہ عالم نامہ : ۶۶ میں [illegible] کو شجاع الدولہ کا ولی عہد کے پاس آنا لکھا ہے۔

(۳) شاہ عالم نامہ : ۶۵، سیر المتاخرین اور ملخص میں ایک لاکھ کی نذر کا ذکر ہے۔

ولی عہد نے رجب ۱۱۷۰ھ (مارچ ۱۷۵۷ع) میں تال کٹورا پہنچ کر آزادی اور اطمینان کا سانس لیا، اور سلطنت کو وزیر کے پنجے سے چھڑانے کے لیے بھرتی شروع کردی۔ عمادالملک کو اس خبر سے وحشت ہوئی اور اُس نے زبردستی بادشاہ سے شقے لکھوا کر انہیں دوبارہ دھلی بلا لیا۔ ولی عہد نے احتیاطاً جمنا کے کنارے علی مردان خاں کی حویلی میں قیام کیا۔ وزیر نے بحلف اقرار کیا تھا کہ شاہزادے کی آزادی میں دخل اندازی نہ کرے گا، مگر اُس نے بد عہدی کی اور ۱۱ رمضان سنۂ مذکورہ (۳۰ مئی ۵۷ع) کو صبح تڑکے ولی عہد کے مسکن کا محاصرہ کر لیا(۱)۔

سہارنپور کو روانگی

ولی عہد بڑی مشکل سے جمنا پار ہو کر سیدھے ہانسی حصار چلے گئے۔ وہاں سے نجیب الدولہ کی دعوت پر کنجپورے کے راستے میراں پور پہنچے اور ۱۰ ذی حجہ سنۂ مذکورہ (۲۶ اگست ۵۷ع) کو عید کی نماز وہیں ادا کی۔ نجیب الدولہ نے بڑی آؤبھگت کی اور پچاس ہزار روپے ماہوار ان کے اخراجات کے نام سے پیش کرنا شروع کیے۔ در اصل نجیب الدولہ ولی عہد کو سامنے رکھ کر عماد الملک سے انتقام لینا چاھتے تھے۔ ولی عہد کا بھی یہی مقصد تھا کہ وزیر کو زیر کر کے بادشاہ اور سلطنت کو آزاد کرا لیا جائے۔ آٹھ مہینے تک اسی امید میں پڑے رہے۔

(۱) سیر المتاخرین : ۵۹۰۲، شاہ عالم نامہ : ۳۰ و ۳۸ و ۴۴، جام جہان نما : ۱۰۲۰۲، ملخص التواریخ : ۱۹۱ الف۔

فنونِ سپاہگری سے بھی واقفیت تھی ۔ موسیقی میں بھی دخل تھا ، اور غالباً اس فن میں استاد نذر علی کے شاگرد تھے(۱) ۔

ولیعہدی

شاہ عالم کی قسمت نے ۲۸ ویں سال کی عمر میں نیا پلٹا کھایا ۔ ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ھ (۲ جون ۱۷۵۴ع) کو عمادالملک نے ان کے باپ کو عالمگیر ثانی کے لقب سے تخت پر بٹھایا ، اور خود وزارت کا عہدہ اختیار کر کے جزو کل کا مالک بنا(۲) ۔ شاہ زادے نے نظربندی سے نکل کر اپنے آپ کو "ہندوستان کا ولی عہد پایا ، اور ان کے جوان دل میں طرح طرح کی امنگیں پیدا ہونے لگیں ۔ لیکن عمادالملک کٹھ پتلی کی طرح بے بس بادشاہ اور ولی عہد چاہتا تھا ۔ اُسے شاہزادے کی حرکتوں سے کھٹکا پیدا ہوا ، اور ان کے آزار کے درپے ہوا ۔ بادشاہ نے عمادالملک کے ڈر سے ولی عہد کو جھجر اور ہانسی کے پرگنے جاگیر میں دے کر دہلی سے چلے جانے کی اجازت دیدی ۔

(۱) یادداشت شخصی : ۳۴*

(۲) سیرالمتاخرین : ۲/۹۱۲ ، مفتاح عشیر : ۳۶۹ب ، منتخب التواریخ : ۳۳۵ و ۳۴۰ ، تاریخ ہندوستان : ۹/۳۱۹ ۔ لیکن تاریخ عالمگیر ثانی (البت : ۱۰۲۰۸) میں گیارہ اور وقائع عالمشاہی : ۲ب میں بیس شعبان کو عالمگیر ثانی کی تخت نشینی تحریر ہے ۔ فرینکلن نے (ص ۴) سہواً اسے نومبر ۱۷۵۵ع کا واقعہ بتایا ہے ۔ اسی طرح ذکاء اللہ صاحب نے شعبان کو غلطی سے جولائی کے مطابق لکھ دیا ہے ۔

تعلیم و تربیت

شاہ عالم مشرقی زبانوں میں سے فارسی ، اردو ، بھاشا اور پنجابی کی نظم و نثر دونوں پر قادر تھے(۱) ۔ فنِ انشا میں وہ درجہ پایا تھا کہ ان کے ہمرتبہ اشخاص میں نظیر نہیں ملتی(۲) ۔ عربی ، سنسکرت اور ترکی بھی جانتے تھے(۳) ۔ خطاطی بھی سیکھی تھی ، اور نستعلیق و نسخ دونوں خط خوب لکھتے تھے سنہ ۱۱۹۹ھ (۱۷۸۵ع) میں گلستان کا نسخہ پورا کیا ، تو سیدالشعرا نے «شاہ عالم نبشست» سے اس کی تاریخ نکالی ۔ کتابوں کے علاوہ کتبے بھی لکھا کرتے تھے ۔ آخر میں قرآنِ مجید کی کتابت روزانہ کے مشاغل میں شامل کر لی تھی(۴) ۔ تصوف کا مطالعہ بھی کیا تھا ، اور سید محمد مراد درویش سے بیعت تھے(۵) ۔

(۱) مجموعۂ نغز : ۱۰۲۱ ، تکملۃ الشعرا : ۳۹ب ، تذکرۂ ہندی گویان : ۴ پنجابی دوہوں کے لیے ملاحظہ ہو نادرات شاہی : ۲۰۶ ، ۲۱۰ و ۲۲۳

(۲) فرہنگان : ۱۹۵

(۳) مجموعۂ نغز میں سنسکرت جاننے کا ذکر موجود ہے عربی مذہبی زبان تھی ، اس لیے یقیناً شاہ عالم کو اس کی تعلیم ہوئی ہوگی آخر عمر کی تلاوت و کتابت قرآن مجید سے اس کی تائید ہوتی ہے ترکی اکثر تیموری شاہزادے سیکھتے تھے ۔ اظفری نے لکھا ہے (واقعات ۔ الف) کہ میں نے شاہ عالم کو اپنے ترکی کے اشعار لکھ کر دیے اس سے یقین ہوتا ہے کہ شاہ عالم ترکی بھی جانتے تھے

(۴) وقائع عالمشاہی : ۳۲ الف ، تذکرۂ ہندی گویان

(۵) کتابخانۂ عالیہ کے لیے حال ہی میں تحفۃ الموت فارسی کا ایک قلمی نسخہ خریدا گیا ہے ۔ اس کے کاتب سید حسینی بادشاہ نے خاتمۂ کتاب میں اپنے ۔۔ کو ہمرہ سید محمد مراد درویش مرشد پادشاہ غازی شاہ عالم ثانی لکھا ہے ۔ یہ کتاب سنہ ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں بحیات شاہ عالم لکھی گئی تھی ۔

شاہ عالم بزرگوں کا بڑا احترام کیا کرتے تھے۔ خواجہ میر درد کے ہاں ہر مہینے صوفیوں کا ایک جلسہ ہوتا تھا۔ اس میں ایک دفعہ بلا اطلاع چلے گئے۔ اتفاقاً اُس دن پانو میں درد تھا، اس لیے بیٹھ کر ذرا پانو پھیلا دیا۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ یہ امر فقیر کے داب محفل کے خلاف ہے۔ بادشاہ نے عارضے کا عذر کیا، تو خواجہ صاحب نے کہا کہ اگر طبیعت عالی ناساز تھی، تو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی(۱)۔

خواجہ معین الدین چشتی اور شیخ عبدالقادر جیلانی سے بے حد عقیدت تھی۔ قلعۂ معلی میں ان کا عرس بڑی دھوم دھام سے کیا جاتا تھا۔ شب عرس کو بڑی شان سے رنگا رنگ کی مہندی آتی، چراغاں ہوتا، آتشبازی چھوٹتی، محفل سماع منعقد ہوتی اور خیر خیرات کی جاتی تھی(۲)۔

اکبر کے عہد سے مغل بادشاہوں کے محل میں ہندو رانیاں راج کر رہی تھیں۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ قلعے سے مذہبی تعصب رخصت ہو گیا شاہ عالم بھی ہندو ماں کے بیٹے تھے۔ ہولی، دوالی، بسنت سب کچھ مناتے، اور ان تیوہاروں کی تمام رسمیں برتتے تھے۔ "نادرات شاہی" کی مختلف ہندی نظمیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عید، بکرید، آخری چارشنبہ اور عرسوں سے ہولی، دوالی وغیرہ کا اہتمام کسی طرح کم نہ ہوتا تھا۔

(۱) آب حیات: ۱۸۶، طبع دوازدھم، ملاحظہ: ۲، ۱۶۹

(۲) دوران سفر میں بھی بادشاہ بزرگان دین کے مزاروں پر فاتحہ خوانی کے لیے جاتے تھے۔ ملاحظہ ہو شاہ عالم نامہ: ۶۹ و ۱۰۳ و ۱۱۷ و ۱۶۰

ان کا قد لمبا اور شاندار اور چہرہ خوش قطع اور بارعب تھا۔ جوانی میں خط و خال شگفتہ ہونگے۔ لیکن بڑھاپے میں چہرے سے افسردگی و ملال ٹپکنے لگا تھا(۱)۔

مزاج میں رحم و کرم، اور دل و دماغ میں حوصلہ اور جرأت تھی۔ مگر سلطنت کا بار اٹھانے والی صفات کی کمی تھی۔ جلد رائے بدل دیتے، اور ہر خوشامدی پر اعتماد کر لیتے تھے(۲)۔ غالباً الٰہ آباد کی بیکاری نے کاہل اور عیش پرست بنایا، اور مسلسل ناکامیوں کے دکھ نے اس کی تکمیل کی۔ روہیلوں پر فتح پانے کے بعد ہمہ تن عیش و عشرت بن کر رہ گئے تھے(۳)۔ یوں تو صبر و تحمل کا مادہ شروع سے موجود تھا، لیکن آخر عمر میں اس کا اظہار جس عمدگی سے کیا ہے، وہ بینظیر ہے۔ اس زمانے میں عبادت و ریاضت زیادہ کرنے لگے تھے، اور ثواب کے خیال سے روزانہ قرآنِ مجید کی کتابت بھی کرتے تھے(۴)۔

(بقیہ) دونوں بیانوں سے ۱۱۴۰ھ ہی کی تائید ہوتی ہے۔ لیکن مولف خمخانۂ جاوید (ج ۱، ص ۱۰۵) نے ۱۱۳۱ھ (۱۷۱۹ع) کو سال پیدایش لکھا ہے۔ فرینکلن (تاریخ شاہ عالم انگریزی: ۱۹۵) اس کا حامی نظر آتا ہے، اس لیے کہ وہ ۱۷۹۴ء (۱۲۰۸ھ) میں بادشاہ کی عمر کا ۷۵ واں سال بتاتا ہے، جس کے حساب سے ۱۷۱۹ع (۱۱۳۱ھ) سال ولادت ٹھہرتا ہے۔

(۱) فرینکلن: ۱۹۵

(۲) فرینکلن و تکملۃ الشعرای شوق: ۳۹ب

(۳) جام جہان نما: ۱۲۷ ب

(۴) مجموعۂ نغز: ۱/۱، تذکرۂ ہندی گویان: ۴

لیکن اُن کے مرنے کے بعد نواب زینت محل نے گود لے لیا تھا(۱)

ولادت ، حلیہ ، اخلاق

عزیزالدین عالمگیر ثانی کو بادشاہ فرخ سیر نے جہاندار شاہی قاعدے کے مطابق قید کر دیا تھا(۲) ۔ اسی حالت میں ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۴۰ھ (۱۴ جون سنہ ۱۷۲۸ع) کو شاہ عالم پیدا ہوئے(۳) ۔

(بقیہ) تھامس ولیم بیل نے اپنی انگریزی کتاب اورینٹل بیاگرافیکل ڈکشنری (ص ۱۰۹ و ۳۶۱ و ۳۲۸) میں غلطی سے "بلال کنور" لکھا تھا ۔ قاموس المشاہیر میں بھی ، جو اسی کتاب پر مبنی ہے ، اس غلطی کا اعادہ ہوا ہے ۔

(۱) مفتاح اور قاموس میں لال کنور ہی کو ملقب بہ زینت محل بتایا ہے ۔ لیکن شاہ عالم نامہ : ۵۱ و ۱۷۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب زینت محل خاندان سیادت سے تعلق رکھتی تھیں ۔ اس صورت میں ان کا نام لال کنور نہیں ہو سکتا ۔ واقعات اظفری (۱۷۵ الف) میں لفظ "تنبیہ" کے تحت لکھا ہے کہ نواب زینت محل شاہ عالم کی سوتیلی ماں تھیں ۔ خیرالنسا بیگم ملقب بہ نواب عمدة الزمانی بیگم کے علاوہ ان کے کوئی اولاد نہ تھی ، اس لیے شاہ عالم کو متبنی کر لیا تھا ۔ سیرالمتاخرین : ۲ : ۹۰۵ میں بھی یہی لکھا ہے کہ زینت محل ان کی سوتیلی ماں تھیں ۔ حقیقی ماں کے مرنے کے بعد انھوں نے گود لے لیا تھا ۔ ان بیانوں کی روشنی میں شاہ عالم نامہ کا نواب زینت محل کو سیدانی اور والدۂ بادشاہ کہنا ، اور مفتاح کا ان کی ماں کو موسومہ بہ لال کنور بتانا یہ دونوں امر قابل تسلیم قرار پاتے ہیں ۔

(۲) واقعات اظفری : ۸ الف ، مفتاح التواریخ : ۲۹۸

(۳) مرآة الاشاہ : ۵۳ ، مفتاح التواریخ ، قاموس المشاہیر ، تاج التواریخ ۔ مولف شاہ عالم نامہ (ص ۱۰۵) نے ۱۱۷۲ھ (۱۷۵۹ع) میں شاہ عالم کی عمر کا ۳۲ واں برس بتایا ہے ۔ تاریخ عالمگیر ثانی (الیٹ : ۸ : ۲۲۱) میں سنہ ۱۱۶۷ھ (۱۷۵۴ع) میں عالمگیر کے بڑے بیٹے (شاہ عالم) کی عمر ۲۸ برس کی لکھی ہے ۔ ان (باقی)

«نادرات شاہی» کی نظموں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اُن پر بادشاہ کی زندگی کے اتار چڑھاؤ کا خاصا اثر پڑا ہے۔ اس بنا پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اُن کی مختصر سوانح عمری لکھہ دی جائے، تاکہ کتاب پڑھنے والے کو بعض نظموں کے پر مسرت اور دوسری کے دکھہ بھرے لفظوں کی رنگارنگی کا بھید آسانی سے معلوم ہو جائے۔

نام و نسب

بادشاہ کا اسلامی نام میرزا عبداللہ اور خاندانی عالی گوہر ہے۔ بچپن میں لال میاں اور میرزا بلاقی بھی کہلاتے تھے[۱]۔ بادشاہ ہو کر ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم ثانی لقب اختیار کیا[۲]

عزیزالدین عالمگیر ثانی کے بیٹے، معزالدین جہاندار شاہ کے پوتے اور شاہ عالم اوّل کے پڑپوتے تھے۔ ماں کا نام لال کنور ہے[۳].

---

(۱) واقعات اظفری : ۲ الف - بعض مورخوں نے عالی گہر نام لکھا ہے۔

(۲) کنور پریم کشور فراقی نے واقعات عالمشاہی (ص ۵) میں «ابوالنصر حامی الدین محمد شاہ عالم» لقب لکھا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایسے سکے پر منقوش شعر
سکہ زد بر هفت کشور سایۂ فضل اله ‏ ‏ حامیٔ دین محمد، شاہ عالم بادشاہ
کے الفاظ «حامی دین محمد» سے دھوکا ہوا ہے۔ اولاً تو بادشاہ کے سکوں پر یہ شعر اس طرح ہے: حامی دین محمد، سایۂ فضل اله ‏ ‏ سکہ زد بر هفت کشور شاہ عالم بادشاہ
اور اس صورت میں حامی دین محمد کو صفت کی جگہ بادشاہ کا لقب قرار دینا بعید سا نظر آتا ہے۔ دوسرے تمام معاصر اور بعد کے مورخ اس کنیت اور لقب سے بالکل نا آشنا ہیں۔

(۳) مفتاح التواریخ : ۳۴۳، قاموس المشاہیر : ۲/۷، بہادر شاہ ظفر : ۴، ۱۶ - (باقی)

در اصل یہ سب کچھ طفیل تھا مغلیہ خاندان کی سرپرستیٔ علم و ہنر کا، جس کا ایک رکن شاہ عالم ثانی بھی تھا۔ وہ محمد شاہ کے عہد حکومت میں پیدا ہوا۔ جوانی تک نظر بند شاہزادہ رہا، اور بیگمات اور شاہزادوں کی صحبت میں زندگی گزاری۔ یکایک قدرت نے سلطنت ہندوستان کا ولی عہد بنا دیا۔ پرحوصلہ دل ودماغ پایا تھا۔ ولیعہدی کے وقت سے کھوئی ہوئی عظمت دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ہاتھ پانو مارے۔ مگر قضا و قدر کے آگے ایک بھی پیش نہ گئی، اور کچھ پانے کے بجائے اُلٹی آنکھیں بھی کھونا پڑیں۔

شاہ عالم کو شروع ہی سے شعر و سخن سے دلچسپی تھی۔ وہ سیاسی اُلجھاو کے زمانے میں بھی کچھ نہ کچھ کہتا رہتا تھا۔ جب بیدست و پا بنا کر قلعۂ معلی میں ڈال دیا گیا، تو اس شغل کے سوا کر بھی کیا سکتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اردو، فارسی اور ہندی میں اتنا کہا کہ ایک دیوانِ فارسی، ایک دیوانِ اردو اور ایک ہندی کلام کا مجموعہ اُس سے ابتک یادگار ہے۔ ہندی کلام کا مجموعہ خوش قسمتی سے کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں محفوظ ہے۔ یہ خود بادشاہ کے حکم سے سنہ ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں مرتب کیا گیا تھا، اور شاید خود اُسی نے نادراتِ شاہی اس کا نام رکھا۔

اعلی حضرت بندگان حضور فرمانروای رامپور، دام اقبالہم وملکہم، کے حسبِ ایما، اس کو کتابخانۂ عالیہ کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے، تاکہ ہندی ادیب بھی اس قابلِ رحم بادشاہ کے کلام سے لطف اٹھائیں۔

عالمگیر بڑے کٹر مسلمان مانے جاتے ہیں - مگر خود بھی ہندی جانتے تھے، اور ہندی شاعروں کی سرپرستی بھی کرتے تھے۔ بھوشن کوی اور چنتا منی انھیں خوش قسمتوں میں سے ہیں - ایک بار شاہزادۂ محمد اعظم نے خاص قسم کے آم تحفے میں بھیجے، اور ان کے نام مقرر فرمانے کی درخواست کی - عالمگیر نے «سدھا رس» اور «رسنا بلاس» نام تجویز فرمائے۔

محمد شاہ رنگیلے کا عہد راگ و رنگ کا عہد تھا - بڑے بڑے کلاونت دربار میں موجود تھے - انھیں میں شاہ سدا رنگ بھی تھے، جنھوں نے سلطان حسین شرقی کی ایجاد، خیال، کو وہ ترقی دی کہ باید و شاید۔

محمد شاہ کے زمانے میں محفلِ حال و قال کے سجادہ نشین تک موسیقی کے ماہر ہونے لگے تھے - خواجہ میر درد، جو اس وقت کے بڑے ممتاز صوفی اور صاحبِ سجادہ تھے، ہندی موسیقی کے اتنے بڑے استاد تھے کہ گویے اور کلاونت اپنی چیزیں اصلاح کی غرض سے اُن کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے - یہی حال اُن کے نواسے میر مہدی رنج کا تھا کہ بڑے بڑے استاد اُن کے سامنے کان پکڑتے اور خاک چاٹ کر نام لیتے تھے۔

محمد شاہ ہی کے آخرِ عہد میں ریختہ نے بال و پر نکالے، اور شاہ حاتم وغیرہ نے اُس کی وہ آراستگی و پیراستگی کی کہ آج اردو شاعری دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی شاعری کے لگ بھگ آ پہنچی ہے۔

اکبر اعظم نے باپ کی کسر بھی پوری کر دی ۔ اُس نے ترجمے کا مستقل محکمہ قائم کر کے تقریباً تمام مشہور سنسکرت کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کرایا ، جن میں سے مہابھارت ، راماین ، لیلاوتی اور سنگھاسن بتیسی بہت مشہور ہیں ۔ مہابھارت کا نام « رزم نامہ » رکھا گیا تھا شاہی خوشنویسوں نے اسے بہت خوشخط لکھا ، اور مصوروں نے بڑی نادر تصویروں سے آراستہ کیا تھا ۔ بادشاہ ان کتابوں کو پڑھوا کر سنتا ، اور ان کے مضامین کی ثنا و صفت کیا کرتا تھا ۔

اکبر ہندی موسیقی کا بھی بڑا دلدادہ تھا ۔ تانسین اُسی کی قدر افزائی سے میاں تانسین کہلائے ہیں

اُس نے اپنی اولاد کو بھی ہندی سکھائی تھی ۔ عبدالرحیم خانخاناں بھی ، جس کے دوہے خاص وعام کی زبان پر ہیں ، اُسی کا پروردہ ہے ۔

جہانگیر نے اکبر کے حکم سے ہندی پڑھی تھی ۔ مگر وہ اپنی ذات سے ہندیت کا شیدا تھا ۔ آپ اُس کی کوئی تصویر دیکھیں ، بمشکل یہ کہہ سکیں گے کہ راجپوت سردار نہیں ہے ۔ شیخ سعداللہ مسیح پانی پتی نے اُسی کے عہد میں راماین کو فارسی میں نظم کیا تھا ۔

شاہجہاں خود ہندی کا شاعر تھا ۔ اُس کی اولاد میں سے دارا شکوہ نے ہندی تصوف کی بڑی خدمت کی ہے ۔ چنانچہ اپنشد کا فارسی ترجمہ ، سرّ اکبر ، اُس کی اپنی تصنیف ہے ۔

بسم الله الرحمن الرحیم

هندوستان کے مسلمان بادشاہ دیسی علوم و فنون کے بڑے قدردان تھے - اسی کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں نے یہاں کی زبانیں سیکھیں، اور اُن زبانوں کے علوم پر سیکڑوں کتابیں لکھیں۔

لیکن مغل بادشاہوں نے اس امرِ خاص میں جس دلچسپی اور قدردانی کا اظہار کیا، اُس کی نظیر پچھلے کسی حکمران خاندان میں نہیں ملتی۔ بابر جو خالص مغل بچہ تھا، ہندوستان آتے ہی دیسی زبان سے اتنا مانوس ہوا کہ اپنے ایک ترکی شعر کا پہلا مصرع پورا اور دوسرے کے دو لفظ ہندی میں نظم کر گیا۔ کہتا ہے(۱) :

مج کا نہ ہوا کچ ھوسِ مانك و موتی
فقرا ھلیغہ بس بولغو سیدور پانی و روتی

ہمایوں کو پہلے شیر شاہ نے چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ جب دوبارہ تختِ ہندوستان حاصل کیا، تو موت نے جلدی کی۔ مگر اس کے بیٹے

---

(۱) دیوان بابر قلمی : ۳۳ - سر ڈینی سن راس آنجہانی نے سنہ ۱۹۱۰ء میں اس دیوان کے قلمی نسخے کا عکس مع نقل بخط نسخ ایک تمہید کے ساتھ ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال، کے جرنل میں شائع کیا تھا - اس نقل کے ص ۲۱ پر یہ شعر کسی قدر تغیر الفاظ کے ساتھ لکھ دیا ہے - وہ بدلے ہوئے لفظ کیچ، مانگ، ھلیگا اور بولغوسی ہیں۔

طرف سے چھپوایا ۔ ترقی خواہ وہ مطبوعہ نسخہ پیشگاہِ ہمایوں میں اس استدعا کے ساتھہ پیش کرتا ہے کہ اعلی حضرت اس کوشش کو قبول فرمائیں ، اور دعا کرتا ہے کہ اس مبارك دور میں اس سے بہتر اور بیشمار علمی کام انجام پائیں ۔ آمین !

ترقی خواہ
بشیر حسین زیدی
چیف منسٹر

سکریٹری ایٹ ۔ رامپور
۱۲ اکتوبر ۱۹۴۴ع

جو بادشاہ کے بہت سے ہندی شعروں پر مشتمل ہے ، اور خود اُسی کے حکم سے سنہ ۱۲۱۲ھ (۱۷۹۷ع) میں ہندی اور اردو دونوں خطوں میں لکھا گیا ہے ۔

یہ کتاب اُس عہد کی صاف ستھری ہندی زبان کا قیمتی نمونہ ہونے کے سبب سے ہندی ادب کی تاریخ میں نمایاں جگہ پانے کی مستحق ہے ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاہ عالم کے زمانے میں ہندوؤں کے حکومت سے کیسے تعلقات تھے ، قلعۂ معلی میں اسلامی اور ہندوانہ کون کون سی رسمیں کس طرح برتی جاتی تھیں ، اور بادشاہ کو دیسی زبانوں سے کتنی دلچسپی تھی ۔ اس لیے یہ کتاب سیاسی اور سماجی حیثیت سے بھی بہت دلچسپ ہے ۔ اور آخری صفت ، جو اہمیت میں پہلی خوبیوں سے کسی طرح کم نہیں ، یہ ہے کہ اسے بادشاہ نے دیوناگری اور نستعلیق دونوں خطوں میں لکھوا کر اُس مسئلے کا بڑا اچھا حل پیدا کر دیا ، جو آج بھی ہندوؤں اور مسلمانوں سے طے نہیں ہو سکا ہے ۔

ان باتوں کو دیکھ کر ترقی خواہ نے مولوی امتیاز علی خان عرشی ، ناظم کتابخانہ ، سے اس کتاب کو مرتب کرایا ۔ اُنھوں نے حسب عادت بڑی دلچسپی اور محنت سے اس کی تصحیح کی اور بادشاہ کے نسخے کے مطابق دونوں خطوں میں کتبخانۂ عالیۂ رامپور کی

تقریب

دھلی کے مغل بادشاہ، شاہ عالم ثانی کا زمانہ ھندوستان کی تاریخ میں بہت اھمیت رکھتا ھے۔ اُس نے ایک طرف انگریزوں کو بنگال، بہار اور اڑیسہ کی دیوانی کی سند دے کر یورپ کی نئی تہذیب اور تمدن کا راستہ صاف کیا، اور دوسری طرف دیسی زبان اور ادب کی سرپرستی کر کے اردو نظم و نثر کو ترقی کے زینے پر چڑھا دیا۔

خود شاہ عالم بھی فارسی، اردو اور ھندی تینوں زبانوں کا ادیب اور شاعر تھا۔ ان زبانوں میں اُس نے بہت کچھ کہا، جو اس لحاظ سے قدر کے قابل ھے کہ قلعۂ معلی کی صاف ستھری اور مستند زبان میں کہا گیا ھے۔ مگر اُس کا اور بھی زیادہ قیمتی کام اردو نثر کا قصہ تھا، جو افسوس کہ اب کہیں نہیں ملتا۔ یہ گویا شمالی ھند کی جدید نثر نویسی کا بنیادی پتھر تھا۔

شاہ عالم کے اردو فارسی کلام کے مجموعے کئی جگہ موجود ھیں۔ مگر ھندی شعروں کی کوئی کتاب اب تک نہیں ملی تھی۔ خوش قسمتی سے کتابخانۂ عالیۂ رامپور میں نادراتِ شاھی کا ایک نسخہ دستیاب ھو گیا،

فہرست مضامین

دیباچہ .. .. ۱—۶۲

متن کتاب .. .. ۱—۳۰۹

غزل ریختہ .. .. ۱—۴۰

سیٹھنے .. .. .. ۴۹—۵۸

استت پیراں .. .. ۵۹—۷۳

مبارکباد جشن نوروز .. .. ۷۴—۱۲۴

غزل و بیت فارسی .. .. ۱۰۵—۱۲۹

ہوری، کبت و دوہرہ .. .. ۱۳۱—۱۶۰

مہدیٔ غوث الاعظم .. .. ۱۶۱—۱۷۰

کبت و دوہرہ نایکا بھید .. .. ۱۷۱—۲۹۸

ترانے .. .. .. ۲۹۹—۳۰۸

خاتمہ ۳۰۹

اختلاف الفاظ .. .. ۳۱۱—۳۱۹

اشاریہ .. .. ۳۲۰—۳۲۷

۱۔ اشخاص و مقامات .. .. ۳۲۰—۳۲۱

۲۔ آتشبازی و روشنی .. .. ۳۲۱—۳۲۲

۳۔ پھل پھول ۳۲۲

۴۔ ساز .. .. .. ۳۲۲—۳۲۳

۵۔ رسمیں .. .. .. ۳۲۳—۳۲۷

طبع اول.................. ۱۹۸۸ء

قیمت -/۴۰

سلسلۂ مطبوعات کتابخانہ عالیہ ریاست رامپور : نمبر ۵

नादिराति शाही

نادراتِ شاہی

ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالمِ ثانی بادشاہِ ہندوستان

کے

اردو ، فارسی اور ہندی کلام کا مجموعہ

جو خود بادشاہ کے حکم سے ۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء میں مرتب کیا گیا

بتصحیح

امتیاز علی خاں عرشی

ناظم کتابخانہ

حسب الحکم اعلیٰ حضرت فرمانروای رامپور دام اقبالہم و ملکہم

ہندوستان پریس ، رامپور

۱۹۴۴ء